اکابر کی تمنائیں

ہر شخص کی کوئی تمنا ہوتی ہے
صحابہ کرام، تابعین اور اکابر اسلام کی کیا تمنائیں تھیں
ہمیں ان کی روشنی میں کیسی خوبصورت تمنائیں کرنی چاہئیں

كتاب المتمنين

تألیف
أبی بکر عبد اللہ بن محمد
ابن أبی الدنیا
المتوفی ۲۸۱ھ

اردو ترجمہ

مولانا امداد اللہ انور
استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس سرہ العزیز
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell: 0300-6351350
imdadullahanwar1@gmail.com
www.imdadullahanwar.com

دار المعارف، ملتان

ہر شخص کوئی نہ کوئی تمنا کرتا ہے اسلاف اکابر
صحابہ ؓ تابعین اور اولیاء کرام کی کیا تمنائیں تھیں

اکابر کی تمنائیں

کتاب المتمنین

تألیف

أبي بكر عبدالله بن محمد

ابن أبي الدنيا

المتوفى ۲۸۱ھ

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

اردو ترجمہ وتشریح واضافات

مولانا امداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف
جامعہ قاسم العلوم گلگشت کالونی ملتان

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

اکابر کی تمنائیں

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت' فوٹو کاپی' ترجمہ' نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ انور

نام کتاب اکابر کی تمنائیں' کتاب المتمنین امام ابن ابی الدنیاؒ

ترجمہ : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق' مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

فون نمبر : 0300-6351350=061-4012566

اشاعت اول : ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۸ء

صفحات 144

ہدیہ : =/ روپے

کمپوزنگ: محمد اظہر

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم گلگشت ملتان

مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر اردو بازار لاہور	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور	مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ
فیروز سنز لاہور۔ کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دار الاشاعت اردو بازار کراچی	عتیق اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان
ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴	بیکن بکس اردو بازار گلگشت ملتان
فضلی سنز اردو بازار کراچی	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
درخواستی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے بہت سے چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	حالات مصنف امام ابن ابی الدنیا	
1	نام ونسب	12
2	تاریخ پیدائش	12
3	اساتذہ کرام	12
4	شاگردان گرامی	13
5	کتب آداب واخلاق اسلامیہ	14
6	کتب تاریخ وسیر	14
7	کتب فقہ واحکام	15
8	کتب وعظ ونصائح	15
9	پیش لفظ	17
10	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنائے شہادت	19
11	مرنے کے بعد شہید کی خواہش	19
12	حضرت جابرؓ کے والد عبداللہؓ کی خواہش	21
13	شہداء کی تمنا	25
14	شہداء زندہ ہیں	27

29	حضرت ابوبکرؓ کی خواہش: کاش میں پرندہ کی جگہ ہوتا	15
30	کاش میں درخت ہوتا	16
30	کاش میں سبزہ ہوتا	17
30	حضرت عمرؓ کی تمنا	18
31	شہادت کے وقت حضرت عمرؓ کی خواہش	19
35	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خواہش	20
36	حضرت ابوعبیدہؓ عمران بن حصین، سالم مولی ابوحذیفہ کی خواہش	21
37	ابوذرؓ کی خواہش کاش میں درخت ہوتا	22
37	ایک بادشاہ کی خواہش	23
38	حضرت عائشہؓ کی خواہش کہ میں نسیا منسیا ہو جاتی	24
39	کاش کہ میں درخت ہوتی	25
39	کاش میں گیلی لکڑی ہوتی	26
40	عبدالعزیز بن مروان کی خواہشات	27
41	حضرت بشر بن مروان کی خواہش	28
42	حضرت عائشہؓ کی خواہش	29
42	حضرت کعب احبارؒ کی خواہش	30
43	حضرت مالک بن دینار کی خواہش	31
43	حضرت مالک بن دینارؒ کی دوسری خواہش	32
44	حضرت یزید الرقاشیؒ کی تمنا	33
45	حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی آرزو	34

35	حضرت ہرم بن حیان کی خواہش	45
36	حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کی آرزو	47
37	حضرت عمرؓ کی خواہش	48
38	موت جبری سلامتی ہے	48
39	حضرت ابوبکرؓ کی آرزو	49
40	ایک صحابی کی تمنا	50
41	حضرت مالک بن دینارؒ کی خواہش	51
42	حجاج بن یوسف کی خواہش	51
43	عبدالملک بن مروانؒ مصعب بن زبیرؓ اور سعید بن میتبؒ کی تمنائیں	53
44	حضرت عمرو بن عاصؓ کی خواہش	55
45	سلیمان بن ابراہیم تیمیؒ کی خواہش	55
46	حضرت ابوعاصم النبیلؒ کی خواہش	56
47	حضرت علیؓ کی خواہش	57
48	عبداللہ بن عبدالاعلی کے اشعار	57
49	حضرت ابومیسرہ کی خواہش	59
50	نافع بن ابی علقمہؒ کی خواہش	61
51	جنید بن عبدالرحمٰنؒ کی آرزو	62
52	حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی تمنائیں	62
53	قاضی ابن شبرمہ کی آرزو	66
54	ایک دانشور کی خواہش	67

55	محمود الوراق کے اشعار	67
56	امام ابن سیرینؒ کی آرزو	68
57	ٹال مٹول اور آرزو کرنے کا نقصان	69
58	رجاء بن ابی سلمہؒ کا ارشاد	69
59	حضرت عائشہؓ کی خواہش	70
60	حضرت عطاء سلیمی کی خواہش	71
61	حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تمنا	73
62	حضرت اویس قرنیؒ کی خواہش	73
63	حضرت مالک بن دینار کی خواہش	74
64	حضرت عثمانؓ کی خواہش	75
65	حضرت ابن عمرؓ کی خواہش	75
66	حضرت مالک بن دینار کی خواہش	76
67	حضرت عبدالواحد بن زید کی خواہش	76
68	حضرت سفیان بن عصفری کی خواہش	77
69	حضرت عطاء سلیمیؒ کی خواہش	77
70	یہ تمام خصائل حضرت حسن بصری میں جمع تھے	78
71	حضرت حسن بصری کی خواہش	79
72	حضرت زیاد بن ابی زیاد کی خواہش	80
73	حضرت فضیل بن عیاض کی خواہشات	80
74	حضرت ابو عبداللہ ساجی کی تمنا	82

75	حضرت عمرؓ کی خواہش	83
76	حضرت مالک بن مغول کی خواہش	83
77	حضرت حسن بصری کی خواہش	84
78	حضرت مطرف کی خواہش	85
79	حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تمنا اور انعام	86
80	حضرت ابوبکر کی ایک اور تمنا	87
81	حضرت عمرو بن العاص کی موت کے وقت تمنا	88
82	حضرت سفیان ثوریؒ کی تمنا	89
83	حضرت عائشہؓ کی خواہش	90
84	جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی تمنا	91
85	ابن مسعودؓ کی تمنا! کاش اس پرندے کی جگہ میں ہوتا	93
86	حضرت حذیفہؓ کی اللہ کیلئے خلوت کی تمنا	94
87	امام ابن ابی الدنیا اور ان کے والد کی تمنا	94
88	کاش جہنم سے بچ جاؤں اور راکھ بن جاؤں (داود طائیؒ)	96
89	آج میرا دل موت کی تمنا کرتا ہے (سفیان ثوریؒ)	97
90	آدمی دوسرے کی موت کی جگہ اپنی موت کی تمنا کرے گا	98
91	کاش میرے سینے سے علم اٹھ جائے (سفیان ثوریؒ)	99
92	موت کی تمنا کرنے کا طریقہ	100
93	موت کی تمنا کون کرسکتا ہے	101
94	موت کی جگہ عافیت کی دعا کرو	101

95	فتنوں اور مصائب کے وقت موت کی تمنا	102
96	عطاء سلیمیؒ نے موت کی تمنا کیوں کی	103
97	کاش عطاء کو اس کی ماں نہ جنتی	104
98	مالک بن دینارؒ کی کتے کی موت پر حسرت	105
99	باقی جانور راحت پا گئے میں عمل میں جکڑا ہوا ہوں	105
100	مُردوں کی تمنا	106
101	دوزخ کا فیصلہ ہو جائے تب بھی نیک عمل نہیں چھوڑں گا	107
102	کاش ابوبکرؓ پرندے کی جگہ ہوتا	107
103	کاش عمرؓ بار خلافت سے برابر سرابر چھوٹ جائے	108
104	پہاڑ اڑ جائے گا اور یزید پر تو حساب باقی رہے گا	108
105	میں کچھ نہ ہوتا قیامت میں میرا حساب نہ ہوتا (زید بن اسلمؒ)	109
106	میں جنت کی بجائے اس دیوار کی اینٹ بننا پسند کروں گا (بشرؒ)	109
107	کاش میں جنگ جمل میں نہ جاتی (حضرت عائشہؓ)	110
108	میں تو مرنے کی تمنا کرتا ہوں (سفیان ثوریؒ)	111
109	اگر تم موت کے بعد کی مصیبتیں دیکھتے تو کیا تمنا کرتے	111
110	حساب کے خوف سے ابوبکرؓ و عمرؓ کی تمنا	112
111	کاش اے پرندہ میں تیری طرح ہوتا (حضرت ابوبکرؓ)	113
112	قرب قیامت لوگوں کی تمنا کاش اس قبر میں میں ہوتا	114
113	شقیق بن ثورؒ کا قوم کے سردار بننے پر افسوس	115
114	کاش میں اس بدلی کی طرح برستا اور ٹوٹ جاتا (ابوبکرہؓ)	115

115	نیکیوں کے اضافے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرو	116
116	دنیاداری میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی تمنا نہ کرو	117
117	حضرت طلحہ بن مصرف کی تمنا	118
118	کاش سورۃ ملک ہر مؤمن کو یاد ہو (حدیث)	118
119	کاش کوئی چیز میری اصلاح کرنے والی ہوتی	119
120	کاش میں پرندہ ہوتا (ابن مسعودؓ)	120
121	اگر یہ تین کام نہ ہوتے تو میں مرنا پسند کرتا (حضرت عمرؓ)	120
122	موت کے وقت حضرت عمرؓ کی تمنا	121
123	کاش میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں (حضرت عمرؓ)	121
124	حضرت طلحہ بن مصرف کی تمنا	122
125	اگر جنت، جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے تو میں راکھ ہونا پسند کروں گا	123
126	حضرت ابن مسعودؓ کی موت کی تمنا	123
127	فرمانبرداری کے باوجود پیدا نہ ہونے کی تمنا	124
128	ابن مسعودؓ کی اپنے اور اپنے گھر والوں کیلئے موت کی تمنا	125
129	کاش میں اچانک مرجاؤں (سفیان ثوریؒ)	125
130	زمین کے پیٹ میں جانے کا شوق زیادہ ہے (ابورجاءؒ)	126
131	شہید کی پھر شہید ہونے کی تمنا	126
132	بلا امید ثواب لوگوں کی خدمت کرتا	128
133	کاش کہ منافقین کی حکومت سے پہلے مرجاؤں	129
134	بینائی سے تو میرا یہ مقصود تھا کہ حضور کی زیارت کروں گا	130

135	کاش اس مرنے والے کی جگہ میں ہوتا	131
136	دیکھنا چاہئے کہ میں کیا تمنا کررہا ہوں	131
137	تمنا کرنی ہے تو جنت کی کرو	132
138	سکرات کی حالت پر بھی صبر کی عجیب مثال	132
139	کاش لوگ ابوعبیدہ بن جراح کی طرح ہوجائیں (حضرت عمرؓ)	133
140	جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی تمنا	134
141	کاش میں لید ہوتا (عمرؓ) میں دنبہ ہوتا (عوف بن مالکؓ)	135
142	بہت سی خواہشات کے ساتھ صبح کرنا برا ہے	136
143	موت کے وقت ہماری (صحابہؓ کی) تمنا	136
144	کاش میں فتووں کے بدلے میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں (مفتی کوفہ)	137
145	کلمات اختتام	138

مصنف

امام ابن ابی الدنیا

نام ونسب

حافظ ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس القرشی معروف بہ ابن ابی الدنیا آپ بنوامیہ کے موالی میں سے تھے اور بغداد کے رہنے والے تھے تیسری صدی ہجری اور نویں صدی عیسوی کے علماء میں سے تھے۔

تاریخ پیدائش

آپ کی پیدائش بغداد میں ۲۰۸ھ میں ہوئی تھی۔

علامہ زرکلی نے کہا ہے کہ آپ حدیث کے حافظ تھے کثیر التصانیف تھے۔

امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ آپ نے ہر فن میں تصنیف کی۔ آپ علم رقائق میں بہت نفع دینے والی مشہور تصانیف کے مصنف ہیں۔

ابن شاکر نے لکھا ہے کہ آپ اخبار اور سیَر کے معتمد مصنفین میں سے تھے۔

اساتذہ کرام

علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ سعید بن سلمان، علی بن الجعد، سعید بن محمد الجرمی، خلف بن ہشام، خالد بن خداش، عبداللہ بن خیران صاحب المسعود، ابوالنصر التمار، عبیداللہ العیشی، اور دیگر بہت سے حضرات سے علم حاصل کیا تھا۔

اور حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام ابن ابی الدنیا نے احمد بن ابراہیم موصلی، ابراہیم بن المنذر الحزامی، زہیر بن حرب، عبداللہ بن عوان الخراز، شریح بن یونس، کامل بن طلحہ الجعدی، منصور بن ابی مزاحم، ابوعبید القاسم

بن سلام، ابو الاحوص محمد بن حبان البغوی، محمد بن سعد کاتب الواقدی، داود بن رشید، اور حسن بن حماد وغیرہم سے علم کو روایت کیا ہے۔

ابو یعلی فرماتے ہیں کہ ابو محمد الخلال نے آپ کو ان راویوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے امام احمد بن حنبل سے حدیث کو روایت کیا تھا پھر انہوں نے آپ کی اس روایت کو امام احمد بن حنبل سے اس سند سے روایت کیا کہ ہمیں حسین بن البردغی نے بیان کیا فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو بکر بن ابی الدنیا نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا تھا ضائع ہونے والے بچے پر نماز جنازہ کب پڑھی جائے؟ فرمایا جب وہ چار مہینے کا ہو جائے تو اس پر نماز جنازہ بھی پڑھی جائے اور اس کا نام بھی رکھا جائے (کیونکہ چار مہینے کے بعد بچے میں روح ڈال دی جاتی ہے)۔ اور فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل شیبانی سے یہ بھی پوچھا تھا کہ میں (جنازے کی) دو تکبیروں کے درمیان کیا پڑھوں فرمایا کہ اللہ کی حمد ادا کرو اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھو۔

شاگردانِ گرامی

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ آپ سے حضرت حارث بن صفوان البرذعی نے، ابو بکر النجاد، احمد بن خزیمہ، ابو بکر الشافعی، اور امام ابن ماجہ نے اپنی کتاب التفسیر میں روایت کیا اور ابو اسماعیل بن بریہ الہاشمی، ابو بشر الدولابی، محمد بن یحییٰ بن سلیمان المروزی، علی بن الفرج بن ابی روح العکبری نے روایت کیا ہے۔

علامہ ذہبی نے خطیب بغدادی سے یہ روایت کیا ہے کہ انہوں نے خلفاء کی اولاد میں سے بہت ساروں کو آداب خلافت سکھائے تھے اور ابن کامل نے لکھا ہے کہ آپ معتضد باللہ کے مؤدب تھے۔

آپ نے بہت ساری تصانیف لکھیں تھیں اور وعظ و نصیحت میں آپ کا بڑا

اونچا مقام تھا آپ اکثر زندگی کتابوں کی تصنیف میں مشغول رہے۔ آپ ادیب بھی تھے آپ نے دوسو کے قریب کتابیں تصنیف کی ہیں۔

آپ کی اکثر کتابیں تحسین اخلاق کی ترغیب پر ہیں۔

بعض کتابوں کے نام نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

کتب آداب و اخلاق [illegible]

(۱) الاخلاق

(۲) الادب

(۳) الجیران

(۴) العفو

(۵) ذم الشہوات

(۶) الشکر للہ عزوجل

(۷) التقوی

(۸) حسن الظن باللہ

(۹) الحلم

(۱۰) الزھد

(۱۱) ذم الغیبۃ

(۱۲) العقل وفضلہ

کتب [illegible]

(۱) اخبار قریش

(۲) دلائل النبوۃ

(۳) المغازی

(۴) مواعظ الخلفاء

(۵) حلم الحکماء

(٦) التاریخ

(۷) تاریخ الخلفاء

(۸) اخبار الملوک

کتب فقہ و احکام

(۱) الجہاد

(۲) العقوبات

(۳) الفتوی

(۴) السنۃ

(۵) الصدقۃ

(٦) المناسک

(۷) القصاص

(۸) الرھائن

کتب وعظ و نصائح

(۱) صفۃ الصراط

(۲) الالحان

(۳) الدعاء

(۴) شجرۃ طوبی

(۵) المحتضرون

(٦) صفۃ الجنۃ

(۷)صفۃ النار

(۸)البعث والنشور

(۹)المطر

(۱۰)الوصایا

(۱۱)الموت

(۱۲)القبور

(۱۳)العوائد

(۱۴)اہوال یوم القیامۃ

امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ آپ نے ہر مشہور (اور اہم) چیز کے متعلق کتابیں تصنیف کی ہیں اور آپ کی تصنیفات مشہور بھی ہوئیں اور ان کا ذکر بھی بہت پھیلا آپ کی کتابیں سو سے زیادہ ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تین سو سے زیادہ ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے کم ہیں۔

مصنف فوات الوفیات کا قول ہے کہ آپ اخبار (روایات) اور سیَر کے معتبر مصنفین میں سے تھے۔

علامہ ذہبی نے ایک حدیث ان کی روایت سے بھی روایت کی ہے اور اس کو روایت کرنے کے بعد فرمایا کہ ابن البخاری کی سند سے آپ کی روایت حدیث انتہاء درجہ کی سند ہے ان کے اور ان کے درمیان چار واسطے ہیں۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ انہوں نے ابن ابی الدنیا کی بیس کتابیں دیکھی ہیں پھر ان کی کتابوں کے نام ذکر کیے تو ان کی تعداد ایک سو چونسٹھ تک پہنچ گئی۔

کبھی موقع ملا تو انشاء اللہ امام ابن ابی الدنیا کی دو سو سے زائد کتابوں کی فہرست بھی قارئین کے سامنے پیش کی جائے گی۔

امداد اللہ انور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنائے شہادت

(۱-حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپ نے جنگ احد میں شہید ہونے والوں کا ذکر کیا تو فرمایا:

أما واللہِ لوَدِدُتُ انی غُودرتُ مع اصحابِ نُحُصِ الجبل.

یعنی سفحَ الجبل۔(۱)

(ترجمہ) سن لو خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میں بھی دامن کوہ والے ساتھیوں کے ساتھ دنیا سے چلا جاتا۔

مرنے کے بعد شہید کی خواہش

(۲-حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا جابر، اعلمتَ ان اللہَ تعالی احیا اباکَ فقالَ له: تمنَّ

---

(۱) رواہ أحمد فی المسند ۳/۳۷۵، والبیهقی فی دلائل النبوة ۳/۳۰۴-۳۰۵، والحاکم فی المستدرك ۳/۲۸۔ وورد فی النسختین " نحص الحبل"۔ والصحیح ما أثبت۔

علىٰ الله . قال: اتمنّىٰ انْ اُرَدَّ الى الدنيا حتى اُقْتَلَ مرةً اخرىٰ.
قال: انی قضیتُ انهم الیها لا یُرْجعون. (۲)

(ترجمہ) اے جابر! تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے تیرے والد کو زندہ کیا اور اس سے فرمایا اللہ کے سامنے کسی خواہش کا اظہار کرو، تو انہوں نے کہا ہے میری خواہش یہ ہے کہ میں دنیا کی طرف لوٹا دیا جاؤں اور دوسری مرتبہ بھی شہید کر دیا جاؤں، اللہ تعالی نے فرمایا میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ شہید ہونے والے دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔

(فائدہ) شہداء کی یہ عام طلب ہوتی ہے کہ شہادت کے بعد ان کو دوبارہ دنیا کی طرف بھیج دیا جائے اور پھر وہ اللہ کی راہ میں لڑکر شہید ہوں اور اللہ کے دین کو سربلند کریں انہوں نے شہادت کے وقت اور اس سے پہلے میدان جہاد میں اور شہادت کے بعد جو رحمت، لذت، سرور اور انعامات دیکھے ہوتے ہیں اور جو اللہ کی رضا پائی ہوتی ہے اس کی وجہ سے یہ تمنا کرتے

---

(۲) رواه احمد فی المسند ۳/ ۳٦١، و سعید بن منصور فی سننه ۲ /۲۱۳ رقم ۲۵۵۰، والحمیدی فی مسنده ۲/ ۵۳۲ رقم ۱۲٦۵، والحاکم - بسند آخر، وبالفاظ متقاربة - فی المستدرك ۲/ ۱۲۰- ۱۲۱ وقال: صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه، لکن استدرك علیه الذهبی فی التلخیص بان فی سنده أبا حماد هو المفضل بن صدقة، قال النسائی: متروك. واورده فی کنز العمال ۱۱/٤، رقم ۱۱۱٦۰ العدة.

وللترمذی روایة اخری للحدیث، قال فی آخره: حدیث حسن غریب من هذا الوجه، وقد روی عبدالله بن محمد بن عقیل عن جابر شیئاً من هذا، ولا نعرفه الا من حدیث موسی بن ابراهیم، ورواه علی بن عبدالله بن المدینی وغیر واحد من کبار اهل الحدیث، هکذا عن موسی بن ابراهیم. سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة آل عمران ٥/ ۲۳۰ رقم ۳۰۱۰. ومثلها روایة ابن ماجه فی سننه ۱/ ٦۸ رقم ۱۹۰، ۲/ ۲٤.

ہیں اور اللہ تعالی ان کو دوبارہ دنیا میں اس لئے نہیں بھیجتے کہ عالم آخرت پردہ میں رہے اور لوگ ایمان بالغیب کے ساتھ اللہ کی راہ میں جان دیں اور دنیا میں رہنے والوں کو جہاد کا موقع ملے۔

حضرت جابرؓ کے والد عبداللہؓ کی خواہش

(۳-حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے والد جنگ احد میں شہید کئے گئے مجھے ان کے متعلق بہت ڈر تھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الا ابشِّرک؟! انّ اباک عُرِضَ علی ربّه، لیس بینهٗ وبینهٗ سِتْر، فقال: تمنَّ علیَّ ما شئت. قال: ربِّ تردُّنی الی الدنیا حتی اُقْتَلُ فیکَ وفی نبیّک علیه السلام مرةً اخریٰ. فقال الله تبارکَ و تعالی: سبقَ القضاءُ منی انهم الیها لا یُرجعون. (۳)

(ترجمہ) سن لو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں تمہارے ابا کو اس کے پروردگار کے سامنے پیش کیا گیا ہے جب کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں تھا، اللہ تعالی نے فرمایا جو چاہو میرے سامنے تمنا کرو، انہوں نے عرض کیا اے پروردگار مجھے دنیا کی طرف بھیج دے حتی کہ میں تیرے اور تیرے نبی کے راستہ میں ایک بار پھر مارا جاؤں تو اللہ تعالی نے فرمایا اس کے

(۳) رواه ابن ابی عاصم فی السنة ۱ /۲۶۸ رقم ۶۰۳، وقبله روایة قریبة، کما فی کتابه الجهاد ایضاً ۲/۱۱۵ رقم ۱۹۶، و کما فی الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان ۹ /۸۳ رقم ۶۹۸۳، و کما فی الفردوس للدیلمی ۵/۴۰۶ رقم ۸۵۶۷، ومثلها الروایة المشار الیها عند الترمذی وابن ماجه فی تخریج حدیث الفقرة السابقة۔ وروایة أخری عن طریق جابر فی مجمع الزوائد ۹/۳۲۰۔

متعلق میری طرف سے پہلے سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ شہداء کو دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔

(فائدہ) حضرت جابر بن عبداللہ بڑے مشہور و معروف صحابی ہیں ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تھے جن کا پورا نام عبداللہ بن عمرو بن حرام ہے یہ بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے جنگ عقبہ اور جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے، یہ بھی اور ان کے والد بھی دونوں جلیل القدر صحابی تھے۔

(۴-حدیث) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

قال النبی ﷺ لجابر:

"ألا أُبَشِّرک یا جابر" ؟!

قال: بلی، بشّرکَ اللّٰہ بالخیر۔

قال: ان اللّٰہ تبارک و تعالی احیا اباک، فاقعدہ بین یدیہ فقال: تمنَّ علیَّ عبدی ما شئتَ اُعْطِکَہُ. قال: یا ربِّ ما عبدتُکَ حقَّ عبادتک، اتمنّی علیک ان تردّنی الیٰ الدنیا، فاقاتل مع نبیِّک، فاُقْتَلَ فیکَ مرةً اخری. قال: انہ قد سلف منی انک الیھا لا تَرْجِع. (۴)

(ترجمہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ سے فرمایا اے جابر! کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں؟ عرض کیا کیوں نہیں اللہ تعالی آپ کو بھی خیر کی بشارت دے آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالی

---

(٤) رواہ الحاکم فی المستدرک ٣/٢٠٣ وقال: حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔ واستدرك علیہ الذھبی بقولہ: فیض کذاب ۔ اھ۔ قلت: بطر ما قالہ ابن حجر فی اللسان من انہ متقارب الحال ان شاء اللّٰہ۔=

نے تمہارے ابا کو زندہ کیا پھر اس کو اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا میرے بندے! میرے سامنے تمنا کرو جو بھی چاہو گے میں تمہیں عطا کروں گا، انہوں نے عرض کیا اے میرے پروردگار! میں نے اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے آپ کی عبادت کرنے کا حق ہے میری آپ کے سامنے خواہش یہ ہے کہ مجھے آپ دنیا کی طرف لوٹا دیں تا کہ میں آپ کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور ایک مرتبہ پھر تیری راہ میں مارا جاؤں اللہ تعالی نے فرمایا میری طرف سے یہ فیصلہ پہلے سے ہو چکا ہے کہ تو دنیا کی طرف نہیں لوٹے گا۔

(اعتراض) اس حدیث سے وہ لوگ استدلال کر سکتے ہیں جو شہید کو مردہ کہتے ہیں، اور ان کا استدلال احیا اباك کے لفظ سے اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ شہید ہونے کے بعد حاضری کے وقت اللہ تعالی نے ان کو زندہ کر کے پوچھا تھا اگر اللہ تعالی ان کو زندہ نہ کرتے تو وہ مردہ ہی ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے شہداء کو اللہ تعالی زندہ نہیں کرتے اس لئے وہ مردہ رہتے ہیں۔

جواب

(۱) یہ الفاظ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات والی آیت

=ورواه ابن هشام فى السيرة ٣/٦٣٤ لابن اسحاق، واورده باللفظ نفسه الامام الغزالى فى الاحياء ٤/٧١٩ وقال فيه الحافظ العراقى: اخرجه ابن ابى الدنيا فى "الموت" باسناد فيه ضعيف، قلت: لعله يعنى ابا عبادة الانصارى، وهو متروك۔ ورواه بلفظ ابن ابى الدنيا وسنده ابونعيم فى الحلية ٢/٤-٥، الا ان اوله: "ابشرك بخير، ان الله احيا اباك..."۔ وقال فى مجمع الزوائد (٩/٣٢٠): رواه الطبرانى والبزار من طريق الفيض عن ابى عبادة الزرقى، و كلاهما ضعيف۔

کے خلاف ہیں اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔

(۲) اس حدیث کا راوی ابو عمرو فیض بن وثیق ہے، یحیی بن معین اس کو کذاب خبیث کہتے ہیں اور علامہ ذہبیؒ نے مستدرک کی تلخیص میں لکھا ہے کہ فیض کذاب ہے، اس حدیث کی سند پر مزید جرح اسی حدیث کے حاشیہ میں دیکھیں۔

(۳) اس حدیث میں الفاظ ہیں تمن علی عبدی ما شئت اعطکہ (میرے بندے مجھ پر تمنا کر جو تو چاہے گا دوں گا) یہ اللہ تعالی کے الفاظ نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ تعالی ایسی بات نہیں فرما سکتے کہ تمنا کرو جو چاہو گے میں دوں گا، پھر جب اس نے خواہش کی تو کہا میں یہ نہیں دے سکتا دوسرے یہ کہ اس میں اللہ تعالی کی جہالت لازم آتی ہے کہ اللہ تعالی نے ایک چیز کے نہ دینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور پھر بندے سے کہتے ہیں کہ جو چاہو گے میں دوں گا اگر خدا کو پتہ ہوتا کہ وہ یہ چیز چاہے گا جو میں اس کو نہیں دوں گا تو پھر اس سے کیوں کہا کہ جو چاہو گے دوں گا اس سے معلوم ہوا کہ پتہ نہیں تھا کہ یہ کیا مانگے گا اس لئے یہ کہہ دیا جو مانگو گے دوں گا پھر جب مانگا تو کہا کہ اس کا تو میں نہ دینے کا فیصلہ کر چکا ہوں اور یہ بات کفر کی ہے اللہ تعالی کے متعلق اس طرح کی بات نہیں کہی جا سکتی۔

(۴) اس حدیث کا دوسرا راوی ابو عبادہ انصاری ہے جس کو تہذیب الکمال ۲۲/۶۲۷ میں اور تقریب التہذیب ۴۳۹ میں متروک لکھا ہے۔

شہداء کی تمنا

(۵-حدیث) حضرت مسروق بن اجدع (تابعیؒ) فرماتے ہیں:

عن عبد الله بن مسعود، قال:

سألنا عن هؤلاء الآيات: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾۔

فقال: أما إنّا قد سألنا عنها فقيل لنا: "**انه لما اُصيبَ اخوانكم باُحد، جعل الله تبارك و تعالى ارواحَهم في اجوافِ طيرٍ خُضرٍ تَرِدُ انهار الجنةِ فتاكلُ من ثِمارها، وتاوی الی قناديل من ذهب فی ظلِّ العرش، فيقولون: ربَّنا لا فوق ما اعطيتنا الجنةَ ناكلُ منها حيث شئنا.**

ثم يطَّلِعُ عليهم اطِّلاعة فيقول: يا عبادى ما تشتهون فازيدكم؟

فيقولون: ربَّنا لا فوق ما اعطيتنا الجنةَ ناكلُ منها حيث شئنا، الا انّا نحبُّ ان تَرُدَّ ارواحَنا الی اجسادنا، ثم نُرَدَّ الی الدنيا فنقاتِلَ حتی نُقتَلَ فيک مرةً اخری.(۵)

(۵)رواه الامام مسلم في صحيحه، كتاب الامارة، باب فی بيان ان ارواح الشهداء فی الجنة وانهم احياء عند ربهم يرزقون ٦/٣٨-٣٩ ،والترمذی فی سننه، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران ٥/٢٣١ رقم ٣٠١١ وقال: حديث حسن صحيح، وابن ماجه فی سننه ، كتاب الجهاد، باب فضل الشهادة فی سبيل الله ٢/٩٣٦ رقم ٢٨٠١ ، وابن هشام فی السيرة ٣/٦٣٣، كلهم عن عبدالله بن مسعود، مع اختلاف فی بعض رجال السند الآخرين، وليس عندهم=

(ترجمہ) ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان آیات کے متعلق پوچھا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔ (اور جو لوگ اللہ تعالی کی راہ میں قتل کیے گئے ان کو مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں ان کو رزق بھی ملتا ہے)۔

تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بھی ان کے متعلق (حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) سوال کیا تھا تو ہمیں یہ جواب دیا گیا تھا، جب تمہارے بھائیوں کو احد میں شہادت حاصل ہوئی تو اللہ تعالی نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں رکھ دیا تھا یہ جنت کی نہروں پر جاتے ہیں اور اس کی پست زمین سے کھاتے ہیں اور عرش کے سایہ میں سونے کی قندیلوں میں رہتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم سے اوپر کوئی نہیں کہ تو نے ہمیں جنت دی ہم اس سے کھاتے ہیں جہاں سے چاہتے ہیں، پھر اللہ تعالی ان کی طرف جھانک کر دیکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں اے میرے بندو! تم کیا چاہتے ہو؟ تاکہ میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب جو تو نے ہمیں جنت میں دیا اس سے اوپر کوئی نہیں ہم اس سے جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے ہیں بس ہماری خواہش ہے کہ ہماری ارواح کو ہمارے اجسام کی طرف لوٹا دیں، ہم دنیا میں جا کر قتال کریں حتی کہ تیری راہ میں دوسری مرتبہ مارے جائیں۔

= "عن من لا اتهم" الذی ذکرہ الاعمش، سوی ابن ھشام الذی لم یذکر فی سندہ سوی قولہ: و حدثنی من لا اتھم عن عبداللہ بن مسعود۔

شہداء زندہ ہیں

(فائدہ) بعض لوگوں نے جو مردوں کے اور شہداء کے زندہ ہونے کے قائل نہیں ہیں اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ شہداء کے بدن زندہ نہیں ہوتے روحیں زندہ ہوتیں ہیں اور وہ بھی جنت میں، جب کہ یہ نظریہ درست نہیں، اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ارواح تو جنت میں ہوتی ہیں لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ ان ارواح کا شہداء کے جسم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا جب کہ دیگر بہت سی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہداء اور عام اموات کی ارواح کا ان کے اجسام سے تعلق ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کے اجسام میں زندگی موجود ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات۔ (جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو مردہ مت کہو) اور ظاہر ہے کہ قتل جسم کا ہوتا ہے نہ کہ روح کا اور جسم کے متعلق فرمایا کہ مردہ مت کہو کیونکہ روح کی موت کا کوئی بھی قائل نہیں۔

(٦-حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یوتیٰ بالرجلِ من اهل الجنةِ فیُقال: یا ابن آدم، کیف وجدتَ منزلک؟فیقول: ای ربِّ، خیرَ منزل. فیقول: سَلُ وتمنَّه. فیقول: ما اسالُ ولا اتمنی، الا ان تردّنی الی الدنیا، فأُقتلَ فی سبیلِکَ عشرَ مِرار، لِما اری من فضلِ الشهادة.(٦)

---

(٦) رواه احمد فی المسند ٢٠٨٢، والحاکم فی المستدرک ٧٥/٢ وقال: حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه، والنسائی فی سننه، کتاب الجهاد، =

(ترجمہ) ایک جنتی شخص کو پیش کیا جائے گا اور پوچھا جائے گا اے ابن آدم! تمہاری جنت کیسی ہے؟ وہ کہے گا یا رب! بہترین ہے۔ اللہ تعالی فرمائیں گے مانگ اور تمنا کر، وہ کہے گا میری کوئی مانگ اور تمنا نہیں ہے سوائے اس کے کہ تو مجھے دنیا کی طرف لوٹا دے میں تیرے راستہ میں دس دفعہ قتل کیا جاؤں کیونکہ میں نے شہادت کی بڑی فضیلت دیکھی ہے۔

(۷- حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ما على الارض من نفس تموتُ ولها عند الله خيرٌ تحبُّ ان ترجعَ اليكم ولا ... الدنيا الا الشهيد، فانه يحبُّ ان يرجعَ فيُقتل مرة آخرى.(۷)

(ترجمہ) زمین پر کوئی نفس ایسا نہیں مرتا مگر اللہ کے نزدیک اس کے لئے کچھ خیر ہوتی ہے یہ نفس پسند نہیں کرتا کہ تمہاری طرف لوٹے اور اس کو دنیا و مافیہا مل جائے مگر شہید کیونکہ وہ پسند کرتا ہے کہ وہ دنیا میں لوٹے اور ایک مرتبہ پھر شہید کیا جائے۔

(۸- حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

=باب ما يتمنى اهل الجنة ٦ /٣٦ رقم ٣١٦٠، واورده الالبانى فى صحيح سنن النسائى ٢/ ٦٦٤ رقم ٢٩٦٢۔ وياتى فى الفقرة (١٤٦) برواية اخرى۔

(۷)رواه النسائى فى سننه، كتاب الجهاد، باب ما يتمنى فى سبيل الله عزوجل ٦/ ٣٥، واورده الالبانى فى صحيح سنن النسائى ٢ /٦٦٤ رقم ٢٩٦١، واحمد فى المسند ٥ /٣١٨۔ وللحديث روايات اخرى عن انس، كما فى الكنز رقم ١١١٣٦، وعن الحسن مرسلا كما فى السيرة لابن هشام ٣ /٦٣٤ وسنن سعيد بن منصور ٢/ ٢١٤ رقم ٢٥٥٤۔

مـا احـدٌ يدخلُ الجنةَ يحبُّ ان يرجعَ الى الدنيا وله ما على الارضِ مـن شيءٍ الا الشهيد، فانه يتمنّٰى ان يرجعَ فيُقتل عشرَ مرّات.(۸)

(ترجمہ) جوشخص بھی جنت میں داخل ہوتا ہے وہ پسند نہیں کرتا کہ دنیا کی طرف لوٹے اوراس کو دنیا کی سب چیزیں مل جائیں مگر شہید، وہ تمنا کرتا ہے کہ لوٹے پھر دس بار اس کو شہید کیا جائے۔

حضرت ابوبکرؓ کی خواہش: کاش میں پرندہ کی جگہ ہوتا

(۹)-حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے، ایک پرندہ آیا اور آپ کے قریب بیٹھا پھر درخت پر جا بیٹھا، کبوتر تھا یا چڑیا تھی، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا:

طوبىٰ لكِ يا طيرُ ما انعمكَ على هذه الشجرة، تاكلُ من هذه الثمرة، ثم تموت، ثم لا تكونُ شيئاً ليتني مكانكَ!(۹)

---

(۸)رواه البخاری فی صحیحه، کتاب الجهاد، باب تمنی المجاهد ان یرجع الی الدنیا ۲۰۸/۳، واخری قریبة فی باب الحور العین وصفتهن...۲۰۲/۳-۲۰۳، ومسلم فی صحیحه، کتاب الامارة -ایضاً روایتان- باب فضل الشهادة فی سبیل الله تعالی ۳۵/٦، والترمذی فی سننه، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی ثواب الشهداء ٤/۱۷۷ رقم ۱٦٤۳ وقال: حدیث حسن صحیح، والبیهقی فی شعب الایمان ٤/۲۰ رقم ٤۲٤٤، وابن ابی شیبة فی المصنف ۲۸۹/٥، واحمد فی المسند ۱۰۳/۳۔

(۹)شعب الایمان للبیهقی ۳۸٥/۱ رقم ۷۸۷، وباطول منه فی الزهد لهناد ٥۳۷/۱ رقم ٤٥٦، وفی مصنف ابن ابی شیبة ۱۳/ ۲٥۹ رقم ۱٦۲۷۹۔ وانظر العقرات (٤۱)و (۹۲) و(۱۱٦)۔

(ترجمہ) اے پرندے! تجھے بشارت ہوتو اس درخت پر کتنا آسودہ حال ہے اس کا پھل کھاتا ہے پھر مر جاتا ہے پھر تو کچھ نہیں ہوگا کاش کہ میں تیری جگہ ہوتا۔

کاش میں درخت ہوتا

(۱۰)-حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

یا لیتنی شجرةً تُعْضَد ثم تُو کل.(۱۰)

(ترجمہ) کاش کہ میں ایک درخت ہوتا جس کو کاٹا جاتا پھر کھالیا جاتا۔

کاش میں سبزہ ہوتا

(۱۱)-حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

لیتنی کنتُ خَضِرةً تاکلنی الدواب.(۱۱)

(ترجمہ) کاش کہ میں سبزہ ہوتا مجھے چوپائے کھاجاتے۔

حضرت عمرؓ کی تمنا

(۱۲)-حضرت عبداللہ بن عامرؓ فرماتے ہیں:

اخذَ عمرُ بن الخطاب – رضی الله عنه – تبنةً فقال: یا لیتنی مثلَ هذه التبنِة، لیت امّی لم تلدنی ، لیتنی لم اکُ شیئاً ،

(۱۰)الزھد للامام احمد ۲/۱۷۔

(۱۱)الزھد للامام احمد ۲/۱۷، الطبقات الکبری ۳/۱۹۸۔ وانظر الفقرتین (۹۱)، (۱۲٤)۔

لیتنی کنتُ نِسیاً منسیاً.(۱۲)

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھوسہ اٹھایا اور فرمایا کاش میں اس بھوسہ کی طرح ہوتا کاش کہ میری ماں مجھے نہ جنتی کاش کہ میں بھولا بسرا ہوتا۔

(۱۳)-حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

ان عمر رضی اللہ عنہ لمّا حضرتُہٗ الوفاۃُ قال : لو انَّ لی ما علٰی الارضِ لا فتدیتُ بہ من ھَوْلِ المُطَّلَع.(۱۳)

(ترجمہ) جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت ہوا تو آپ نے فرمایا کاش کہ جو کچھ زمین پر ہے میری ملکیت ہوتا تو میں موت طاری ہونے کی ہولناکی (یا قیامت کا سامنا کرنے) کے بدلہ میں فدیہ میں دے دیتا۔

شہادت کے وقت حضرت عمرؓ کی خواہش

(۱۴)-حضرت امام مالکؒ حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد حضرت اسلم (قرشی عدوی) سے روایت کرتے ہیں کہ

(۱۲) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۳/ ۳۶۰، ۳۶۱، الزھد لابن المبارك ص ۷۹ رقم ۲۳۴، شعب الایمان ۱/ ۴۸۶رقم ۷۸۹، تاریخ الاسلام : عھد الخلفاء الراشدین ص ۲۷۰۔

(۱۳) کتاب المحتضرین ص ۵۵ رقم ۴۳، تاریخ الاسلام: عھد الخلفاء الراشدین ص۲۷۸، صحیح البخاری ، کتاب أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ ۴/ ۲۰۱، حلیة الاولیاء ۱/ ۵۲، تاریخ الخلفاء ص۱۰۶ ۔ والمطَّلع: الموقف یوم القیامة۔

ان عمرَ قال حينَ طُعِنَ: لو كان لی ما طلعتُ علیه الشمسُ لافتدیتُ به من کَرُبِ ساعةٍ – یعنی بذلک الموتَ – فکیف ولم اَرِدِ النارَ بعدُ؟.(۱۴)

(ترجمہ) جب حضرت عمرؓ کو نیزہ مارا گیا تو آپؓ نے فرمایا کاش جس جس جگہ تک سورج طلوع ہوتا ہے میری ملکیت میں ہوتا تو میں موت کی ایک گھڑی کے دکھ کے بدلہ میں فدیہ میں دے دیتا پھر اس کے بعد کیا ہوتا کہ میں دوزخ کے سامنے نہ جا سکوں۔

(۱۵)-حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

لمّا طُعنَ عمرُ – رضیَ الله عنه – قلتُ له: ابشرُ بالجنة.

قال : واللهِ لو ان لی الدنیا وما فیها لافتدیتُ به من هولِ ما امامی قبل ان اعلمَ ما الخبر! (۱۵)

(ترجمہ) جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو میں نے ان سے کہا آپ کو جنت کی بشارت ہو۔

تو آپؓ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر دنیا و مافیہا میری ملکیت میں ہوتی تو جو ہولناکی میرے سامنے آرہی ہے میں اس کے فدیہ میں دیدیتا پہلے اس کے کہ مجھے معلوم ہو کہ کیا حالت ہوگی؟۔

(۱۶)-حضرت عمرو بن دینارؒ فرماتے ہیں۔

قال عمر بن الخطاب – بیّضَ الله وجهه – حین حضره

---

(۱٤) والخبر فی المحتضرین للمؤلف ص۲۰۸ رقم ۲۹۷۔

(۱۵) المصنف لابن ابی شیبة ۲۸۰/۱۳ رقم ۱٦۳٤۱، الطبقات الکبری ۳/۳۵۳، تاریخ الاسلام: عهد الخلفاء الراشدین ص ۲۷۸، کتاب المحتضرین ص۵٦ رقم ٤٦۔

اَلـموت: لو ان لی الدنیا وما فیها لا فتدیتُ بها من النارِ وانْ لم اَرَها.(١٦)

(ترجمہ) کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، اللہ آپ کے چہرہ کو چمکائے جب ان کی وفات کا وقت ہوا تو فرمایا کاش کہ دنیا و مافیہا میری ملکیت میں ہوتی تو میں اس کو دوزخ کے بدلہ میں فدیہ میں دے دیتا اور اس کو نہ دیکھتا۔

(١٧)-حضرت عمرو بن میمونؒ فرماتے ہیں۔

لـما طُعـن عمر - رضی اللہ عنہ -دخل علیہ شابٌّ فقال: ابشرْ یا امیرَ المؤمنینَ ببشریٰ اللہ، قد کان لکَ من القِدَمِ فی الاسلامِ والـصحبةِ مع رَسولِ اللہ ﷺ مـا قـد علـمـت، ثم استُخلفتَ فعدلت، ثم الشهادة.

فـقـال : یـا ابـن اخـی، لوددتُ انی تَرِکتُ کَفافاً، لالی ولا علیّ.(١٧)

(ترجمہ) جب حضرت عمرؓ کو نیزہ مارا گیا تو ایک جوان آپ کے پاس حاضر ہوا اور کہا اے امیر المومنین! آپ اللہ کی بشارت کے ساتھ خوش ہو جائیں آپ قدیم سے اسلام لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اس فضیلت کو تو آپ بھی جانتے ہیں پھر آپ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے

---

(١٦) کتاب المختضرین ص ٥٥ رقم ٤٤۔

(١٧) الطبقات الکبری ٣٥٣/٣، المصنف لابن ابی شیبة ١٣ / ٢٨٠، صفة الصفوة ٢٨٩/١، تاریخ الاسلام: عهد الخلفاء الراشدین ص ٢٧٨، التعازی والمراثی ص ٢٢٢، کتاب المحتضرین ص ١٥٨ رقم ٢١٦، وتنظر الفقرة التالیة، والفقرة (١١٧)۔

عدل کیا اب شہادت مل رہی ہے۔

تو آپؓ نے فرمایا اے بھتیجے میں تو پسند کرتا ہوں کہ برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ مجھے کوئی اجر ملے اور نہ مجھ پر کوئی عذاب ہو۔

(فائدہ) یہ نوجوان جن کا اس روایت میں ذکر آیا ہے شاید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ تھے (امداداللہ انور)۔

(۱۸)-امام شعبیؒ فرماتے ہیں۔

لـمّـا شـربَ عمرُ - رضی الله عنه - اللبنَ فخرجَ من طعنتهِ قال: الله اکبر. وعنده رجالٌ یثنون علیه، فنظرَ الیهم فقال: انَّ مَـنْ غـرر تموهُ لمغرور، لوددتُ انی خرجتُ منها کما دخلتُ فیهـا، لـو کـان لـی الیومَ مـا طلعتْ علیه الشمسُ وما غربتْ لافتدیتُ بهِ من هولِ المُطّلَع!(۱۸)

(ترجمہ) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور ان کا نیزہ نکالا گیا تو آپؓ نے اللہ اکبر کہا آپؓ کے پاس کچھ آدمی آپ کی تعریف کر رہے تھے آپ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا جس کو تم غرور میں لا رہے ہو وہ فریب خوردہ ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میں دنیا سے ایسے ہی نکلوں جیسے اس میں داخل ہوا تھا کاش کہ میرے پاس آج اتنا ہوتا جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے تو میں موت کی ہولناکی کے بدلہ میں فدیہ میں دے دیتا۔

---

(۱۸)الزهد لابن المبارك ص ۱٤٥ رقم ٤٣٤، طبقات ابن سعد ۳/ ۳٥٥، كتاب المحتضرين ص ۱٥۸ رقم ۲۱٥، وتنظر الفقرة التالية، والفقرة (۱۱۷)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خواہش

(۱۹)-حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا:

ودِدتُ ان اللہَ غفرَلی خطیئۃً من خطایایَ وانہ لم یُعرفْ نسبی!(۱۹)

(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالی میری خطاؤں میں سے ایک خطا کو معاف کردیں اور میرے نسب کی پہچان نہ کرائیں۔

(فائدہ) امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول اس طرح سے نقل کیا ہے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالی میرے گناہوں میں سے ایک گناہ کو معاف کردیں اور میرا نام عبداللہ بن روثہ رکھ دیں اور امام بیہقی نے حضرت ابن مسعودؓ کا قول بھی نقل کیا ہے میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے روثہ (لید) کی طرف منسوب کیا جائے اور اللہ تعالی میرے اعمال میں سے ایک نیکی کو قبول کرلیں۔

(۲۰)-حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں:

ودِدتُ انی اذا انا متُّ لم اُبعَثْ.(۲۰)

---

(۱۹)شعب الایمان للبیھقی ۴۳۳/۵ رقم ۷۱۶۹، الزھد للامام احمد ۱۰۵/۲، حلیۃ الاولیاء ۳۱۴/۸، الزھد لابن المبارک ص ۱۶۸ رقم ۴۹۰۔

وفی شعب الایمان ۵۰۳/۱ رقم ۸۴۵ قولہ رضی اللہ عنہ: لوددتُ ان اللہ عزّوجل غفرلی دنباً من ذنوبی وانی سُمِّیتُ عبد اللہ بن روثۃ!

وفی الفقرۃ التالیۃ من المصدر نفسہ ورد قولہ رضی اللہ عنہ: وددت انی نُسبت الی روثۃ وان اللہ تعالی تقبّل منی حسنۃ واحدۃ من عملی!

(۲۰)الزھد للامام احمد ۱۰۴/۲، حلیۃ الاولیاء ۱۳۳/۱، الزھد لوکیع ۳۹۶/۱ رقم ۱۶۳۔

(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ جب میں مروں تو پھر نہ اٹھایا جاؤں۔

(۲۱)- حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔

لو وقفتُ بين الجنةِ والنارِ فخُيّرتُ بينهما ايّهما منزلى او اكونَ تراباً ، لاخترتُ ان اكونَ تراباً!(۲۱)

(ترجمہ) اگر میں جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا ہوں اور مجھے ان دونوں کے درمیان اختیار دیا جائے کہ میری منزل ان میں سے کون ہوگی یا یہ کہ میں مٹی ہو جاؤں تو میں پسند کروں گا کہ میں مٹی ہو جاؤں۔

حضرت ابو عبیدہؓ عمران بن حصین، سالم مولی ابو حذیفہ کی خواہش

(۲۲)- حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا:

يالتينى كبشاً فذبحنى اهلى فاكلوا لحمى وحَسَوا مَرَقى.

قال: وقال عمران بن حصين.

يا ليتنى رماداً تذرينى الريح.

قال: وقال سالم مولى ابى حذيفة.

وددت انى بمنزلة اصحاب الاعراف!(۲۲)

(ترجمہ) کاش میں دنبہ ہوتا مجھے میرے گھر والے ذبح کرتے اور میرا گوشت کھاتے اور میرا شوربہ پی لیتے۔

اور حضرت عمران بن حصین نے فرمایا پیرے سے کاش کہ میں راکھ ہوتا مجھے ہوا بکھیر دیتی۔

---

(۲۱) حلية الاولياء ۱/۱۳۳، ۲۷۱/۶، الزهد للامام احمد ۱۰۸/۲۔

(۲۲) الزهد للامام احمد ص ۲٤۹ (طبعة دار الكتب العليمة)۔

اور حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ فرماتے ہیں:
میں پسند کرتا ہوں کہ میں اصحاب اعراف کے درجہ میں ہوتا۔
(فائدہ) اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے جہاں کچھ عرصہ کے لیے ایسے مسلمان رہیں گے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جنت میں داخل کر دیں گے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ کی خواہش کاش میں درخت ہوتا

(۲۳)-حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
وددتُ ان اللہ عزّوجلّ خلقنی - یومَ خلقنی - شجرةً تُعضَد!(۲۳)
(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن مجھے پیدا کیا مجھے درخت بنا دیتا جس کو کاٹ دیا جاتا۔

ایک بادشاہ کی خواہش

(۲۴)-حنظل بن ضرار جنہوں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا تھا اور زمانہ اسلام بھی پھر یہ مسلمان بھی ہو گئے تھے یہ فرماتے ہیں:

---

(۲۳) ذکرہ الترمذی فی سننہ، کتاب الزھد، باب فی قول النبی ﷺ لو تعلمون ما اعلم ٤/٥٥٦ رقم ٢٣١٢، والبیھقی فی شعب الایمان ١/٤٨٤ رقم ٧٨٣. واحمد فی الزھد ٢/٧٧، وھناد فی الزھد ١/٥٣٨ رقم ٤٥٨، ووکیع فی الزھد ١/٣٩٣ رقم ١٥٩۔

لقد اراني وانا مع ملكٍ من ملوكِ العربِ يقالُ له الأسود، وما جاء نا من نبيٍّ ولا نزلَ علينا من قرآن، فقال لی یوماً: یا حنظل، ادنُ منی استترُ بک من اللئام واحدّثک وتحدِّثنی . ما ابتنیٰ المدنَ ولا سکنَ المدنَ احدٌ من الناسِ الا ودَّ انه مکانی! واللّٰہ لوددتُ انی عبدٌ لعبدٍ حبشیٍّ مجدَّعٍ وانی انجو من شرِّ یومِ القیامة. (۲۴)

(ترجمہ) میں عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے پاس تھا اس بادشاہ کا نام اسود تھا ہمارے پاس نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اور نہ ہم پر ابھی قرآن نازل ہوا تھا اس نے مجھے ایک دن کہا اے حنظل! میرے قریب ہو جا، میں تمہیں گھٹیا لوگوں سے محفوظ کرنا چاہتا ہوں میں تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں اور تم مجھ سے باتیں کرو۔ جتنے بھی شہر آباد ہوئے اور جتنے بھی علاقے تعمیر ہوئے ان میں ہر ایک شخص پسند کرتا ہے کہ وہ میری شان وشوکت میں ہو لیکن خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میں ایک اپاہج حبشی غلام کا غلام ہوتا اور روز قیامت کے عذاب سے محفوظ رہتا۔

حضرت عائشہ ؓ کی خواہش کہ میں نسیاً منسیاً ہو جاتی

(۲۵)۔حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ حضرت عروہ بن زبیر بن عوام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

یالیتنی اذا متُّ کنتُ نَسْیاً منسیّاً! (۲۵)

---

(۲۴) المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ۲۴)

(۲۵) الزھد للامام احمد ۱۴۵/۲، حلیة الاولیاء ۴۵/۲، مصنف عبدالرزاق =

(ترجمہ) جب میں فوت ہوتی تو کاش کہ میں نسیاً منسیا ہو جاتی۔

کاش کہ میں درخت ہوتی

(۲۶)-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

یا لیتنی کنتُ شجرۃ!(۲۶)

(ترجمہ) کاش کہ میں درخت ہوتی۔

کاش میں گیلی لکڑی ہوتی

(۲۷)-حضرت عبداللہ بن عمیر بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

=۳۰۷/۱۱ رقم ۲۰۶۱۵، الطبقات الکبری ۷۳/۸- ۷۴،۷۴-۷۵، کتاب المحتضرین ص ۱۶۰ رقم ۲۱۷، شعب الایمان ۴۸۶/۱ رقم ۷۹۱ وفسّر عبدالرزاق والبیهقی وابو نعیم "نسیاً" هنابانه الحیضة۔ وقال فی القاموس المحیط: النِّسی - بالکسر والفتح -: ما نُسی، وما تلقیه المرأة من خِرَق اعتلالها۔ وکذا فسره فی حلیة الاولیاء۔ ورواه البخاری فی صحیحه، کتاب تفسیر القرآن، سورة النور، باب اذ تلقونه بالسنتکم ۱۰/۶، ووکیع فی الزهد ۳۹۴/۱ رقم ۱۶۰، وهناد فی الزهد ۵۴۱/۱ رقم ۴۶۲، وابن ابی شیبة فی المصنف ۳۵۹/۱۳۔ وانظر الفقرتین (۳۰)و (۹۶)۔

(۲۶) ورد قولها رضی اللّٰه عنها: "وددت انی شحرة اعضد، وددت انی لم اخلق"! فی الزهد لابن حنبل ۱۴۶/۲، و"یا لیتها شجرة تسبِّح وتقضی ما علیها وانها لم تخلق" فی مصنف ابن ابی شیبة ۳۵۹/۱۳ رقم ۱۶۵۸۵، وکذا، وکما ورد فی المتن: الطبقات الکبری لابن سعد ۷۴/۸۔ وانظر الفقرة التالیة، والفقرتین (۶۳)و (۱۲۱)

يا ليتني كنتُ عصاً رطباً.(٢٧)
(ترجمہ) کاش کہ میں ایک گیلی لکڑی ہوتی۔

عبدالعزیز بن مروان کی خواہشات

(۲۸)-حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں:
رايتُ عبد العزيز بن مروان حين حضرهُ الموتُ وهو يقول: الا ليتني لم اكُ شيئاً مذكوراً، الا ليتني كهذا الماء الجاري، او كنابتةٍ من الارض، او كراعي ثُلَّةٍ في طرفِ الحجاز من بني نصرِ بن معاوية، او من بني سعدِ بن بكر!(٢٨)
(ترجمہ) میں نے حضرت عبدالعزیز بن مروان کو ان کی وفات کے وقت دیکھا وہ فرمارہے تھے کاش کہ میں کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوتا کاش کہ میں اس بہنے والے پانی کی طرح ہوتا یا زمین سے پھوٹنے والے چشمے کی طرح ہوتا یا بنی نصر بن معاویہ یا بنی سعد بن بکر کے حجاز کے علاقہ کا بکریوں کا چرواہا ہوتا۔

---

(٢٧)هذا قريب مما ورد في الفقرة (١٢١) فينظر تخريجها هناك، وتنظر الفقرتان (٢٦)و(٦٣)۔

(٢٨)مختصر تاريخ دمشق ١٥/١٥٦، سير اعلام النبلاء ٤/٢٥٠، كتاب المحتضرين ص٩٧رقم ١١٠۔ وبنو نصر بطن من هوازن من العدنانية، وهم بنو نصر بن معاوية بن بكر بن هوازن، وبنو سعد بطن من بكر بن وائل من العدنانية، وهم بنو سعد بن قيس بن ثعلبة بن عكاية بن صعب بن على بن بكر۔ نهاية الارب في معرفة انساب العرب للقلقشندي ص ٢٦٢،٣٨٤۔

حضرت بشر بن مروان کی خواہش

(۲۹)-حضرت ابووائل فرماتے ہیں۔

لما حُضِرَ بِشْرُ بن مروان قال: واللهِ لوددتُ انی کنتُ عبداً حبشیاً لشرِّ المدینۃِ مَلَکۃ ، ارعیٰ علیھم غنمھم ، وانی لم اکن فیما کنتُ فیه.

فقال شقیق : الحمدُ للّٰهِ الذی جعلھم یفرُّون الینا ولا نفرُّ الیھم، انھم لیرونَ فینا عِبَراً، وانا لنری فیھم غِیَراً.(۲۹)

(ترجمہ) جب حضرت بشر بن مروان کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میں ایک حبشی غلام ہوتا اہل مدینہ کے بدسلوکی کرنے والے شخص کا میں اس کی بکریاں چراتا اور میں اس شان میں نہ ہوتا جس میں ہوں۔

تو حضرت شقیق (بن سلمہ) نے فرمایا سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ان (حکمرانوں) کو ایسا بنایا ہے کہ یہ ہماری طرف دوڑتے ہیں اور ہم ان کی طرف نہیں دوڑتے یہ ہم میں اپنانے کی خصلتیں دیکھتے ہیں اور ہم ان میں بگڑی ہوئی چیزیں دیکھتے ہیں۔

---

(۲۹)البدایة والنهایة ۹/۷-۸، تاریخ دمشق ۳/۲۵٦، کتاب المحتضرین ص ۹۷ رقم ۱۱۲۔ وھو یشبه قول عمر بن ھبیرة عند احتضارہ، کما فی التعازی والمراثی ص ۱۳۔ وغِیَرُ الدھر: احواله واحداثه المتغیرة۔ یقال: لا ارانی اللّٰه بك غِیراً۔

حضرت عائشہؓ کی خواہش

(۳۰)-حضرت ابن ابی ملیکہؒ فرماتے ہیں مجھے حضرت ذکوانؒ نے بیان کیا۔

ان ابن عباسٍ دخلَ علی عائشةَ - رضیَ اللہ عنهم - وهی فی الموت، فجعلَ یرجِّیها، فقالت:

دعنی منکَ یا ابنَ عباس، فواللہ لوددتُ انی کنتُ نِسْیاً مَنْسِیاً. (۳۰)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں تشریف لے گئے جب کہ وہ وفات کے آخری لمحات میں تھیں تو حضرت ابن عباسؓ ان کو اللہ کی رحمت سے پر امید کرنے لگے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

اے ابن عباس! مجھے اپنے سے معذور رکھو خدا کی قسم میں پسند کرتی ہوں کہ میں نسیاً منسیا ہو جاتی۔

حضرت کعب احبارؒ کی خواہش

(۳۱)-حضرت شہر بن حوشبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب احبارؒ نے فرمایا:

وددتُ انی کبشُ اهلی، فذبحونی، ثم طبخونی، ثم

---

(۳۰) الطبقات الکبری لابن سعد ۸/۷۵-۷۶، کتاب المحتضرین ص ۱۵۹-۱۶۰ رقم ۲۱۷۔ وانظر الفقرتین (۲۵) و(۹۶)۔

اکلونی!(۳۱)
(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے گھر والوں کا دنبہ ہوتا وہ مجھے ذبح کرتے پھر پکاتے پھر کھا لیتے۔

حضرت مالک بن دینار کی خواہش

(۳۲)-حضرت جعفر(بن سلیمان ضبعیؒ) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینارؒ سے سنا آپ نے فرمایا:

لو کان لاحدٍ ان یتمنّی ، لتمنّیتُ انا ان یکونَ لی فی الآخرة خُصٌّ من قصب، وارویٰ من الماء، وانجوَ من النار.(۳۲)

(ترجمہ) اگر کسی کا تمنا کرنا صحیح ہوتا تو میں یہ تمنا کرتا کہ آخرت میں میری سرکنڈے کی کٹیا ہو اور میرے لئے پانی کی بہتات ہو اور جہنم سے نجات مل جائے۔

حضرت مالک بن دینارؒ کی دوسری خواہش

(۳۳)-حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا:

وددتُ ان اللہ اذا جمع الخلائقَ یومَ القیامةِ یقولُ لی: یا مالک، فاقول: لبّیک، فیاذنُ لی ان اسجدَ بین یدیہ سجدةً، فاعرفُ انه قد رضیَ عنی، فیقول: یا مالکُ کنِ الیومَ تراباً!(۳۳)

(۳۱)حلیة الاولیاء ۳۶۶/۵،۶/۳۰-۳۱۔
(۳۲)الزھد للامام احمد ۳۰۳/۲۔
(۳۳)الزھد للامام احمد ۳۰۳/۲۔

(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالی جب قیامت کے دن مخلوقات کو جمع کرے تو مجھ سے فرمائے اے مالک! میں عرض کروں لبیک تو وہ مجھے اپنے سامنے ایک سجدہ کرنے کی اجازت دے دے تو میں پہچان لوں کہ وہ مجھ سے راضی ہوگیا ہے پھر وہ مجھ سے فرمائے اے مالک! اب مٹی ہو جا۔

حضرت یزید الرقاشیؒ کی تمنا

(۳۴)-حضرت حصین بن ابی بکر الباہلیؒ نے فرمایا کہ میں نے حضرت یزید الرقاشیؒ سے سنا جب کہ ان سے ایک شخص نے عرض کیا آپ کوئی تمنا کریں تو آپؒ نے فرمایا:

سمعتُ یزیدَ الرّقاشی وقال له رجل: تمنَّ!

قال: یا لیتنی لم اُخلق! ولیتنی اذ خُلقتُ لم اُوقَف، ولیتنی اذ وقفتُ لم اُحاسَب، ولیتنی اذ حوسبتُ لم اُناقَش!(۳۴)

(ترجمہ) کاش کہ میں پیدا نہ کیا جاتا کاش کہ جب میں پیدا کر دیا گیا تو میں حساب کے لیے پیش نہ کیا جاتا اور اگر پیش کر دیا گیا تو کاش کہ مجھ سے حساب نہ لیا جاتا اور اگر حساب کیا گیا تو کاش کہ حساب میں مناقشہ نہ کیا جاتا۔

(فائدہ) مناقشہ کا معنی تم نے یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا؟ جس سے اس طرح کا حساب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔

(۳۵)-قریش کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شیخ نے بیان کیا کہ

---

(۳٤)المتمنین لابی بکر بن عبد الله بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۳٤)

حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

یـا لیتنا لم نُخلق، ویا لیتنا ان حُوسبنا لم نُعذَّب، ویا لیتنا ان عُذِّبنا لم نُخلد. (۳۵)

(ترجمہ) کاش کہ ہم پیدا نہ کئے جاتے کاش کہ اگر ہمارا حساب ہوتا تو ہم عذاب نہ دیئے جاتے کاش کہ اگر ہم عذاب دیئے جاتے تو ہمیشہ کا عذاب نہ دیئے جاتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی آرزو

(۳۶)-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا:

یا لیتنی کنت لَبنةً من هذا اللَّبِن، لا علیَّ ولا لی! (۳۶)

(ترجمہ) کاش کہ میں ان اینٹوں میں سے ایک اینٹ ہوتا نہ میرے ذمہ کوئی گناہ ہوتا اور نہ میرے لئے کوئی اجر۔

حضرت ہرم بن حیان کی خواہش

(۳۷)-حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔

خـرجَ هَـرِمُ بـن حیّـان وعبـد الله بن عامر یریدان الحجاز، فبیـنـما هما یسیران علی راحلتیهما اذ مرّا علی مکانٍ فیه کَلأٌ حَـلِـیٌّ ونَـصِـیّ، فـجعلتْ راحلتاهما تخالجان ذلکَ الشجر،

(۳۵)المتمنین لابی بکر عبد اللّٰہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۳۵)

(۳۶)وورد قولـه رضی الله عنـه: والله لـوددت انی هذه الساریة۔ شعب لایمان ۳۸۸/۷ رقم ۱۰۶۹۶۔

فقال هرمُ بن حيّان: يا ابنَ عامر، ايسرُّكَ انك شجرةٌ من هذه الشجرِ اكلتُكَ هذه الراحلةُ، فقذفتكَ بعراً، فاتُّخِذْتَ جلّةً؟

قال: لا والله، لَما ارجو من رحمةِ الله تعالى احبُّ اليَّ من ذلك.

فقال هرمُ بن حيان: لكنّي والله وددتُ اني شجرةٌ من هذه الشجر، اكلتني هذه الناقةُ فقذفتني بعراً فاتُّخِذْتُ جَلّةً ولم اكابدِ الحسابَ يومَ القيامة: امّا الى جنّةٍ وامّا الى نار، ويحكَ يا ابنَ عامر! انى اخافُ الداهيةَ الكبرى.

قال الحسن: كان واللهِ أفقهَهما وأعلمهما بالله عزّوجلّ.(۳۷)

(ترجمہ) حضرت ہرم بن حیانؒ اور حضرت عبداللہ بن عامرؒ حجاز کے سفر کے لئے نکلے اسی حالت میں کہ وہ اپنی سواریوں پر سفر کررہے تھے کہ ان کا گزر ایسے سبزہ کے پاس سے ہوا جو خوب سرسبز اور لہلہارہا تھا تو ان کی سواریاں اس کے چرنے کے لئے زور لگانے لگیں تو حضرت ہرم بن حیانؒ نے فرمایا اے ابن عامر! کیا آپ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ آپ ان درختوں میں سے ایک درخت ہوتے آپ کو یہ سواری کھاتی اور مینگنی کی شکل میں پھینک دیتی اور آپ گوبر اور لید ہوجاتے فرمایا نہیں اللہ کی قسم میں اللہ کی رحمت سے اس سے بہتر کی امید رکھتا ہوں۔

تو حضرت ہرم بن حیانؒ نے فرمایا لیکن میں اللہ کی قسم پسند کرتا ہوں کہ

(۳۷)الزهد للامام احمد ۲/۱۸۵-۱۸۶، حلية الاولياء ۲/۱۱۹-۱۲۰۔

میں ان درختوں میں سے کوئی درخت ہوتا مجھے یہ اونٹنی کھاتی پھر مجھے لید کی شکل میں پھینکتی اور مجھے گوبر اور لید بنادیا جاتا اور قیامت کے حساب کی سختیاں نہ جھیلتا نہ جنت کی طرف نہ دوزخ کی طرف، اے ابن عامر، تو تباہ ہو میں تو بڑی مصیبت سے ڈرتا ہوں۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا خدا کی قسم یہ (ہرم بن حیان) ان دونوں سے زیادہ سمجھدار اور اللہ کو زیادہ جاننے والے تھے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کی آرزو

(۳۸)-حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہؓ شام کے گورنر تھے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا:

كان ابو عبيدة اميراً على الشام، فخطبَ الناسَ فقال:

يا ايها الناس، انى امروٌ من قريش، واللّٰه ما منكم احمرُ ولا اسودُ يفضُلنى بتقىً الا وددتُ انى فى مِسْلاخه. (۳۸)

(ترجمہ) اے لوگو! میں قریش کا ایک آدمی ہوں خدا کی قسم تم میں سے کوئی سرخ اور کالا جو بھی مجھ سے تقوی کے اعتبار سے فضیلت رکھتا ہے میں اس کی پوشش اور حلیہ اور شکل میں آنے کو پسند کرتا ہوں۔

---

(۳۸)الزهد للامام احمد ۱۴۱/۲، حلية الاولياء ۱۰۱/۱۔
والمسلاخ: الجِلد، يقال فى المدح: هو مَلَك فى مِسلاخ انسان۔

حضرت عمرؓ کی خواہش

(۳۹)-حضرت ابن ابی نجیحؒ فرماتے ہیں۔

قال عمرُ لجسائه: تمنّوا.

فتمنّى واحدٍ منهم شيئاً، فقال عمر: اتمنّى بيتاً مملوءً رجالًا مثلَ ابي عبيدة!(۳۹)

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلس میں شریک لوگوں سے فرمایا کوئی تمنا کرو تو ہر ایک نے کوئی نہ کوئی تمنا کی حضرت عمرؓ نے فرمایا میری تمنا یہ ہے کہ ایک گھر ابوعبیدہ بن جراح جیسے مردوں سے بھرا ہوا مل جائے۔

موت جبری سلامتی ہے

(۴۰)-حضرت اُمی الصیرفیؒ نے فرمایا:

قالوا: ما الموتُ الا سلامٌ جبراً.(۴۰)

قال: ذلك الذى اردت!

(ترجمہ) یہ بات معروف تھی کہ موت جبری سلامتی ہے آپ نے فرمایا

---

(۳۹)حلية الاولياء ۱۰۲/۱، وفيه انه رضى الله عنه لما قال لاصحابه: تمنوا، قال رجل: اتمنى لو ان لى هذه الدار مملوءة ذهباً انفقه فى سبيل الله ـ ثم قال: تمنوا، فقال رجل: اتمنى لو انها مملوءة لؤلؤاً وزبر جداً وجوهراً انفقه فى سبيل الله واتصدّق ـ ثم قال: تمنوا، فقالوا: ماندرى يا امير المؤمنين ـ فقال عمر: اتمنى لو ان هذه الدار مملوءة رجالاً مثل ابى عبيدة بن الجراح!

وياتى الخبر برواية اخرى فى الفقرة (١٥٤)ـ

(٤٠)المتمنين لابى بكر ابن ابى الدنيا ـ(رقم ٤٠)

کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

(فائدہ) یعنی مرنے کے بعد لوگ عموماً زندہ ہونے کا خیال نہیں کرتے جب کہ موت ان کو زبردستی سے بقاء کی زندگی کی طرف منتقل کردیتی ہے، کافروں کے لئے موت کا جبری سلامتی کی طرف لے جانا تو ہر آدمی کی سمجھ میں آتا ہے مومنین کے لیے جبری سلامتی کا معنی یہ ہے جو آخرت کے خوف سے مرنے کے بعد نسیاً منسیا ہونا چاہتے ہیں ان کو بھی موت کے بعد فنا نصیب نہیں ہوتی۔

حضرت ابوبکرؓ کی آرزو

(۴۱-حدیث) حضرت عمر بن عبداللہ جو حضرت غفرہ کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں۔

ان ابا بكرِ الصديقَ- رضيَ الله عنه- راى طيراً يطيرُ ويقعُ على شجرةٍ فقال: يا طيرُ ما انعمك، لا حسابَ عليك ولا عذاب، يا ليتني مثلك!(۴۱)

(ترجمہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک پرندے کو اڑتے ہوئے اور درخت پر بیٹھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے پرندے تو کتنا آسودہ حال ہے نہ تجھ پر حساب ہے نہ عذاب کاش کہ میں تیری طرح ہوتا۔

---

(٤١)شعب الايمان ٤٨٥/١ رقم ٧٨٨، وانظر الفقرات (٩) و(٩٢) و(١١٦) وياتي مكرراً في الفقرة (١٢٥)۔

ایک صحابی کی تمنا

(۴۲-حدیث)-حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من جاءَ براسٍ فَلْيَتَمَنَّ على اللهِ ما شاء"!

فجاءَ رجلان براسٍ، فتنازعا فيه، **فقضىٰ به رسولُ الله ﷺ لاحدهما وقال:**

"تمنَّ على اللهِ ما شئت"

قال: اتمنّى سيفاً صارماً، وجُنَّةً حصينة، فاقاتلَ في سبيلِ الله حتى أُقتَل!(٤٢)

(ترجمہ) جو شخص (دشمن یعنی کافر کا) سر لائے گا وہ جس چیز کی چاہے اللہ تعالی پر تمنا کرے۔

تو دو آدمی ایک دشمن کا سر لے آئے اور اس کے متعلق جھگڑنے لگے (یعنی ہر ایک یہ کہتا تھا کہ دشمن کا سر میں لایا ہوں میں اللہ کے سامنے تمنا کروں گا) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کے بارے میں فیصلہ کیا اور فرمایا:

تم جو چاہو اللہ کے سامنے تمنا کرو۔

---

(٤٢)رواه ابو داود في المراسيل ص ٢٣٠ رقم ٢٩٦، والبيهقي في السنن الكبرى ٩/١٣٣ بسنده الى ابي داود في مراسيله، وابن ابي شيبة في المصنف ١٢/٥١٤ رقم ١٥٤٥٩، كلهم بسند غير هذا، بيد ان الراوي واحد۔ وقال الحافظ البيهقي في آخره: فهذا حديث منقطع، وفيه - ان ثبت - تحريض على قتل العدو، وليس فيه نقل الرأس من بلاد الشرك الى بلاد الاسلام۔

اس نے کہا میں کاٹنے والی تلوار اور حفاظت کرنے والی ڈھال کی تمنا کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالی کی راہ میں لڑتا رہوں حتی کہ شہید ہو جاؤں۔

حضرت مالک بن دینارؒ کی خواہش

(۴۳)-حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا:

لو كان الرمادُ يدخلُ حلقي لاكلتُه!(۴۳)

(ترجمہ) کاش کہ راکھ میرے حلق میں داخل ہوتی تو میں اس کو کھالیتا۔

(فائدہ) اس سے آپ کی مراد خواہش طعام کی ہے۔

حجاج بن یوسف کی خواہش

(۴۴)-حضرت مبارک بن فضالہؒ فرماتے ہیں۔

خطب الحجاج بن يوسف فقال:

اما بعد، فان الله قد كفانا مؤنةَ الدنيا، وامرنا بطلبِ الآخرة، فليت اللهَ كفانا مؤنةَ الآخرةِ وامرنا بطلبِ الدنيا.

فقال الحسن: ضالَّةُ مؤمنٍ عند فاسق؛ فلنأخذها!(۴۴)

(ترجمہ) حجاج بن یوسف نے خطبہ دیا اور کہا حمد وصلوۃ کے بعد! اللہ تعالی نے ہماری دنیا کی محنت میں کفایت کی ہے اور ہمیں طلب آخرت کا حکم دیا ہے کاش کہ اللہ تعالی ہماری آخرت کی محنت کی کفایت کرتا اور طلب دنیا کا حکم دے دیتا۔

---

(٤٣) كتاب الجوع ص ٥٥ رقم ٤٤۔ ويعنى التقليل من شهوة الطعام۔

(٤٤) المتمنين لابى بكر عبد الله بن محمد بن ابى الدنيا۔(رقم ٤٤)

تو حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا مومن کی گم شدہ بات فاسق کی زبان پر آئی ہے۔ ہمیں اس کو لینا چاہیئے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کا بندہ کی دنیاوی ضروریات کا کفیل ہونا اور طلب آخرت کا ہمیں حکم دینا اس لئے ہے کہ جو لوگ دنیا میں آخرت کی طلب کے لیے جتنا محنت کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو اتنا ہی دیں گے جس کی عبادت زیادہ ہوگی اس کے درجات بلند ہوں گے جس کی عبادت کم ہوگی اس کے درجات کم ہوں گے ہاں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی کسی کو بغیر عبادت کی کثرت کے کثرت سے عبادت کرنے والوں کے ساتھ ملا دے تو کچھ بعید نہیں ہے۔

اگر حجاج بن یوسف کی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ آخرت ہر ایک کو بغیر عبادت کی محنت کے دیتا تو جنتیوں کے درجات میں عموماً برابری ہوتی۔ عبادت کی کثرت اور محنت اور اللہ کی راہ میں جانبازی اور قربانیوں کی جزا اور انعام کے اعتبار سے کچھ خاص قدر نہ ہوتی بلکہ مسلمان اللہ کی عبادت میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں سست پڑ جاتے اور اس سستی کی وجہ سے آہستہ آہستہ گناہوں میں گرتے گرتے شاید کفر اور اعمال کفر تک جا پہنچتے جو کہ مذموم ہے۔

حضرت حسن بصریؒ کا حجاج کی اس بات کو مومن کی متاع گم شدہ کہنا اس اعتبار سے ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت اپنے فضل سے بغیر ہماری عبادت پر اجر و ثواب میں فرق کرنے کے دے دیتا کیونکہ آخرت کا معاملہ خصوصاً اسکے فضل پر محیط ہے اور دنیا تو ہے ہی بے کار چیز اس کو ہم اپنی محنت سے حاصل کرتے۔ واللہ اعلم۔

عبد الملک بن مروان مصعب بن زبیر اور سعید بن مسیب کی تمنائیں

(۴۵)-حضرت محمد بن اسحاق بن یسارؒ صاحب سیرت ومغازی فرماتے ہیں:

تمنّی عبد الملک بن مروان الخلافة، وتمنّی مصعب بن الزبیر سُکینة بنت الحسین وعائشة بنت طلحة، وتمنّی سعید بن المسیّب الجنة!

فقال سعید بن المسیّب: اصابا امنیتہما، وانا ارجو ان أعطیٰ الجنة.(۴۵)

(ترجمہ)عبدالملک بن مروان نے خلافت کی تمنا کی اور حضرت مصعب بن عمیرؒ نے حضرت حسینؓ کی صاحبزادی سکینہ اور حضرت طلحہ بن عبداللہؓ کی صاحبزادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی تمنا کی اور حضرت سعید بن المسیبؒ نے جنت کی طلب کی۔

حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کو تو ان کی خواہشیں مل گئیں اور مجھے امید ہے کہ مجھے بھی جنت ملے گی۔

(فائدہ)ان تینوں حضرات نے کعبہ شریف میں مطاف میں یہ دعائیں کی تھیں۔چنانچہ عبدالملک بن مروان، مروان بن حکم کے بعد خلیفہ ہوا، حجاج بن یوسف کو اسی نے گورنر بنایا تھا، عبدالملک بن مروان خود بہت بڑا عالم اور

---

(۴۵)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم۴۵)

فقیہ بھی تھا۔

اور حضرت مصعب بن عمیر یہ حضرت زبیر بن عوام کے صاحبزادہ تھے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی ملک حجاز اور ملک عراق میں مضبوطی کے لئے بڑی محنت کی اےھ میں شہید ہوئے۔

انہوں نے حضرت سکینہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا یہ خاتون اپنے وقت کی عورتوں کی سردار تھیں، اور حسن واخلاق میں سب سے بڑھ کر تھیں۔ مدینہ طیبہ میں ۱۱۷ھ میں انتقال ہوا تھا۔ حضرت مصعب بن زبیرؓ کی شہادت کے بعدان سے کئی حضرات کا نکاح ہوا تھا۔

اور عائشہ بنت طلحہؓ عشرہ مبشرہ میں حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کی والدہ کا نام ام کلثوم تھا، جو کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی تھیں ان کا نکاح ان کے خالو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کے بیٹے عبداللہ کے ساتھ ہوا تھا جب یہ فوت ہوئے تو یہ حضرت مصعب بن زبیرؓ کے نکاح میں آئیں۔ انہوں نے ایک لاکھ دینار مہرادا کیا تھا جب یہ شہید کئے گئے تو حضرت عائشہؓ کا نکاح عمر بن عبیداللہ بن معمر تیمی سے ہوا تھا یہ قریش کی حسین ترین عورتوں میں سے تھیں ۱۰۱ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت سعید بن المسیب مدینہ کے فیقہ تھے اکابر تابعین میں ان کا شمار ہے تجارت پیشہ تھے، امام علی بن المدینیؒ فرماتے ہیں تابعین میں میں ان سے زیادہ کسی کو وسیع العلم نہیں جانتا، میرے نزدیک سب سے بڑے تابعی یہی ہیں ۹۴ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خواہش

(۴۶)۔حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔

لـمّا حضرتْ عَمرو بن العاصِ الوفاةُ، نظرَ الی صناديق، ثم قال لبنيه: من ياخذها منی بما فيها؟ يا ليته كان بعراً!

ثم امرَ بالحرسِ فاحاطوا بقصره ، قال بنوه: ما هذا؟

قال : ما ترون؟ هذا يُغنی عنی شيئاً؟(۴۶)

(ترجمہ) جب حضرت عمرو بن عاصؓ کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے صندوقوں کی طرف دیکھا، پھر اپنی اولاد سے فرمایا ان صندوقوں کو ان کے مال سمیت مجھ سے کون لے گا؟ کاش کہ یہ لید ہوتے، پھر محافظوں کو حکم دیا تو انہوں نے ان کے محل کو گھیرے میں لے لیا تو ان کے صاحبزادوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟

فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ کچھ میرے کام آسکے گا؟

سلیمان بن ابراہیم تیمیؒ کی خواہش

(۴۷)۔حضرت سلیمان بن ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

انـی لـوددتُ ان كـلَّ لـقـمةٍ آكـلـهـا فـی فـمِ ابغضِ الناسِ الیّ!(۴۷)

---

(۴۶) كتاب المحتضرين ص ۹۴ رقم ۱۰۶، وورد اطول منه فی الطبقات لابن سعد ۲۵۹/۴، والفقرة الاولی منه فی احياء علوم الدين ۶۹۷/۴۔

(۴۷) المتمنين لابی بكر عبد الله بن محمد بن ابی الدنيا۔(رقم ۴۷)

(ترجمہ) میں پسند کرتا ہوں کہ ہر لقمہ جس کو میں اپنے منہ میں رکھ کر کھاتا ہوں یہ سب لوگوں سے مجھے زیادہ مبغوض ہے۔

(فائدہ) کیونکہ اس سے خواہش نفسانی پوری ہوتی ہے، اور کھانے کے وقت میں آدمی عبادت کے شغل سے محروم رہتا ہے اس لئے حضرت سلیمان تیمیؒ نے ایسا فرمایا۔

(۴۸)۔حضرت حضرت بکر بن خنیس العابدؒ فرماتے ہیں۔

كان عابدٌ من اهلِ الشامِ قد حملَ على نفسهِ في العبادة، فقالت له امُّه : يا بنيّ، عملتَ ما لم يعملِ الناس، اما تريدُ ان تهجع؟

فاقبلَ يردُّ عليها وهو يبكى : ليتكِ كنتِ بي عقيماً! ان لبُنَيّكِ فى القبرِ حبساً طويلًا!(۴۸)

(ترجمہ) شامیوں میں ایک عابد تھا اس نے اپنے اوپر عبادت کا بہت بوجھ ڈالا تو اس کی والدہ نے اس سے فرمایا اے بیٹے! تو اتنا عمل کرتا ہے جتنا لوگ نہیں کرتے کیا تو آرام نہیں کرنا چاہتا؟ تو وہ روتے ہوئے والدہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کاش کہ تم بانجھ ہوتی مجھے نہ جنتی، تیرے اس بیٹے کو قبر میں طویل زمانہ تک قید رکھا جائے گا۔

حضرت ابو عاصم النبیلؒ کی خواہش

(۴۹)۔حضرت اسحٰق بن عباد فرماتے ہیں۔

سمع سعد بن عطارد – وهو بعبّادان – ضجّةً في مسجدِ

---

(٤٨)صفة الصفوة ٢٩٠/٢/٤۔

ابی عاصم النبیلِ بالليل، فقام وقال: تذهبُ بهذا الدرهم الشُّتوقِ فتلقيهِ في هذه الدراهم الجياد، فلعلَّ انساناً يتجاوزُ به. (۴۹)

(ترجمہ) حضرت سعد بن عطاردؒ ''عبادان'' میں تھے ان سے حضرت ابوعاصم النبیلؒ کی مسجد میں رات کے وقت چیخ و پکار سنی گئی انہوں نے کھڑے ہو کر اپنے متعلق یہ خواہش ظاہر کی کہ یہ کھوٹا سکہ لے جا کر درست سکوں میں ڈال دو شاید کہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگزر کرلے۔

حضرت علیؓ کی خواہش

(۵۰) حضرت مجالد بن سعیدؒ فرماتے ہیں۔

ان علياً رضى الله عنه – قال يوم الجمل: ليتني متُّ قبل هذا اليوم بكذا و كذا. (۵۰)

(ترجمہ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا کاش میں اس دن کو دیکھنے سے اتنا اور اتنا عرصہ پہلے مر چکا ہوتا۔

عبداللہ بن عبدالاعلی کے اشعار

(۵۱) حضرت مصعب بن عبداللہ (بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیرؓ) جو کہ ۲۳۶ھ میں فوت ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ عبداللہ بن عبدالاعلی کے یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

---

(۴۹) صفة الصفوة ۵۸/۴، وآخره فيه: لعلَّ الله عزوجل يتجاوز به۔

(۵۰) انظر الفقرة (۹۸)۔

فيا ليتني لاقيتُ في الرَّحِمِ الرَّدىٰ
ولم تبتدرني بالأكفِّ القوابلُ

ولم اسكنِ الدنيا الى مفظَعاتها
لمسرورُها تغلى بهنَّ المراجلُ

فكنتُ اذا لا سكرةَ الموتِ اتَّقى
ولا انا تبليني الضُّحى والاصائلُ

ولا انا بعد الموتِ احذر موقفاً
لَروعَته تُلقى السِّخالَ الحواملُ

ففكِّرْ على هولِ الحوادث ما الذى
رمى بك فيها انَّ حتفكَ عاجلُ

وبادر إليها ما استطعتَ إنما
بلاغُكَ فيها كنهُ ما أنتَ ناقلُ

وبادرْ بجدٍّ من جَهازك عاجلًا
ستخربُ يومًا منك فيها المنازلُ(۵۱)

(ترجمہ)

(۱) کاش کہ میں رحم میں ہی (مرکر) قبر میں چلا جاتا اوردائیوں کے ہاتھ مجھ تک نہ پہنچتے۔

---

(۵۱)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم۵۱)

(۲) میں دنیا میں اس کی گھبراہٹوں کے مواقع تک نہ ٹھہرتا، اس کی خوشیاں بھی کھوپڑیوں کو کھولا دیتی ہیں۔

(۳) اس وقت نہ تو مجھے موت کی سکرات سے بچنے کی فکر ہوتی اور نہ ہی مجھے صبح اور شام پریشانیوں میں مبتلا کرتے۔

(۴) نہ میں موت کے بعد پیشی سے ڈرتا جس کی گھبراہٹ حاملہ جانوروں کے کچے بچے بھی گرادے گی۔

(۵) اور حادثات کی ہولناکیوں میں غور وفکر کر جو تجھے اپنی لپیٹ میں لینے والے ہیں تجھے موت بھی جلدی پہنچنے والی ہے۔

(٦) اور جتنا تیری ہمت میں ہو ان حوادثات سے بچاؤ کی تیاری کر لے، تیرا ان مصیبتوں میں گھرنا حقیقت ہے تو ان سے بچ نہیں سکے گا۔

(۷) اچھی طرح سے فوراً تیاری میں محنت کر، ایک دن تیرے یہ گھر تیرے نہ ہونے سے ویران ہوجائیں گے۔

حضرت ابومیسرہ کی خواہش

(۵۲)-حضرت ابواسحاقؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابومیسرہ سے سنا۔

لیتَ امّی لم تلدنی!

فتقولُ له امراتُه : یا ابا میسرة، الیس قد احسنَ اللّٰهُ الیک ؟ هداکَ للاسلام ، وعلّمکَ القرآن؟قال بلٰی ، ولکن اُخبرنا

انا واردونَ النار، ولم نُخبَرْ انا صادرون عنها!(۵۲)
(ترجمہ) کاش کہ میری والدہ مجھے نہ جنتی۔
تو ان کو ان کی زوجہ نے کہا اے ابو میسرہ! کیا اللہ نے آپ کے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا؟ آپ کو اسلام کی ہدایت کی اور قرآن کی تعلیم دی۔
انہوں نے فرمایا کیوں نہیں لیکن ہمیں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ہمیں اس کی خبر دی گئی ہے کہ ہم جہنم میں وارد ہوں گے اور ہمیں اس کی خبر نہیں دی گئی کہ ہم اس سے نکلیں گے بھی یا نہیں۔
(فائدہ) حضرت ابو میسرہ کا اس بات میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں: وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا[سورۃ مریم:۷۱]۔
(ترجمہ) اور تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا اس پر سے گزر نہ ہو یہ آپ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو (ضرور) پورا ہو کر رہے گا۔
اس لئے معلوم نہیں کہ ہم جہنم سے نکلیں گے یا نہیں نکلیں گے۔ حضرت ابو میسرہ نے یہ بات خوف کی حالت میں کہی ہے جب کہ احادیث میں آیا ہے کہ بعض مومن جہنم کی پل صراط سے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح گزر جائیں گے بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح بعض اس سے کم۔
(۵۳)۔ حضرت ابو سعد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو میسرہ ہمدانی سے سنا۔

---

(۵۲) یعنی قوله تعالی: ﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ سورة مریم، الآية ۷۱۔
والخبر فی حلية الاولياء ٤/١٤١، والزهد لابن المبارك ص ۱۰۵ رقم (۳۱۲)۔

لیت امّی لم تلدنی ! اُخبِرتُ انی واردُ النار، ولم اُخبَرُ انی صادرٌ عنها.(۵۳)

(ترجمہ) کاش کہ میری والدہ مجھے نہ جنتی مجھے یہ تو معلوم ہے کہ میں جہنم میں داخل کیا جاؤں گا یہ نہیں بتایا کہ میں اس سے نکلوں گا بھی یا نہیں۔

نافع بن ابی علقمہ کی خواہش

(۵۴)-حضرت عکرمہ بن خالدؒ فرماتے ہیں

انہ دخلَ علی نافعِ بن ابی علقمةَ الکنانیّ - وهو امیرٌ علی مکةَ - یعوده ، فرآه ثقیلًا ، فقال له: اتّقِ اللهَ واکثرْ ذِکْرَه.

فولّی بوجهِهِ الی الجدار، فلبث ساعة، ثم اقبلَ علیَّ فقال : یا خالد، ما اُنکرُ ما تقول، ولوددتُ انی کنتُ عبداً مملوکاً لبنی فلان من بنی کنانة - اشقی اهلِ بیتٍ من کنانة - وانی لم أَلِ من هذا العملِ شیئاً قط!(۵۴)

(ترجمہ) کہ وہ حضرت نافع بن ابی علقمہ کنانیؒ کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے جب کہ وہ مکہ کے گورنر تھے ان کو انتہائی بیمار دیکھا تو ان سے کہا اللہ سے ڈرو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو۔ تو انہوں نے اپنا رخ دیوار کی طرف کرلیا اور کچھ دیر اسی حالت میں رہے پھر میری طرف متوجہ ہو کر

(۵۳)المتمنین لابی بکر عبد الله بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۵۳)

(٥٤)کتاب المحتضرین ص ٢٣١ رقم ٣٤٤ ، ویرد باطول من هذا فی الفقرة (١٤٧)۔ وورد قوله فی التعازی والمراثی (ص ٢٣٠): لیت القرابة التی کانت بینی وبین مروان کانت بینی وبین رجل من الزنج ولم ادخل فی شیء من هذا الامر۔

فرمایا اے خالد! جو آپ نے کہا مجھے اس سے کوئی انکار نہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میں بنوکنانہ کے فلاں آدمی کا غلام ہوتا اور کنانہ کے گھرانہ سے زیادہ تکلیف اٹھاتا لیکن مجھ پر اس ذمہ داری کا کبھی بوجھ نہ ڈالا جاتا۔

جنید بن عبدالرحمٰنؒ کی آرزو

(۵۵)-حضرت ضمرہ بن ربیعہؒ فرماتے ہیں۔

جاء موذِّن الجُنيد بن عبدالرحمن اليه في مرضهِ الذى ماتَ فيه ، فسلّمَ عليه بالامرة، فقال : يا ليتها لم تُقَلُ لنا!(۵۵)

(ترجمہ) کہ جنید بن عبدالرحمٰنؒ کا موذن ان کے پاس اس بیماری کے دنوں میں آیا جس میں وہ فوت ہوئے تھے اس نے ان کے لیے سربراہی کے طویل ہونے کی دعا کی تو انہوں نے فرمایا کاش کہ یہ بوجھ ہم پر نہ ڈالا جاتا۔

(فائدہ) یہ جنید بن عبدالرحمٰنؒ خراسان کے والی تھے بہت بڑے بہادر تھے ان کو خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے خراسان کا والی بنایا تھا۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی تمنائیں

(۵۶)-حضرت محمد بن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے غم میں روتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

قال ابو بكر الصدِّيق – رضى الله عنه – يبكى رسولَ الله ﷺ

(۵۵)مختصر تاريخ دمشق ۱۲۹/٦، كتاب المحتضرين ص ۲۳۰ رقم ۳٤۲۔

اعُيَيْشُ ويحكِ انَّ حِبّى قد ثوىٰ
فابوكِ مهيوضُ الجناحِ كسيرُ

ياليتنى من قبلِ مهلكِ صاحبى
غُيِّبْتُ فى جَدَثٍ علىَّ صخورُ

فلتحدثنَّ بدائعٌ من بعده
تَغلى لهنَّ جوانحٌ وصدورُ

وقال ابو بكر ايضاً رضى الله عنه:

ناوبتنى همومٌ جَمَّةٌ طرقتُ
مثلُ الصخورِ قدامستُ هدَّتِ الجسدا

ليتَ القيامةَ قامتُ عند مهلكهِ
فلا نرىٰ بعدهُ مالًا ولا وَلدا

واللهِ آسىٰ على شيءٍ لمهلكةٍ
بعد الرسول قد امسا ميتاً فقدا

كان المصفَّىٰ من الآفات قد علموا
اوفىٰ العفافِ ولم تعدلُ بهِ احدا

قال: وقال عمر بن الخطاب – رضى الله عنه – يبكى رسولَ الله ﷺ، وحزنَ عليه حزناً شديداً. حتى كان يُقَال: لقد حدَّث نفسَه:

لیت السماء تفطّرت اکنافها
وتناثرت منها نجومٌ تلمعُ

لمّا رایتُ الناسَ هدَّ جمیعَهم
صوتٌ ینادی بالنعیِّ المُسمِعُ

وسمعتُ صوتاً قبل ذلک هدَّنی
عبّاسُ ینعاهُ و صوتٌ مقطعُ

والناسُ حول نبیّهم یَدْعُونه
یبکونَ اَعینُهم بماءٍ تدمعُ

فلیبکهِ اهل المدینةِ کلُّهم
والمسلمون بکلّ ارضٍ تجزعُ(٥٦)

(ترجمہ)

حضرت ابو بکر نے حضور ﷺ پر روتے ہوئے حضرت عائشہؓ کو مخاطب کر کے یہ شعر کہے:

(۱) اے عائشہ تو تباہ ہو میرا دوست (آخرت کے گھر میں) منتقل ہو چکا ہے، تیرے باپ کا بازو ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو چکا ہے۔

(۲) کاش کہ میرے دوست کی وفات سے پہلے میں

(٥٦)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم٥٦)

قبر میں ہوتا اور مجھ پر پتھر ڈال دیئے گئے ہوتے۔

(۳) اس کے بعد نئی چیزیں پیدا ہوتیں جن کی وجہ سے پہلو اور سینے کھول اٹھتے

اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر بھی ارشاد فرمائے۔

(۱) مجھے چٹانوں کی مثل بہت سے غموں نے گھیر لیا ہے جن میں بدن گر چکا ہے۔

(۲) کاش کہ آپؐ کی وفات کے وقت قیامت قائم ہو جاتی تا کہ ہم آپ کے بعد نہ مال کا منہ دیکھتے نہ اولاد کا۔

(۳) خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس چیز پر افسوس کریں جب کہ آپ وفات پا کر ہم سے رخصت ہو گئے۔

(۴) آپؐ آفات سے مصفیٰ تھے، سب کو پاک دامن ذات کا علم تھا، آپؐ کے برابر کوئی نہیں ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب روئے اور بہت غم کھایا حتی کہ ان کے متعلق مشہور ہو گیا کہ انہوں نے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر کہے:

(ترجمہ)

(۱) کاش کہ آسمان کے کنارے پھٹ جاتے اور اس سے چمکنے والے ستارے جھڑ جاتے۔

(۲) جب میں نے لوگوں کو دیکھا تو سب کی آواز

آپ کی تکلیف دہ وفات پر بلند ہوگئی۔

(۳) میں نے اس سے پہلے بھی ایک آواز سنی مجھے حضرت عباسؓ نے بھی رلایا ہے جس کی آواز گھبراہٹ میں ڈالنے والی تھی۔

(۴) لوگ اپنے نبی کے اردگرد موجود آپ کو پکار رہے تھے، انکی آنکھیں آنسو بہاتے ہوئے رو رہی تھیں۔

(۵) اہل مدینہ بھی سب رو رہے تھے اور روئے زمین کے سب مسلمان بھی پریشان تھے۔

قاضی ابن شبرمہ کی آرزو

(۵۷)-حضرت ابن شبرمہ فرماتے ہیں۔

یُمَنّونَنی الاجرَ العظیمَ ولیتنی
نجوتُ کفافاً لاعلیَّ ولا لِیا(۵۷)

(ترجمہ) لوگ مجھے اجر عظیم کی خوشخبری سناتے ہیں لیکن کاش کہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں، نہ مجھے کوئی سزا ملے اور نہ کچھ انعام۔

(فائدہ) ابن شبرمہ ابو جعفر منصور کے زمانہ میں کوفہ کے علاقہ کے قاضی تھے، تابعی بھی تھے اور فقیہ بھی، محدث بھی تھے اور شاعر بھی، اچھے اخلاق کے مالک بھی تھے اور سخی بھی ان کے اقوال میں سے یہ بھی ہے کہ میں ان لوگوں پر حیران ہوں جو بیماری کے خوف سے غذا میں احتیاط کرتے ہیں لیکن جہنم کے خوف سے گناہوں سے نہیں بچتے۔

---

(۵۷)المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم ۵۷)

وفات ۱۴۴ھ میں ہوئی (تہذیب الکمال: ۷۶/۱۵)۔

ایک دانشور کی خواہش

(۵۸)-ایک دانشور کا قول ہے۔

ما لَیتُ وما لَکَ ، والسبیلُ قد اَصالک؟!(۵۸)

(ترجمہ) میں کیا تمنا کرسکتا ہوں تیرے لئے کیا ہے، تیری زندگی کی شام قریب پہنچ چکی ہے۔

محمود الوراق کے اشعار

(۵۹)-ابن ابی الدنیاؒ فرماتے ہیں میرے سامنے محمود الوراق نے یہ شعر کہے۔

والمرء مرتهنٌ بسوفَ ولیتنی
وهلاکُه فی السَّوفِ واللَّیتِ

لِلّٰهِ دَرُّ فتیً تدبَّرَ امرَهُ
فغدا وراحَ مُبادِرَ الفَوتِ(۵۹)

(ترجمہ)

(۱) آدمی عنقریب اور کاش کے لفظوں میں مرتہن ہے اور عنقریب اور کاش میں ہی اس کی ہلاکت ہے۔

---

(۵۸)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم۵۸)

(۵۹)قصر الامل ص ۱۴۳ رقم ۲۱۶۔

(۲) اس آدمی کی خوبی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو اپنے معاملہ کو سمجھتا ہے اور صبح شام نقصان ہونے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔

(فائدہ) یہ محمود الوراق شاعر تھا اور عباسی زمانہ خلافت میں زہد کے اشعار کہتا تھا تیسری صدی ہجری میں فوت ہوا۔ (امداد اللہ انور)

امام ابن سیرینؒ کی آرزو

(۶۰)-حضرت امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ

ما تمنَّيتُ شيئاً قطُّ!

قلنا له : و كيف ذلك؟!

قال: إذا عَرَضَ لي شيءٌ مَن ذاكَ سألتُهُ ربّي.(٦٠)

(ترجمہ) میں نے کبھی کسی چیز کی تمنا نہیں کی۔ ہم نے آپ سے پوچھا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ فرمایا جب مجھے کچھ لاحق ہوتا ہے تو وہ چیز اللہ تعالیٰ سے مانگ لیتا ہوں۔

(فائدہ) امام ابن سیرینؒ حضرت ابو ہریرہؓ اور بہت سے صحابہ کے شاگرد تھے نام محمد تھا، مورخ عجلی فرماتے ہیں میں نے محمد ابن سیرین سے زیادہ پرہیزگاری میں سمجھ دار کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ علم تعبیر کے امام تھے ۱۱۰ھ میں وفات ہوئی (العبر ۱/۱۰۳، تقریب التہذیب ۴۸۳)۔

(٦٠) المتمنين لابي بكر ابن ابی الدنیا۔(رقم ٦٠)

ٹال مٹول اور آرزو کرنے کا نقصان

(٦١)-محمد بن اسحاق ثقفیؒ فرماتے ہیں یہ بات معروف تھی کہ

من استعملَ التسويفَ والمُنىٰ لم ينبعثْ في العمل.

وكان يقال: مَنْ اقلقهُ الخوفُ، تركَ ارجو، وسوف، وعسىٰ. (٦١)

(ترجمہ) جو آدمی ٹال مٹول اور آرزو کو استعمال کرے گا تو وہ کبھی عمل کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔

اور یہ بھی مشہور تھا کہ جس کو خوف تڑپائے وہ امید، ٹال مٹول اور بعد میں کرلوں گا والی باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

Madrasa Sadiqia
Barech Abad
Musa Colony
Post Box 271
Quetta
0300-38372

رجاء بن ابی سلمہؒ کا ارشاد

(٦٢)-حضرت رجاء بن ابی سلمہؒ فرماتے ہیں۔

الامانيُّ تنقصُ العقل! (٦٢)

(ترجمہ) آرزوئیں عقل کو ناقص کر دیتی ہیں۔

(فائدہ) حضرت رجاء بن ابی سلمہ کا نام مہران ہے، فلسطین کے رہنے والے تھے حضرت رجاء بن حیوہ اور حضرت ابن شہاب زہری اور دیگر اکابر کے شاگرد تھے اپنے زمانہ کے افاضل میں سے تھے حدیث میں ثقہ تھے، وفات ١٦١ھ میں ہوئی۔ (تہذیب الکمال ١٦١/٩)۔

(٦١) المتمنين لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ٦١)

(٦٢) المتمنين لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔ (رقم ٦٢)

حضرت عائشہؓ کی خواہش

(۶۳)-حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

والله لوددتُ انی کنتُ شجرة، ووالله لوددتُ انی کنتُ مَدَرة، ووالله لوددتُ ان اللهَ لم یخلقنی شیئاً.(۶۳)

(ترجمہ) خدا کی قسم کاش کہ میں ایک درخت ہوتی، خدا کی قسم کاش کہ میں ایک ڈھیلا ہوتی، خدا کی قسم کاش کہ مجھے اللہ تعالیٰ کسی چیز کی شکل میں پیدا نہ کرتا۔

(۶۴)-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لوددتُ انی کنتُ ثَکِلْتُ عشرةً کلهم مثلُ عبدالرحمن بن الحارث بن هشام وانی لم اَسِرْ مسیریَ الذی سِرْتُ.(۶۴)

(ترجمہ) کاش کہ میرے دس بیٹے حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام جیسے فوت ہو گئے ہوتے لیکن میں نے جو سفر کیا ہے وہ سفر نہ کرتی، (اس سفر سے مراد جنگ جمل کا سفر ہے جنگ جمل کے سفر کے بعد آپ ساری عمر اس سفر پر افسوس کرتی رہی تھیں)۔

(۶۵)-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لئن اکونَ جلستُ عن مسیری احبُّ الیَّ من ان یکون لی عشرةٌ من رسولِ الله ﷺ مثلُ ولدِ الحارث بن هشام!(۶۵)

---

(۶۳)الطبقات الکبری لابن سعد ۷٤/۸، الزهد للإمام أحمد ۱٤٦/۲، الزهد لوکیع ۳۹۵/۱ رقم ۱٦۱، وتنظر الفقرات (۲٦)،(۲۷)،(۱۲۱)۔

(٦٤)وینظر الخبر فی الفقرة التالیة وتخریجه۔

(٦٥)الطبقات الکبری ٦/۵، تهذیب الکمال ٤۲/۱۷۔

اگر میں اپنے سفر کی بجائے بیٹھ رہتی تو یہ میرے ان دس بچوں کی نسبت سے جو حارث بن ہشام جیسے نبی کریم ﷺ سے میرے ہاں پیدا ہوتے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

(٦٦)-حضرت ابو ہمام فرماتے ہیں:

قلت لعیسی بن وردان - وکان یتنفس تنفُّساً منکراً.

فقلت: ما غایةُ شھوتِک من الدنیا؟

فبکی [ثم] قال: اشتھی ان ینفرجَ لی عن صدری، فانظرَ الی قلبی ماذا صنعَ القرآنُ فیه وما نکا.

وکان عیسی اذا قرا شھقَ حتی اقول: الآن تخرجُ نفسُه!(٦٦)

میں نے حضرت عیسیٰ بن وردان سے کہا جب کہ وہ ٹھنڈا سانس لے رہے تھے، میں نے کہا دنیا میں آپ کا کیا مقصود ہے، تو آپ رو پڑے، پھر فرمایا میری خواہش ہے میرا سینہ کھولا جائے، اور میں اپنے دل کی طرف دیکھوں قرآن نے اس میں کیا اثر چھوڑا ہے، اور کیا اس نے زخم لگائے ہیں، حضرت عیسیٰ بن وردان جب قرآن پڑھتے تھے تو چیخیں نکل جاتی تھیں حتی کہ میں کہتا تھا ابھی آپ کی جان جائے گی۔

حضرت عطاء سلیمی کی خواہش

(٦٧)-حضرت صالح المری فرماتے ہیں:

قلتُ العطاءِ السلیمی : ما تشتھی؟

(٦٦)المتمنین لابی بکر عبد اللّٰہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم ٦٦)

فبكى ثم قال: اشتهي والله يا ابا بشرُ ان اكونَ رماداً لا يجتمعُ منه سُفَّةٌ ابداً في الدنيا ولا في الآخرة!

قال :فابكاني والله ، وعلمتُ انه انما ارادَ النجاة من عُسْرِ يومِ الحساب.(٦٧)

میں نے حضرت عطاء سلیمی سے عرض کیا آپ کی کیا خواہش ہے،تو آپ رو پڑے پھر فرمایا: میری خواہش ہے خدا کی قسم اے ابو بشر میں راکھ ہوتا اور اس راکھ سے بھی مٹھی بھر نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں جمع کی جاتی ،اس بات نے خدا کی قسم مجھے رلا دیا، میں جانتا ہوں انہوں نے قیامت کے دن کے حساب کی تنگی سے چھٹکارے کی خواہش کی تھی۔

(٦٨)-حضرت محمد بن معاویہ الازرق النواء بیان کرتے ہیں:

قلتُ لعطاءِ السليمي : ما تشتهي؟

فقال: اشتهي ان ابكي حتى لا اقدرَ على ان ابكي!

قال : فكان يبكي الليلَ والنهار، وكانت دموعُه سائلةً على وجهه.(٦٨)

کہ ہمیں ہمارے بعض ساتھیوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عطاء سلیمی سے پوچھا، آپ کی خواہش کیا ہے، فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ میں اتنا روؤں کہ مجھے رونے پر بھی قدرت نہ رہے، چنانچہ آپ رات دن رویا کرتے تھے،اورآپ کے آنسو آپ کے چہرے پر بہتے رہتے تھے۔

---

(٦٧)صفة الصفوة ٣ / ٣٣٠، الرقة والبكاء لابن قدامة ص ٣٣٢، والرقة والبكاء للمؤلف ص ٢٠٢ رقم ٢٥٨۔

(٦٨)الرقة والبكاء للمؤلف ص ١٨٣ رقم ٢٢٢، صفة الصفوة ٣٢٩/٣۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تمنا

(٦٩)-حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی سے یہ کہتے ہوئے سنا:

سمعَ عمرُ بن عبدالعزيز رجلًا يقول: عدلَ والله عمرُ بن عبدالعزيز في الامَّة.

قال: فبكى عمر وقال: وددتُ واللهِ انه كما قلتَ، ومن لعمرَ بالذي قلتَ رحمكَ الله؟(٦٩)

خدا کی قسم عمر بن عبدالعزیز نے امت میں انصاف کیا، تو حضرت عمر رو پڑے اور فرمایا میں بھی خدا کی قسم ایسا ہی چاہتا ہوں جیسا تم نے کہا ہے جو بات تم نے کہی ہے اللہ تم پر رحم کرے، اس کی گواہی کون دے گا۔

حضرت اویس قرنیؒ کی خواہش

(٧٠)-حضرت حکم بن عتیبہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں:

مرَّ اويس القرني على قصَّارٍ في يومٍ شديدِ البردِ وهو قائمٌ الى اصلِ فخذيهِ في الماء، فقال له اويس بيدهِ هكذا، وبسطَ يدَهُ فحرَّكها رحمةً له ومن قيامهِ في الماء، فقال له القصّار: يا اويس، ليت تلك الشجرةَ لم تُخلق!(٧٠)

---

(٦٩)المتمنين لابی بكر عبد الله بن محمد بن ابی الدنيا۔(رقم ٦٩)

(٧٠)العقوبات للمؤلف ص ٨٣،رقم ١٢٦۔

جو سلمانیین کے قبیلہ مراد سے تعلق رکھتے تھے، کنیت ابو عبداللہ تھی، فرماتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی شدید سردی کے دن میں ایک دھوبی کے پاس سے گزرے جب کہ وہ رانوں تک پانی میں کھڑا تھا، اس سے حضرت اویس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا اس طرح، اور پھر اپنا ہاتھ پھیلایا، اوزاس کے لئے رحمت کی دعا کی اور اس لئے بھی اس کے لئے دعا کی کہ وہ پانی میں کھڑا تھا، تو آپ سے اس دھوبی نے عرض کیا اے اویس کاش کہ وہ درخت پیدا نہ کیا جاتا۔

(فائدہ) اس درخت سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کا وہ درخت ہے جس سے آپ نے پھل کھایا تھا، اس سے کہنے والے کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ درخت نہ کھایا جاتا تو ہم سب جنت میں ہوتے، اور دنیا میں یہ تکلیف سردی کا برداشت کرنا وغیرہ اس میں ہم مبتلا نہ ہوتے۔

حضرت مالک بن دینار کی خواہش

(۷۱)-حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں:

یا لیتنی لم اُخلَق، فاذا خُلقتُ متُّ صغیراً، ویا لیتنی اذ لم امتُ صغیراً عُمِّرتُ حتی اعملَ فی خلاصِ نفسی.(۷۱)

کاش کہ میں پیدا نہ کیا جاتا، اور جب میں پیدا کیا گیا تو بچپن ہی میں مر جاتا کاش کہ اگر میں بچپن میں نہیں مرا تو ایسا عمل کر لیتا کہ میں اپنے آپ کو چھڑا لیتا۔

(۷۱)المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم ۷۱)

حضرت عثمانؓ کی خواہش

(۷۲)- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لو وقفتُ بين الجنة والنار، فخُيِّرْتُ بين ان اصيرَ رماداً او أُخَيَّرَ الىٰ اىِّ الدارين اصير، لاخترتُ ان اكونَ رماداً!(۷۲)

اگر مجھے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کردیا جائے اور مجھے اختیار دے دیا جائے کہ راکھ ہو جاؤں یا میں ان دونوں جگہوں میں سے کوئی ایک جگہ کی طرف جانا اختیار کروں تو میں راکھ ہونے کو اختیار کروں گا۔

حضرت ابن عمرؓ کی خواہش

(۷۳)- حضرت امام زہری فرماتے ہیں:

كان ابنُ عمر جالساً ومعه رجلٌ، فقال: تمنَّه.

قال: لا افعل!

قال ابن عمر: لكني وددتُ ان لي مثلَ أُحدٍ ذهباً، احصي عددَهُ واؤدِّي زكاته!(۷۳)

کہ حضرت عبداللہ بن عمر بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی آپ کے ساتھ تھا، حضرت ابن عمر نے فرمایا، کوئی تمنا کرو، اس نے کہا میں تو کوئی تمنا نہیں کر سکتا، تو حضرت ابن عمر نے فرمایا، لیکن میں تمنا کر سکتا ہوں کہ میرے لئے احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا اور میں اس کو شمار کرتا اور اس کی زکوٰۃ ادا کرتا۔

---

(۷۲) الزهد للامام احمد ۲/ ۴۲، حلية الاولياء ۱/ ۶۰۔

(۷۳) المتمنين لابی بكر عبد الله بن محمد بن ابی الدنيا۔ (رقم ۷۳)

حضرت مالک بن دینار کی خواہش

(۷۴)-حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں:

ما يسرُّني انَّ لی من الجسرِ الی خراسان ببَعُرة، وربما قال: بنَوَاة!

قال: وما يسرُّني انَّ لی من الخيلِ الی الابُلَّة ببعرة ، وربما قال: بنوَاة!

ثم يقبِل علينا فيقول: واللهِ ان كنتُ انما اردتكم لهذا انی لشقی!(۷۴)

مجھے یہ بات پسند نہیں کہ جسر مقام سے لے کر خراسان تک میری ملکیت میں ایک مینگنی ہو اور کبھی یہ فرماتے تھے کہ ایک گٹھلی ہو۔

اور فرمایا مجھے یہ بات بھی پسند نہیں کہ خیل شہر سے اُبلّہ شہر تک میری ملکیت میں ایک مینگنی ہو، اور کبھی یوں فرمایا کہ ایک گٹھلی ہو پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر کے فرمایا خدا کی قسم میرا اس بات سے یہی مقصود ہے کہ شاید میں بدبخت ہوں۔

حضرت عبدالواحد بن زید کی خواہش

(۷۵)-حضرت عبدالواحد بن زید نے کئی مرتبہ فرمایا:

---

(٧٤)المتمنين لابی بكر ابن ابی الدنيا۔(رقم٧٤)

يعنی أنه تعس غير سعيد فی هذه الحياة، ولا يريد منها مآ ولا سلطاناً ولا شهوة، كما دلت علی ذلك سيرته وأقوال له فی ذلك عند احتضاره۔

ما يسرُّني انَّ لي جميعَ ما حوتِ البصرةُ من الاموالِ والثمرةِ بفلسين!(۷۵)

مجھے یہ بات پسند نہیں کہ بصرہ میں جو مال دولت اور پھل وغیرہ ہیں ان کے بدلے میں مجھے دو پیسے مل جائیں۔

حضرت سفیان بن عصفری کی خواہش

(۷۶)-حضرت سفیان بن عُصفری نے بشر بن منصور سے عرض کیا:

فقال: لئن تندُرا - واشارَ الی عینیه - احبُّ إلیّ من ذلک.(۷۶)

آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کو ایک لاکھ درہم مل جائیں، فرمایا اگر میری یہ آنکھیں گر جائیں مجھے ان ایک لاکھ درہموں کے بدلے میں یہ زیادہ پسند ہوں گی۔

حضرت عطاء سلیمیؒ کی خواہش

(۷۷)-حضرت مرجیؒ بن وداع الرّاسبی فرماتے ہیں:

دخلنا علی عطاءِ السلیمی وهو یُوقِدُ تحت قِدْرٍ له، فقال له بعضُنا : یا عطاءُ ، ایسرُّک انک حُرِّقْتَ بهذه النارِ ولم تُبعث؟ قال : وتصدِّقونی ؟ فواللهِ لوددتُ انی حُرِّقْتُ بها، ثم أُخرجتُ، ثم أُحرقتُ، ثم أُخرجت ، ثم أُحرقتُ، وانی لم

(۷۵)حلیة الاولیاء ۱۵۷/۶۔

(۷٦)حلیة الاولیاء ۲٤۰/٦۔

ابُعث!(۷۷)

ہم حضرت عطاء سلیمی کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے، ہم میں سے کسی نے کہا اے عطاء کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کو یہ آگ جلا دے اور آپ قیامت کے دن زندہ نہ ہوں، فرمایا کیا تم مجھ سے سچ کہہ رہے ہو خدا کی قسم مجھے پسند ہے کہ میں اس آگ میں جل جاؤں، پھر نکالا جاؤں، پھر جاؤں، پھر نکالا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور میں زندہ کھڑا نہ ہوں۔

(فائدہ) حضرت عطاء کی یہ خواہش قیامت کے دن حساب کے خوف کی وجہ سے تھی یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اس کو پسند کرتے تھے اور یہی نظریہ رکھتے تھے۔

یہ تمام خصائل حضرت حسن بصری میں جمع تھے

(۷۸)-حضرت حجاج الأسود اپنے زمانہ کے افضل حضرات میں سے تھے فرماتے ہیں:

تمنّٰی رجلٌ فقال: لیت انی بزهدِ الحسن، وورعِ ابن سیرین، وفقه سعید بن المسیَّب، وعبادةِ عامر بن عبد قیس!

قال روح: وذکر مطرِّفاً بشیءٍ لا احفظه.

قال: فنظروا فی هذه الخصال، فوجدوها کلّها کاملةً فی الحسن!(۷۸)

---

(۷۷)حلیة الاولیاء ۶/۲۱۶۔

(۷۸)المتمنین لابی بکر عبد اللّٰه بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۷۸)

ایک آدمی نے تمنا کی اور کہا کہ کاش، مجھے حضرت حسن بصریؒ کا زہد۔ اور حضرت ابن سیرین کی پرہیز گاری اور حضرت سعید بن مسیب کی فقہ اور حضرت عامر بن عبد قیس کی عبادت مل جاتی تو حضرت روح (جو اس بات کے راوی ہیں) فرماتے ہیں پھر حضرت مطرف بن عبداللہ کو کچھ بات کی لیکن مجھے وہ یاد نہیں ہے، حضرت روح فرماتے ہیں ان ساری خصلتوں کے بارے میں جب علماء نے غور کیا تو یہ ساری خصلتیں کامل طور پر حضرت حسن بصری میں پائی جاتی تھیں۔

حضرت حسن بصری کی خواہش

(۷۹)-حضرت ہشام بن حسان فرماتے ہیں:

دخلَ الحسنُ المسجد، قال: فسمع اصواتاً فقال: ما هذه الاصوات؟

فقالوا: ثقيفٌ تختصمُ في عُقدها.

فقال: ما يسرُّني انَّ لي كلَّ عقدةٍ كلٌّ يُعطىٰ بملءِ زَبيلٍ من تراب. (۷۹)

حسن بصری مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ آوازیں سنیں فرمایا یہ کیا آوازیں ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ قبیلہ ثقیف کے لوگ اپنے معاملات میں الجھ رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مٹی کی ایک بھری ہوئی زنبیل کے بدلے میں مجھے ایک سودا ہی حاصل ہو جائے۔

---

(۷۹)وهي ما يمتلكه الإنسان من ضيعة أو عقار، متاع أو مال۔

حضرت زیاد بن ابی زیاد کی خواہش

(۸۰)-حضرت زیاد ابن ابی زیاد فرماتے ہیں:

انما قوتی فی الدنیا نصفُ مُدٍّ فی الیوم ، وانما لباسی ما سترَ عورتی، وانما بیتی ما اکنَّ راسی. واللّٰہ لوددتُ انه حمانی من الآخرةِ ولا اُعَذَّبُ بالنار. (۸۰)

میری دنیا میں روزی ایک دن کی آدھامد ہے اور میرا لباس اتنا ہے جس سے میرا ننگ چھپ جائے اور میرا گھر اتنا ہے جس سے میں اپنا سر چھپا لوں، خدا کی قسم میری خواہش ہے کہ مجھے وہ آخرت میں تکلیف سے بچالیں، اور مجھے آگ کا عذاب نہ ہو۔

(فائدہ) آدھامد کا وزن ایک پاؤ ہوتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض کی خواہشات

(۸۱)-حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا:

لو ان الدنیا بحذافیرها عرضت علیَّ حلالاً لا اُحاسبُ بها فی الآخرة؛ لمکثتُ اتقذَّرُها کما یتقذَّرُ احدکم الجیفةَ اذا مرَّبها ان تُصیبَ ثوبَهُ!! (۸۱)

اگر ساری دنیا مجھ پر حلال کر کے پیش کردی جائے اور آخرت میں مجھ

---

(۸۰)المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم ۸۰)

(۸۱)حلیة الاولیاء ۸/۸۹۔

سے اس کے متعلق کوئی حساب نہ ہوتو بھی میں اسی طرح سے اس سے گھن کھاؤں گا جس طرح سے تم میں سے کوئی ایک مردار کے پاس سے گزرے تو اس سے گھن کھاتا ہے کہ اس کے کپڑے کو اس مردار کی کوئی چیز لگ نہ جائے۔

(۸۲)-حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا:

وعزَّته لو ادخلنی النارَ فصرتُ فیها ما یئِستُه!(۸۲)

مجھے اپنے رب کے غلبے کی قسم اگر وہ مجھے جہنم میں بھی داخل کردے اور میں جہنم میں چلا جاؤں تب بھی میں اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہوں گا۔

(۸۳-حدیث) حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا:

لو خُیِّرتُ بین ان اموتَ فاری القیامةَ واهوالَها والبعث والحسابَ ثم ادخلَ الجنة، وبین ان اکونَ کلباً فاعیشَ مع الکلابِ عمری حتی اموتَ ثم اصیرَ تراباً؛ لاخترتُ ان اکونَ کلباً حتی اموتَ ثم اصیرَ تراباً ولا اری الجنةَ ولا النار، هنیئاً الجنةُ لاهلها، الیسَ لا اری القیامةَ ولا أهوالها؟!(۸۳)

اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں مر جاؤں اور میں قیامت اور اس کی ہولناکیوں اور دوبارہ جی اٹھنے کو اور حساب کو دیکھ لوں، پھر جنت میں چلا جاؤں اور اس بارنے میں بھی مجھے اختیار دیا جائے کہ میں کتا بن کر کتوں کے ساتھ اپنی عمر گذاروں پھر مر جاؤں، پھر مٹی ہو جاؤں تو میں کتا ہو کر مر جانے کو پھر مٹی ہو جانے کو اختیار کروں گا، اور وہ بھی اس طرح سے کہ نہ جنت کو

---

(۸۲)المصدر السابق ۸۸/۸۔

(۸۳)ورد مختصراً فی حلیة الاولیاء ۸۴/۸۔

دیکھوں نہ دوزخ کو، مبارک ہو جنت والوں کے لیے حالانکہ میں نے نہ قیامت کو دیکھا ہے اور نہ اس کی ہولناکیوں کو۔

حضرت ابوعبداللہ ساجی کی تمنا

(۸۴)- حضرت احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبداللہ ساجی سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

تدری ایَّ شیءٍ قلتُ البارحة؟

قلت: قبیحٌ لعُبَیدٍ ذلیلٍ مثلی یعلمُ عظیماً مثلک ما لا یُعلم! انک لتعلمُ لو ان الدنیا عُرضتُ علیَّ منذ یومِ خُلقتُ الی ان تفنی اتنعَّمُ فیها حلالًا لا اسالُ عنه یومَ القیامة وبین ان تخرجَ نفسی، لاخترتُ ان تخرجَ نفسی الساعة!

قال احمد: ثم قال: اما تحبُّ ان تلقی من تطیع!(۸۴)

تجھے پتہ ہے کل رات میری کیا خواہش تھی، میں نے کہا میرے جیسے ایک کم تر غلام کے لئے یہ بڑی بات ہے جو آپ جیسے عظیم آدمی کی اس بات کو جانے جس کا پتہ نہیں، آپ کو علم ہے اگر دنیا مجھ پر پیش کی جائے، جب سے پیدا ہوئی تھی، یہاں تک کہ وہ فنا ہو جائے، مکمل کی مکمل اور میں بطور اس میں حلال کے عیش وعشرت سے رہوں۔ اور مجھے اس کے بارے میں قیامت کے دن نہ پوچھا جائے، اور اس کے ساتھ مجھے یہ بھی اختیار مل جائے، کہ میری جان نکل جائے تو میں پسند کروں گا کہ میری جان ابھی نکل جائے، حضرت احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ پھر حضرت ابوعبداللہ الساجی نے فرمایا کیا تجھے

(۸٤) حلیة الاولیاء ۳۱۱/۹۔

پسند ہے کہ تم ایسی ذات سے ملو جس کی تم فرمانبرداری کرتے ہو۔

حضرت عمرؓ کی خواہش

(۸۵)-حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

دخلَ عليٌّ علٰی عمرَ - رضی اللہ عنہما - وھو مسجًّی بثوبٍ فقال:

مـا احـبُّ ان القـیٰ اللہَ بـصـحیـفةِ احدٍ الا بصحیفةِ ھذا المسجَّی. (۸۵)

کہ حضرت علی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جب کہ حضرت عمر نے اپنا منہ کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا تو حضرت علی نے فرمایا مجھے پسند نہیں کہ میں اللہ کے پاس کسی کے اعمالنامے کے ساتھ جاؤں مگر اس اپنے منہ کو پردے میں چھپانے والے کے اعمال نامے کے ساتھ جانے کو پسند کرتا ہوں۔

حضرت مالک بن مغول کی خواہش

(۸٦)-حضرت مالک بن مِغْوَل فرماتے ہیں:

وددتُ انی شعرةٌ فی صدر ابی بکر، رضی اللہ عنھما. (۸٦)

کہ حضرت عمر نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینے کا ایک بال بن جاؤں۔

---

(۸۵)المتمنین لابی بکر عبد اللّٰہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۸۵)

(۸٦)المتمنین لابی بکر عبد اللّٰہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۸٦)

حضرت حسن بصری کی خواہش

(۸۷)-حضرت حسن بن ابی الحسن (یعنی حضرت حسن بصریؒ) فرماتے ہیں:

لو ددتُ انی من الجنةِ حیث اریٰ ابا بکرٍ رضی الله عنه!(۸۷)

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں جنت میں ایسی جگہ رہوں، جہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا رہوں۔

(۸۸)-حضرت ابوعمران الجونی فرماتے ہیں: کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

لو ددتُ انی شعرةٌ فی صدرِ ابی بکر، رضی الله عنها.(۸۸)

میری خواہش ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینے کا ایک بال بن جاؤں۔

(۸۹)-حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں: کہ حضرت طلحہ الیامیؒ نے خواہش ظاہر فرمائی کہ

لیت انها قُطعت من هاهنا - یعنی یدیه من المرفقین - وانی لم اکن شهدتُ الجماجم!(۸۹)

کاش کہ مجھے یہاں یعنی ہاتھوں سے کہنیوں تک کاٹ دیا جائے، لیکن

---

(۸۷)المتمنین لابی بکر عبد الله بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۸۷)

(۸۸)المتمنین لابی بکر عبد الله بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم ۸۸)

(۸۹)وقعة دیر الجماجم کانت فی سنة ۸۲-۸۳ھ بین عبدالرحمن بن محمد بن الأشعث (ت ۸۵ھ) وبین الحجاج، وكان الحجاج قد اتهمه بالضعف بعد أن غزا الترك فيما وراء سجستان .. ثم تطوروت الأمور فبايع =

میں جماجم کی جنگ میں شریک نہ ہوں۔

(فائدہ) جماجم کی جنگ ۸۲ھ، ۸۳ھ میں عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث اور حجاج بن یوسف کے درمیان واقع ہوئی تھی، حجاج بن یوسف نے حضرت طلحہ الیامی کو ضعف کا طعنہ دیا تھا، جب کہ وہ سجستان کے بعد ترکوں کے علاقے میں جا کر کے لڑے تھے، اس پر حضرت طلحہ الیامی نے یہ جواب دیا مقصد یہ تھا کہ میں اس جنگ میں شریک نہیں ہونا چاہتا۔

حضرت مطرف کی خواہش

(۹۰)-حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر فرماتے ہیں:

لو اتانی آتٍ من ربّی یُخبرنی بان یخیّرنی فی الجنةِ انا او فی النار وبین ان اصیرَ ترابا؛ لاخترتُ ان اصیرَ ترابا!(۹۰)

اگر میرے پاس میرے رب کی طرف سے کوئی آنے والا آ جائے اور مجھے خبر دے کہ اس نے مجھے جنت میں یا جہنم میں جانے کا اختیار دیا ہے، اور اس کا بھی اختیار دیا ہے کہ میں مٹی ہو جاؤں تو میں مٹی ہو جانے کو اختیار کروں گا۔

=أهل العراق ابن الأشعث، بينهم القراء وأهل الدنور .. وكان جيشه ستين ألفا .. وأخيراً هُزم .. ينظر الكامل فى التاريخ لابن الأثير ٤ /٨١۔ وانظر الفقرتين (١٣٢)، (١٣٩)۔

(٩٠)شعب الايمان ١/ ٥٢٠ رقم ٩١٢، الزهد للامام احمد ٢ /١٩٣، حلية الاولياء ٢/ ١٩٩۔ ویاتی بروایة اخری فی الفقرة (١٤٠)۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تمنا اور انعام

(۹۱)-حضرت عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں:

ان ابا بکر الصديقَ - رضى الله عنه - ذكرَ ذات يومٍ اهوالَ يومِ القيامة، وفكّر فيها، حتى ذكرَ الموازينَ اذا نُصبت، والجنةَ اذا ازلفت، والنارَ حين ابرزت، وصفوفَ الملائكة، وطيَّ السماوات، ونسفَ الجبال، وتكويرَ الشمس، وانتثارَ الكواكب، فقال:

وددتُ انى كنتُ خَضِراً من هذه الخضَر، تاتى علىَّ بهيمةٌ فتاكلنى!

فذكرَ ذلک للنبيِّ ﷺ، فنزلت: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾.(۹۱)

کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک دن قیامت کی ہولناکیوں کو یاد کیا اس میں فکر کیا، اعمال ناموں کے لئے میزان کے نصب کردیئے جانے کو یاد کیا اور جہنم کے ظاہر کردیئے جانے کو، اور جنت کے قریب کردیئے جانے کو اور صفوں کے قائم کردیئے جانے کو۔ اور آسمانوں کے لپیٹ دیئے جانے کو اور پہاڑوں کے دھنسا دیئے جانے کو اور سورج کے بے نور کردیئے جانے کو اور ستاروں کے جھاڑ دیئے جانے کو تو فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ

---

(۹۱)سورة الرحمن، الآية ٤٦ـ

رواه أبو الشيخ فى العظمة ١/ ٣٠٧-٣٠٨ رقم ٥١ عن عطاء ـ بسند آخر إليه ـ، وابن أبى حاتم، كما ذكره السيوطى فى الدر المنثور ٦/ ٢٠١ـ

میں اس سبز درخت کا ایک پتہ ہوتا میرے پاس کوئی جانور آتا مجھے کھا جاتا، پھر جب یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ.﴾

(ترجمہ) اور جو شخص اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

حضرت ابوبکر کی ایک اور تمنا

(۹۲)-حضرت حسن بصری فرماتے ہیں:

ابصرَ ابو بكرٍ - رضى الله عنه - طائراً واقعاً على شجرة، فقال: طوبىٰ لك يا طائر، تاكلُ الثمر، وتقعُ على الشجر. وددتُ انى ثمرةٌ يَنْقُرُها الطير. (۱/۹۲)

قال: وبلغنى عن الحسن قال: تمنّوا وتمنّوا، فلمّا فاتهم جَدُّوا. (۲/۹۲)

کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو دیکھا جو ایک درخت پر بیٹھا ہوا تھا، تو فرمایا اے پرندے تجھے خوشخبری ہو تو پھل کھاتا ہے، درخت پر بیٹھتا ہے میں بھی خواہش کرتا ہوں کہ مجھے بھی کوئی پرندہ چونچ میں اٹھا کر کھا جاتا، حضرت حزم بن حزم القطعی فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن بصری

(۱/۹۲) شعب الإيمان ۱/۴۸۵، الزهد لابن المبارك ص ۸۱ رقم ۲۴۰۔ وانظر الفقرات (۹) و(۴۱) و(۱۱۶)۔

(۲/۹۲) الزهد لابن المبارك ص ۸۱ رقم ۲۴۲۔

سے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا تمنا کرو جب تمنا نہ کرسکو تو پھر تم آخرت کی تیاری کرو۔

حضرت عمرو بن العاص کی موت کے وقت تمنا

(۹۳)-حضرت معاویہ بن محمد بن عبداللہ بن بجیر بن ریسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

لـمّـا حضرتْ عمرَو بن العاصِ الوفاةُ قال له ابنُه : یا ابتاه ، انک کـنـت تـقـولُ لـنـا: یا لیتنی کنتُ اَلقیٰ رجلًا عاقلًا عند نـزولِ الـموتِ حتـی یصفَ لی ما یجد، وانت ذلک الرجل، فصف لی الموت!

قال: یا بني ، واللہ لکان جنبیَّ فی تخت ، وکانی اتنفَّسُ من سَمِّ ابرة ، وکان غصنَ شوکٍ یُجَرُّ به من قدمیَّ الی ھامتی!

ثم قال:

لیتـنـی کـنـتُ قبـل مـا قد بدالی
فـی قِـلالِ الـجبال ارعی الوعولا

واللہِ لیتـنـی کـنـتُ حیضـاً عـرکتـنی الاماءُ بـدَرِیْـبِ الاذخر!(۹۳)

---

(۹۳)والخبر فی طبقات ابن سعد ٤/٢٦٠، والتعازی والمراثی ص ٢٢٨، وکتاب المحتضرین ص ٩٣رقم١٠٣۔

والبیت المذکور لأمیة بن ابی الصلت، قاله وھو فی الموت ایضاً ۔ (التعازی والمراثی ص ٢٣٠)۔

کہ جب میں حضرت عمرو بن عاص کی خدمت میں ان کی وفات کے وقت حاضر ہوا تو آپ سے ان کے بیٹے نے کہا اے ابو جان آپ ہمیں کہا کرتے تھے کاش کہ میں ایسے عقل مند آدمی سے ملاقات کرتا جب اس پر موت واقع ہو رہی ہوتی، تو وہ مجھ سے بیان کرتا کہ وہ موت کو کس طرح پا رہا ہے، آپ بھی انہی سمجھ دار لوگوں میں سے ہیں آپ مجھے موت کی حالت بیان کریں، تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے خدا کی قسم مجھے ایسا لگ رہا ہے۔ جیسے میرے دونوں پہلو ایک برتن میں ہیں، اور میں سوئی کے ناکے سے سانس لے رہا ہوں اور گویا کہ میرے قدموں سے میری کھوپڑی تک کانٹے دار ایک ٹہنی ہے، جس کو کھینچا جا رہا ہے۔ پھر فرمایا:

شعر:

لَيْتَنِيْ كُنْتُ قَبْلَ مَا قَدْ بَدَالِي
فِي قِلَالِ الْجِبَالِ اَرْعَى الْوَعُوْلَا

(ترجمہ) کاش کہ موت کی حالت جو مجھے اب ظاہر ہوئی ہے اس سے پہلے میں پہاڑوں کے ٹیلوں میں پہاڑی بکرے چراتا ہوتا۔ (اور دنیا کی طرف کوئی رغبت نہ رکھتا) خدا کی قسم کاش کہ میں ماہواری ہوتا اور لونڈیاں مجھے اذخر گھاس کے ساتھ پونچھ دیتیں۔

حضرت سفیان ثوریؒ کی تمنا

(۹۴)۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں:

وددتُ انی قراتُ القرآن ثم وقفتُ ولم القَ احدًا اَرضاهُ الا

قال ذلک. (۹۴)

مجھے پسند ہے کہ میں قرآن شریف پڑھتا رہوں، اور باقی دنیاوی کاموں سے بچا رہوں، اور یہ کہ میں جس سے بھی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اس کو بھی یہی بات کہوں گا۔

(۹۵)-حضرتِ سفیان ثوری فرماتے ہیں:

ودِدتُ انی أفلتُّ من هذا الامرِ لا لی، ولا علیّ. (۹۵)

میری اس طرح سے جان چھوٹ جائے نہ مجھے کوئی ثواب ملے نہ عذاب۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خواہش

(۹۶)-حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں

یا لیتنی کنتُ نِسیاً منسیًّا قبل الذی کان من شانِ عثمان — رضی اللہ عنہ — واللہِ ما احببتُ ان یُنتَهکَ من عثمانَ امرٌ قطُّ الا انتُهِکَ منی مثلُه، حتی لو احببتُ قَتلَهُ لقُتِلت. (۹۶)

کاش کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے بھولی بسری ہو جاتی، خدا کی قسم میں اس کو پسند نہیں کرتی کہ حضرت عثمان کی کسی بھی معاملے میں ہتک کی جائے، مگر میں بھی اپنی اسی طرح سے ہتک سمجھتی ہوں،

---

(۹۴)المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۹۴)

(۹۵)حلیة الاولیاء ۳۶۳/۶، ۵۷/۷، ۶۳۔ وفی المصدر نفسه (۶/۳) من کلام ایوب السختیانی بروایة سفیان۔

(۹۶)المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۹۶)

حتی کہ میں پسند کرتی ہوں اگر وہ قتل ہوں تو مجھے قتل کیا جائے۔

جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی تمنا

(۹۷)-حضرت سلیمان بن صُرَدْ فرماتے ہیں:

دخلتُ على عليٍّ رضى الله عنه، فاستبطانى فى حربه، فقلت: ان الشوط بطين .فجعلتُ اعدهُ بطولِ الحرب، فجعل ذلک يسوؤه. فلقيتُ الحسن بن على - رضى الله عنها- فذكرتُ ذلک له فقال:

لا يغرَّنَّک ذلک منه ، فلقد رايتُه حين اخذتِ السيوفُ ماخذها من الرجالِ يَبْغون من بَغُونا يقول: يا حسن، ليتنى متُّ قبل هذا اليومِ بعشرين سنة.(۹۷)

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میری جنگ میں تاخیر ہو رہی ہے۔ میں نے کہا جنگ کا الاؤ گرم ہے، اور میں آپ کو جنگ کے طویل ہونے سے آگاہ کرر ہا تھا، اور آپ اس جنگ کے طویل ہونے کو برا محسوس کرر ہے تھے، پھر میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہا سے ملا، اور ان سے حضرت علی کی اس بات کو ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت علی کو دیکھا ہے جب ہمارے مخالفین کی تلواریں نکلی ہیں تو آپ نے فرمایا اے حسن کاش کہ میں اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو گیا ہوتا۔

(فائدہ) آپ جنگ کے طویل ہونے کو برا سمجھ رہے تھے، اس کا مقصد

---

(۹۷)ویاتی الخبر بروایة اخری فی الفقرة (۱۵۵)۔

یہ تھا کہ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی ہے، اور یہ جنگ کسی طرح سے ختم ہو جائے، چنانچہ اس روایت کے اخیر میں جو بات حضرت حسن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ میں اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو گیا ہوتا۔ اسی بات کی وضاحت کر رہی ہے۔

(فائدہ دوم) ایک شخص نے حضرت شریک سے کہا مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس بات کے بارے میں بتاؤ، جو انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسن سے کہی تھی، کہ کاش تیرا باپ اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو چکا ہوتا، کیا انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسن سے یہ بات اپنے معاملہ میں شک کی وجہ سے کہی تھی؟ تو اس سے حضرت شریک نے فرمایا کہ مجھے حضرت مریم علیہ السلام کے اس قول کے بارے میں بتاؤ کہ انہوں نے فرمایا تھا:

يٰلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا. (سورة مريم-۲۳)

(ترجمہ) کاش کہ میں اس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جننے کے واقعہ) سے پہلے مرگئی ہوتی۔

کیا حضرت مریم نے یہ بات کہی تھی تو ان کو اپنی پاکدامنی پہ شک تھا؟ تو اس پر وہ آدمی خاموش رہ گیا یہ روایت نثر الدرر ۲/۱۶۶ میں مروی ہے۔ اور یہ روایت جو ابن ابی الدنیا نے ۹۷ نمبر پر روایت کی ہے اس کے ہم معنی ایک اور روایت اسی کتاب میں ۱۵۵ نمبر پر بھی آرہی ہے۔

(۹۸)- حضرت لیث بن ابی سلیم نے حضرت طلحہ بن مصرف کا ذکر کیا:

ان عليًّا - رضي الله عنه - اجلسَ طلحةَ يومَ الجمل، فجعلَ يمسحُ الترابَ عن وجهِهِ، ثم التفتَ الى الحسن فقال:

ووددتُ انی متُّ قبلَ هذا الیومِ بکذا و کذا.(۹۸)

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل میں بٹھایا اور اپنے چہرے سے مٹی پونچھ رہے تھے، پھر اپنے بیٹے حسن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، اس دن سے اتنا اور اتنا پہلے مر چکا ہوتا۔

ابن مسعودؓ کی تمنا! کاش اس پرندے کی جگہ میں ہوتا

(۹۹)-حضرت عدسہ الطائی فرماتے ہیں:

اتی عبدُ اللہ بطیرٍ صِیدَ فی شرافٍ فقال: لوددتُ انی بحیثُ صِیدَ ھذا الطیرُ، لا اکلِّمُ بشرًا ولا یکلِّمنی ، حتی القیٰ اللہَ عزَّوجل.(۹۹)

کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک پرندہ لایا گیا، جو چشمہ شراف کی جگہ سے قید کیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا کاش کہ میں اس پرندے کی جگہ خود شکار ہو گیا ہوتا، نہ کسی آدمی سے بات کرتا اور نہ وہ مجھ سے بات کرتا، حتی کہ میں اللہ عزوجل کے پاس پہنچ جاتا۔

---

(۹۸)المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۹۸)۔

(۹۹)الطبقات الکبری لابن سعد ۶/۲۰۲، الزھد لابن المبارک (روایة ابی نعیم) ص ٤ رقم ۱۳، الزھد لوکیع رقم ۲۵۷، الزھد لھناد ۳/۱۱۷ رقم ۱۲۵۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۹/۱٦٥ رقم ۸۷۵۸ وذکر الھیثمی ان رجال الطبرانی ثقة رجال الصحیح غیر عدسة الطائی، وھو ثقة ۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۰۷، مصنف ابن ابی شیبة ۱۳/۳۰۲ رقم ۱٦٤۱۷، الزھد الکبیر للبیھقی ص ۹۳رقم ۱۱۹۔

حضرت حذیفہؓ کی اللہ کیلئے خلوت کی تمنا

(۱۰۰)-حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

واللہ لوددتُ ان لی انساناً یکونُ فی مالی، ثم اغلقُ علیَّ باباً، فلا یدخلُ علیَّ احدٌ حتی الحقَ باللہ عزَّوجل.(۱۰۰)

خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی آدمی ہوتا جو میرے مال کی نگرانی کرتا اور میں اپنے اوپر دروازے کو بند کر دیتا اور کوئی میرے پاس نہ آسکتا حتیٰ کہ میں اللہ عزوجل کے پاس حاضر ہو جاتا۔

امام ابن ابی الدنیا اور ان کے والد کی تمنا

(۱۰۱)-امام ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ شعر سنائے میں نے بھی ان کے سامنے سوادہ بن زید بن عدی بن زید کے شعر پڑھے:

لیت ما فات من شبابی یعودُ
کیف والشیبُ کلَّ یومٍ یزیدُ

من همومٍ طوارقٍ تعترینی
وهناتٍ یشیبُ منها الولیدُ

بَدَّلَتْ بالسوادِ منی بیاضاً

---

(۱۰۰)الزهد لابن المبارک (روایة ابی نعیم) ص۵ رقم ۲۰، الزهد لهناد ۱۰۸/۳ رقم ۱۲۵۰۔

لِــمَّتــی فـــالـفـؤادُ مـنـی عـمـیـدُ

شابَ راسی کذا و ارؤسُ صَحُبی
حــالـکـــاتٌ مثـل الـعـنـاقید سودُ

فـعـلـی ذاک تسـقطُ النفسُ منی
حســـراتٍ ویــکـثــرُ التسهـیـدُ

صـــاحِ ان کـنـتُ عـــالـمـاً فـاعنِّی
انـــمـــا یــرشـدُ الـغـویَّ الـرشـیـدُ

هــل دواءٌ عـلـمـتَ یُشـریٰ بمـالٍ
مــن طــریفٍ وتـــالـدٍ مـوجـودُ

یَـصُرِفُ الشیبَ عن مفارقِ راسی
کــان جـلّی یزینهُ التجعیدُ(۱۰۱)

(ترجمہ)

۱-کاش کہ جو کچھ میری جوانی سے چلا گیا ہے واپس آجائے، لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے، بڑھاپا تو ہردن بڑھ رہا ہے۔

۲-پیش آنے والے غموں کی وجہ سے اور فساد اور شر کی وجہ سے بچہ بھی بوڑھا ہوجاتا ہے۔

(۱۰۱)المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۱۰۱)

۳- سیاہی کی بجائے میری زلفیں سفید ہو گئی ہیں، اور میرا دل بھی بغیر سہارا لگائے نہیں رہ سکتا۔

۴- اسی طرح میرا سر بھی بوڑھا ہو گیا ہے میں نے اپنے دوستوں کو سردار بنا دیا ہے، میرے حالات سیاہ ٹہنیوں کی طرح سیاہ ہو گئے ہیں۔

۵- اسی حالت پر میرا نفس بھی حسرتوں کی صورت میں گھرا ہوا ہے، اور کثرت سے نیند میں ہے۔

٦- اے دوست اگر تو جانتا ہے تو میری مدد کر، بلا شبہ درست راہ پر چلنے والا بھٹکے ہوئے کی راہنمائی کرتا ہے۔

۷- کیا کوئی ایسی دوا ہے جس کو تو جانتا ہو، نئے اور پرانے موجود مال سے اس کو خریدا جا سکے۔

۸- جو میرے سر کی دونوں مانگوں کے بڑھاپے کو واپس ان مزین گھنگھریالے بالوں کی حالت میں بدل دے۔

کاش جہنم سے بچ جاؤں اور راکھ بن جاؤں (داود طائیؒ)

(۱۰۲)- حضرت داود طائی رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

ما سالتُ اللهَ الجنةَ قطُّ الا وانا مستحی منه، ولوددتُ انی انجو من النار واصیرُ رماداً.

وكان يقول: قد مللنا الحياةَ لكثرةِ ما نقترفُ من الذنوب.(۱۰۲)

(۱۰۲)المتمنين لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم ۱۰۲)

میں نے اللہ تعالیٰ سے جنت کبھی نہیں مانگی، مجھے اس سے حیا آتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ میں جہنم سے نجات پالوں، اور میں پاک ہو جاؤں آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے، ہمیں ہمارے کثرت سے گناہوں کے مرتکب ہونے کی وجہ سے زندگی نے اکتاہٹ میں ڈال دیا ہے۔

آج میرا دل موت کی تمنا کرتا ہے (سفیان ثوریؒ)

(۱۰۳)۔حضرت سعد بن صدقہ ابو مھلھل نے فرمایا:

اخذ بیدی سفیانُ الثوری یوماً فاخرجنی الی الجَبّان، فاعتزلْنا ناحیةً عن طریقِ الناس، فبکی ثم قال:

یا ابا مهلهل، وددتُ انی لم اکنْ کتبتُ من هذا العلمِ حرفاً واحداً الا مالا بدَّ للرجلِ منه!

قال :ثم بکی، ثم قال: یا ابا مهلهل، قد کنتُ قبلَ الیومِ اکرهُ الموت، فقلبی الیومَ یتمنّی الموت وان لم ینطقْ به لسانی.

قلت: ولِمَ ذاک؟

قال: لتغیُّر الناسِ وفسادهم!(۱۰۳)

حضرت سفیان ثوری نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے قبرستان کی طرف لے گئے، چنانچہ ہم لوگوں کے راستے سے ایک طرف ہٹ گئے پھر وہ رونے لگے اور فرمایا اے ابومہلہل میں پسند کرتا ہوں کہ میں نے اس علم کا کوئی ایک حرف بھی نہ لکھا ہوتا مگر وہ چیزیں جو دین کے اعتبار سے انسان کے لئے ضروری ہیں، پھر وہ رو پڑے اور فرمایا اے ابومہلہل میں اس دن

(۱۰۳)المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۱۰۳)۔

سے پہلے موت کو ناپسند کرتا تھا، مگر آج میرا دل موت کی تمنا کرتا ہے، اگرچہ میری زبان پر یہ بات نہیں آتی، میں نے کہا کیوں، فرمایا کیونکہ لوگ بدل گئے ہیں، اور ان میں بگاڑ آگیا ہے۔

آدمی دوسرے کی موت کی جگہ اپنی موت کی تمنا کرے گا

(۱۰۴)۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيَاتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَاتِي الرَّجُلَ الْقَبْرَ يَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ وَيَتَمَنَّى اَن يَكُوْنَ صَاحِبَهُ!

قال الاعمش: فذكرتُ هذا الحديثَ لابراهيم، فذكر عن عبدالله مثله، وزادني فيه: "**ليس به حبُّ للقاء الله عزّوجل**".(۱۰۴)

---

(۱۰۴)الحديث الذى اورده المصنف موقوفاً على ابى هريرة رضى الله عنه ياتى مرفوعاً فى الرقمين (۱۲٦) و(۱۲۷)، كما اورده موقوفاً على ابى هريرة فى كتابه المحتضرين ص ۲۰٤ رقم ۲۸۸ وتم تخريجه هناك۔ لكن ليس فى هذه الروايات الثلاث لفظ "يتمرّغ" بل ورد هذا مرفوعاً منه - رضى الله عنه - فى صحيح مسلم، ولفظه: "والذى نفسى بيده لا تذهب الدنيا حتى يمرّ الرجلُ على القبر فيتمرّغ عليه ويقول: يا ليتنى كنتُ مكان صاحب هذا القبر، وليس به الدِّين الا البلاء" كتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يمرّ الرجل بقبر الرجل ....۱۸۲/۸-۱۸۳۔

اما ما ذكره الاعمش عن ابن مسعود فقد رواه الحاكم فى المستدرك ٤٥٤/٤ وقال: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبى فى التلخيص۔ وقال فى مجمع الزوائد (۲۸٥/۷): رواه الطبرانى باسنادين، رجال احدهما رجال الصحيح، غير ابى الزعراء الكبير، وثقه ابن حبان وضعفه غيره۔ (قلت: وابو الزعراء فى سند الحاكم ايضاً۔)

والزيادة المذكورة فيه قوله ﷺ: "ما به حبُّ لقاءِ الله لما يرى من شدة البلاء"۔

(ترجمہ) لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، کہ ایک شخص قبر پر جائے گا، وہاں لوٹ پوٹ ہوگا، جس طرح سے جانور مٹی پر لوٹ پوٹ ہوتا ہے، اور وہ تمنا کرے گا کاش کہ وہ اس قبر والے کی جگہ ہوتا، امام اعمش فرماتے ہیں، میں نے یہ حدیث حضرت ابراہیم نخعی کے سامنے پیش کی تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ایسے ہی اس حدیث کو روایت کر کے آگے فرمایا کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے۔

لَيُسَ بِهٖ حُبٌّ للقاء اللهِ عَزَّوَجل.

(ترجمہ) اس کو اس خواہش کرنے میں اللہ پاک کی ملاقات کی خواہش نہیں ہوگی۔ (بلکہ وہ دنیا کے فتنوں سے اس حالت تک پہنچا ہوگا)۔

کاش میرے سینے سے علم اٹھ جائے (سفیان ثوریؒ)

(۱۰۵)-حضرت معافی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سفیان ثوری سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ

لو ددتُ ان کلّ حدیثٍ فی صدری نُسِخَ من صدری.

فقلت: یا ابا عبداللہ، ھذا العلمُ الصحیح، وھذه السنّةُ الواضحَة، تتمنّی ان یُنسخَ من صدرک؟

• قال: اسكتْ! اتریدُ ان اُوقفَ یومَ القیامةِ حتی اسالَ عن کلِّ مجلسٍ جلستُه، وعن کلِّ حدیثٍ حدَّثتُه: ایَّ شیءٍ اردتَ به؟(۱۰۵)

میں چاہتا ہوں ہر وہ حدیث جو میرے سینے میں محفوظ ہے، وہ میرے

(۱۰۵)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم۱۰۵)۔

سینے سے مٹ جائے، میں نے عرض کیا اے ابوعبداللہ یہ تو علم صحیح ہے، یہ سنت واضحہ ہے آپ تمنا کرتے ہیں کہ یہ آپ کے سینے سے مٹ جائے؟ فرمایا خاموش ہو جا تو چاہتا ہے کہ میں قیامت کے دن کھڑا ہوں، اور مجھ سے ہر اس مجلس کے بارے میں پوچھا جائے، جس میں میں بیٹھا تھا، اور ہر اس حدیث کے بارے میں حساب ہو جو میں نے بیان کی تھی کہ تم نے اس حدیث کی روایت میں اور اس مجلس کے لگانے میں کیا ارادہ کیا تھا۔

موت کی تمنا کرنے کا طریقہ

(۱۰۶)-حضرت انس بن مالک سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَایَتَمَنَّی الْمُؤمِنُ الْمَوْتُ مِن ضُرِّ اَصَابَهُ فَان کَانَ لا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیقُل: اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِی مَا کَانَتِ الْحَیَاةُ خَیر الی وَتَوَفَّنِی اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیرَ اَلی.(۱۰۶)

(ترجمہ) کوئی مومن بھی موت کی کسی مصیبت کی وجہ سے تمنا نہ کرے جو اس کو پہنچی ہو اگر ضروری مانگنا ہی ہو تو یوں کہے اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو، اور مجھے وفات دے جب وفات میرے لئے بہتر ہو۔

(۱۰۶) [illegible] بخاری فی صحیحه، کتاب الدعوات، باب الدعاء بالموت والحیاة [illegible] ۱، ومسلم فی صحیحه، کتاب الذکر والدعاء، باب کراهة تمنی [illegible] نزل به ۸/ ٦٤، وابن ماجه فی سننه، کتاب الزهد ۲/ ۱٤۲٥ رقم ٤۲٦[illegible]، وابن المبارك فی الزهد ص ۳٥۸ رقم ۱۰۱۱، والبیهقی فی الشعب ۷/ ۱۸۰ رقم ۹۹۲۰، ۱۰۱٤۸، واحمد فی المسند ۳/ ۱۷۱- والدیلمی فی الفردوس ٥/ ۱۲۷ رقم ۷۷۰۳- وغیرهم-

موت کی تمنا کون کرسکتا ہے

(۱۰۷-حدیث)-حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَایَتَمنَّ اَحَدٌ المَوتَ اَلّا مَنْ وَثِقَ بِعَمَلِه.(۱۰۷)

(ترجمہ) کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے مگر وہ شخص جس کو اپنے نیک عمل پر (نجات کا) بھروسہ ہو۔

موت کی جگہ عافیت کی دعا کرو

(۱۰۸)-حضرت قابوس اپنے والد (ابوظبیان حصین بن جندب کوفی) سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

کنّا عند ابنِ عمرَ، فقال رجل: اللهمَّ امتنی.

فـزبَـرَهٗ وانتهرَهٗ ابنُ عمرَ وقال: انک میّت، ولٰکِنْ سَلِ اللّٰهَ العافیة.(۱۰۸)

---

(۱۰۷)هذا من مراسیل الامام الحسن رحمه الله۔ والمرسل من انواع الضعیف۔

وللحسن روایة عن الحکم بن عمرو الغفاری۔ وفیه عندما تمنی احدهم الموت بالطاعون، وان رجلًا ذکر له عدم جواز ذلك للحدیث ..فی مستدرك الحاکم ۴۴۳/۳، کما ورد عن سلیم بن جبیر عن ابی هریرة فی مسند احمد ۳۵۰/۲، وخرّج الحافظ الهیثمی هذین الحدیثین وآخر عن عمر بن عبسة فی مجمع الزوائد ۲۰۹/۱۰، قریبة من لفظ الحدیث..

(۱۰۸) زهد لهناد ۳۱/۱، رقم ۴۵۰۔

کہ ہم حضرت ابن عمر کے پاس تھے، تو ایک شخص نے کہا اے اللہ مجھے موت دے! تو حضرت عمر نے اس کو جھڑکا اور ڈانٹا، تو مرنا چاہتا ہے تو اللہ سے عافیت کا سوال کر۔

فتنوں اور مصائب کے وقت موت کی تمنا

(۱۰۹)- حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں:

كنّا مع عبدالله بن الصامت في مسجد الجامع، فقال: ليتني اذا اتيتُ اهلي فاصابوا من عَشائهم وشربوا من شرابهم؛ اصبحوا موتى!

فقال قائلٌ من القوم: ولِمَ تَمَنّىٰ هذا لاهلِكَ؟ الست غنيًّا من المال؟

قال: بلى، ولكنّي اخافُ ان يُدركني ما قال لي ابو ذر، قال: يوشكُ ابنَ اخي - انْ اُخّرَ اَجَلُكَ - يكونُ الخفيفُ الحاذُّ اغبطَ من ابي عشرة، كلُّهم ربُّ بيت.

ويوشك ابنَ اخي - انْ اُخّرَ اَجَلُكَ - ان تمرَّ الجنازةُ، فيرفعُ الرجلُ راسَهُ فيقول: ليتني كنتُ مكانها، فلا يدري على ما هي عليه: في الجنة ام في النار!

قلت: يا ابا ذر، ما هذا الا من شرٍّ عظيمٍ يُصيب الناس.

قال: اجل يا ابنَ اخي. (۱۰۹)

ہم حضرت عبداللہ صامت کے پاس جامع مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے،

---

(۱۰۹) وترد الفقرة الاخيرة في الرقم (۱۵۰) ايضاً۔

انہوں نے فرمایا کاش کہ میں جب اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور اس وقت عشاء کا وقت ہو، اور وہ اپنی پینے کی چیزیں پی لیں، جب صبح ہو تو وہ مر چکے ہوں تو حاضرین میں سے کسی نے کہا آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے یہ تمنا کیوں کی ہے۔ کیا آپ مال دار نہیں ہیں، فرمایا کیوں نہیں، لیکن مجھے اس بات کے لاحق ہونے کا ڈر ہے، جو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی، انہوں نے فرمایا تھا اے بھتیجے وہ وقت قریب ہے اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو ہلکے پھلکے گھرانے والا آدمی دس بچوں کے باپ پر رشک کرے گا، ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے گھر کا مالک ہوگا، اے بھتیجے وہ وقت قریب ہے جب کوئی جنازہ گزرے گا تو ایک آدمی اپنا سر اٹھا کر کہے گا کاش کہ میں اس جنازے والے کی جگہ ہوتا، اس کو معلوم نہیں ہوگا کہ اس جنازے کا انجام کیا ہے یہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں، میں نے عرض کیا اے ابوذر یہ حالت تو عظیم شر کی وجہ سے ہوگی جو لوگوں کو پہنچ رہی ہوگی، فرمایا اے بھتیجے ایسا ہی ہے۔

عطاء سلیمیؒ نے موت کی تمنا کیوں کی

(۱۱۰)-حضرت محمد بن مروان فرماتے ہیں:

شهدت عطاء السليمي يتمنى الموت، فقال له عطاء الازرق: لا تتمنَّ الموت، فان قتادة حدثنا ان رسول اللهﷺ قال: "لا يتمنَّ احدٌ الموت". (١/١١٠)

(١/١١٠) هكذا أورده مرسلاً عن قتادة لمحلّ الشاهد، ولم أره بهذا السند- بعد بحث- عن عطاء الأزرق عن قتادة- وهو قطعة من حديث صحيح سبق تخريجه في الفقرة (١٠٦)- وورد في أكثر من رواية بألفاظ أخرى، وأقربها - كما ورد هنا - في مسند أحمد ١٦٣/٣، ٢٥٨ عن أنس -

فقال عطاء: انما يريد الحياةَ من يزدادُ خيراً، فامّا من يزدادُ شرّاً فما يصنعُ بالحياة؟(۲/۱۱۰)

کہ میں حضرت عطاء سلیمی کے پاس حاضر ہوا جب کہ وہ موت کی تمنا کر رہے تھے، تو ان سے حضرت عطاء الازرق نے فرمایا موت کی تمنا نہ کرو، کیونکہ حضرت قتادہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا یتمن احد الموت

(ترجمہ) کہ کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے۔

تو حضرت عطاء نے فرمایا زندگی تو وہی چاہتا ہے جو خیر میں اضافہ کر رہا ہو، اور جو شر میں اضافہ کرتا ہو، وہ رہ کر کیا کرے گا۔

کاش عطاء کو اس کی ماں نہ جنتی

(۱۱۱)۔حضرت نعیم بن مُوَرِّع فرماتے ہیں:

اتیتُ عطاءَ السلیمی مرةً فی عدَّةٍ من اصحابنا، فاذا شیخٌ ارمصُ العینین، فی جبَّةِ صوف، نائمٌ علی رُمَیْلة بین یدی بابه، قال: فو اللهِ ما زال یتململُ علیها ویقول: ویلَ عطاء! لیت امَّ عطاءٍ لم تلده.

فو اللهِ مازال کذلک حتی نظرنا الی الشمسِ قد طَفَلتْ للغروب، فذکَرْنا بُعْدَ منازلنا، فقمنا وترکناه.(۱۱۱)

(۲/۱۱۰)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم ۱۱۰)

(۱۱۱)حلیة الاولیاء ۲۱۷/۶۔

میں حضرت عطاء سلیمی کے پاس ایک مرتبہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ حاضر ہوا تو ایک عمر رسیدہ شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں کے کونوں میں سفید پانی جما ہوا تھا، اون کا ایک جبہ پہن رکھا تھا اپنے گھر کے سامنے کی چھوٹی چھوٹی کنکریوں پر رو رہا تھا، خدا کی قسم یہ شخص ان کنکریوں پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا، عطاء کے لئے خرابی ہے کاش کہ عطاء کی ماں اس کو نہ جنتی۔

خدا کی قسم وہ شخص اسی حالت میں رہا۔ حتیٰ کہ ہم نے سورج کو دیکھا کہ وہ ڈوبنے کے قریب ہو گیا تو ہم نے اپنے گھروں کے دور ہونے کو یاد کیا اور اٹھ کر چلے گئے اور ان کو اسی حالت میں چھوڑ دیا۔

مالک بن دینارؒ کی کتے کی موت پر حسرت

(۱۱۲)۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں:

مررتُ بکلبٍ میتٍ فقلت: استرحتَ ، لیس علیکَ حساب. (۱۱۲)

میں ایک مردہ کتے کے پاس سے گزرا، تو کہا تو چھوٹ گیا، تجھ پر کوئی حساب نہیں ہے۔

باقی جانور راحت پا گئے میں عمل میں جکڑا ہوا ہوں

(۱۱۳)۔ حضرت عمارہ فرماتے ہیں:

کنا عند علیّ بن زفر یوماً فقال: استراحت الطیرُ فی

---

(۱۱۲) المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔ (رقم ۱۱۲)۔

السماء، والحيتانُ فی البحار، والوحشُ فی القِفار، وانا مُرْتَهَنٌ بعملی.

قال: وبلغنی ان فضیلَ بن عیاضٍ وقفَ علی حمارٍ میتٍ فقال: لیتنی مثلَ هذا! وبکی، ثم بکی.(۱۱۳)

کہ ہم حضرت علی بن زفر کے پاس ایک دن تھے، انہوں نے فرمایا پرندے آسمان میں راحت سے ہیں، اور مچھلیاں سمندروں میں اور وحشی جانور بیابانوں اور جنگلوں میں اور میں اپنے عمل میں گروی ہوں، پھر فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ایک مردہ گدھے کے پاس رُکے اور فرمایا، کاش کہ میں اس جیسا ہوتا پھر روئے اور خوب روئے۔

مُردوں کی تمنا

(۱۱۴)۔حضرت صالح بن عبدالکریم فرماتے ہیں:

اصبحنا فی امنیۃِ المتمنِّین، الموتی یتمنَّون انهم فی مثل عافیتنا، والمشاغیل یتمنَّون الامنیة.(۱۱۴)

ہم تمنا کرنے والوں کی حالت میں غور وفکر کر رہے تھے کہ مردے تمنا کرتے ہیں کہ ہماری طرح عافیت سے ہوتے، اور مشغول لوگ تمنائیں کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

---

(۱۱۳)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم ۱۱۳)۔

(۱۱٤)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم ۱۱٤)۔

دوزخ کا فیصلہ ہو جائے تب بھی نیک عمل نہیں چھوڑں گا

(۱۱۵)-حضرت حرم بن حیان فرماتے ہیں:

لو قیلَ لی انک من اهل النار ما ترکتُ العمل ؛ لئلا تلومنی نفسی، تقول : الا صنعت؟ الا فعلت؟(۱۱۵)

اگر مجھے یہ کہا جائے کہ تو دوزخیوں میں سے ہے تو میں نیک عمل کرنے کو نہیں چھوڑوں گا تاکہ میرا نفس مجھے ملامت نہ کرے، اور یہ نہ کہے کہ تو نے یہ کیوں نہیں کیا تو نے یہ کیوں نہیں کیا۔

کاش ابوبکرؓ پرندے کی جگہ ہوتا

(۱۱۶)-حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دخلَ ابو بکرٍ حائطاً، فاذا بدُبُسِیٍّ فی ظلِّ شجرة، فتنفَّس الصُّعداء ثم قال: طوبی لک یا طیر، تاکلُ من الثمر، وتستظلُّ بالشجر، وتصیرُ الی غیرِ حساب، یا لیتَ ابا بکر مثلُک!(۱۱۶)

کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک باغ میں گئے، وہاں ایک کبوتر کو دیکھا جو درخت کے سائے میں بیٹھا تھا، تو آپ نے ایک آہ بھری، پھر فرمایا اے پرندے تجھے بشارت ہو تو پھل کھاتا ہے، درختوں کے سائے میں بیٹھتا ہے

---

(۱۱۵)الزهد الکبیر للبیهقی ص ۲۹۳ رقم ۷۷۲، الزهد الاحمد ۲ /۱۸۶، حلیة الاولیاء ۲/۱۲۲۔

(۱۱۶)تنظر الفقرات (۹)،(۴۱)،(۹۲)۔

اور تجھ سے کوئی حساب نہ ہوگا، کاش کہ ابوبکر تیری طرح ہوتا۔

کاش عمرؓ بار خلافت سے برابر سرابر چھوٹ جائے

(۱۱۷)-حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو وددتُ انی انجو من الامارةِ كفافاً، لا لي، ولا علي.(١١٧)

کاش کہ میں اس امارت سے برابر سرابر چھوٹ جاؤں، نہ مجھے ثواب ملے اور نہ مجھ پر حساب ہو۔

پہاڑ اڑ جائے گا اور یزید پر تو حساب باقی رہے گا

(۱۱۸)-حضرت ہثیم بن عبدالصمد فرماتے ہیں:

حجَّ ابي بيزيدَ الرقاشي يُعادِلهُ الى مكة، فقال ابي: ربما. ركبتُ انا وهو في المَحْملِ من اولِ الليلِ اذا صلينا العتمة، فيمرُّ بالجبلِ فيقول: يا جبلُ تصيرُ هباءً منثوراً. وتصيرُ كذا، وتصيرُ كذا، ويبقىٰ على يزيدَ الحساب.

قال ثم يبكي، فما افقدُ بكاءه حتى يطلعَ الفجر.(١١٨)

میرے والد نے حضرت یزید الرقاشی کے ساتھ حج کیا یہ ان کے ساتھ اونٹ کے کجاوے میں دوسرے پہلو میں بیٹھے ہوئے سفر میں شریک تھے، میرے والد نے فرمایا، بسا اوقات وہ اور میں ایک ہی کجاوے میں رات کے

---

(١١٧)الزهد للامام احمد ٢ /٣٤، حلية الاولياء ١ /٥٢، وتنظر الفقرتان (١٧)، (١٨)۔

(١١٨)المتمنين لابی بكر ابن ابی الدنيا۔(رقم١١٨)

شروع سے عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد موجود ہوتے، تو آپ جب کسی پہاڑ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے اے پہاڑ تو تو مٹی کی طرح اڑ جائے گا، اور ایسا ہو جائے گا اور ایسا ہو جائے گا، اور یزید پر تو حساب کتاب باقی رہے گا، پھر روتے اور اتنا روتے کہ صبح ہو جاتی۔

میں کچھ نہ ہوتا قیامت میں میرا حساب نہ ہوتا (زید بن اسلمؒ)

(۱۱۹)-حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں: کہ میرے والد نے فرمایا:

لو خُيِّرتُ بين ان لا اكونَ شيئاً وبين حالي التي انا عليها؛ لاخترتُ ان لا اكونَ كنتُ شيئاً ولا اتعرَّضَ للحسابِ يومَ القيامة.(۱۱۹)

اگر مجھے اختیار دے دیا جائے کہ میں یا تو کچھ نہ ہوں یا اس حالت میں ہو جاؤں جس میں اب ہوں، تو میں اختیار کروں گا کہ میں کچھ بھی نہ ہوں اور میرے اوپر قیامت کے دن حساب پیش نہ کیا جائے۔

میں جنت کی بجائے اس دیوار کی اینٹ بننا پسند کروں گا (بشرؒ)

(۱۲۰)-محمد بن قدامہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت بشر بن حارث سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ

دخلتُ على عبدالله بن داودَ في مرضهِ الذي مات فيه،

(۱۱۹)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا (رقم۱۱۹)۔

فـجـعلع يقولُ او يمرُّ بيديهِ الى الحائط: لو خُيِّرتُ بين دخولِ الـجنةِ وبين ان اكونَ لَبنةً من هذا الحائط ؛ لاخترتُ ان اكونَ لَبنةً منه ، حتى ادخلُ انا الجنة؟(۱۲۰)

میں حضرت عبداللہ بن داود کی خدمت میں ان کی اس بیماری میں حاضر ہوا جس میں وہ فوت ہوئے تھے تو وہ فرمارہے تھے، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کررہے تھے، کہ اگر مجھے جنت میں داخل ہونے کا یا اس دیوار کی اینٹ ہونے کا اختیار دے دیا جائے تو میں اس کو پسند کروں کہ میں اس دیوار کی اینٹ بن جاؤں، میں جنت میں کیسے جاسکتا ہوں۔

کاش میں جنگ جمل میں نہ جاتی (حضرت عائشہؓ)

(۱۲۱)۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لـوددتُ انـی کـنتُ غصناً رطباً وانی لم اَسِرْ فی هذا الامر. تعنی یومَ الجمل.(۱۲۱)

کاش کہ میں ایک تر ٹہنی ہوتی اور اس کام میں سفر نہ کرتی ،یعنی جنگ جمل میں نہ جاتی۔

(۱۲۰)اورده مختصراً الحافظ الذهبی فی تذکرة الحفاظ ۳۳۸/۱۔

(۱۲۱)خـصَّـصـت الـغـصن " الرطب" لانه يسبِّح الله عزوجل، كما ورد فی قـولـهـا " يـا ليتـنـی كـنتُ شجرةً اسبِّح واقضی ما علی "۔ الطبقات الكبری ۸ /۷۳ ومـصـنف ابن ابی شيبة ۱۳ /۳۵۹، وقـولـهـا : " يـا ليتـنـی كـنـت نبـاتـاً من نبات الارض"۔ الطبقات الكبری ۷۶/۸، وقولها: " يا ليتنی كنت عصاً رطباً" فی الفقرة (۲۷)، وتنظر الفقرتان (۲۶) و (۶۳)۔

میں تو مرنے کی تمنا کرتا ہوں (سفیان ثوریؒ)

(۱۲۲)-حضرت عبدالرزاق فرماتے ہیں:

كان سفيانُ الثورى اذا اغتمَّ رمىٰ بنفسه عند وهيب ، قال: فقال له: يا ابا امية ، اتدرى احداً يتمنّى الموت؟

قال وهيب : اما انا فلا!

قال له سفيان: اما انا فواللهِ لوددتُ انى متُّ، ووالله لوددتُ انى متُّ. قالها ثلاثاً.(۱۲۲)

کہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ جب کسی پریشانی میں مبتلا ہوتے،تو حضرت وُھیب بن ورد کے پاس چلے جاتے،سفیان ثوریؒ نے حضرت وُھَیب سے فرمایا۔اے ابوامیہ کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں،جو موت کی تمنا کرے،تو حضرت وھیب نے فرمایا میں تو موت کی تمنا نہیں کرتا،تو ان سے حضرت سفیان نے فرمایا خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ میں مرجاؤں،خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ میں مرجاؤں،یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔

(نوٹ)موت کی تمنا کی وجہ پچھلی روایات میں آچکی ہے

اگر تم موت کے بعد کی مصیبتیں دیکھتے تو کیا تمنا کرتے

(۱۲۳)-حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا:

لو تعلمونَ ما انتم راؤونَ بعد الموتِ لما اكلتمُ طعاماً على

(۱۲۲)حلية الاولياء ۸/۱۵۹۔

شهـوة، ولا شربتم شراباً على شهوة ، ولا دخلتمُ بيتاً تسكنونَ فيـه، ولـخرجتم الى الصعيدِ تضربونَ صدوركم وتبكُونَ على انفسكم ، ولوددتُ انى شجرةٌ تُعضد، ثم توكل.(۱۲۳)

اگر تم جان لو جو کچھ تم موت کے بعد دیکھو گے تو تم اپنی خواہشات کے مطابق نہ کھانا کھاؤ اور نہ اپنی خواہشات کے مطابق پانی پیو اور نہ تم ان گھروں میں جاؤ جن میں رہتے ہو، بلکہ تم میدانوں میں نکل جاؤ، اپنے آپ کو مشقت میں ڈالو، اور اپنے اوپر روتے رہو، کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جس کو کاٹ لیا جاتا پھر کھایا جاتا (یعنی جانور چر جاتے)۔

حساب کے خوف سے ابوبکرؓ و عمرؓ کی تمنا

(۱۲۴)۔حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رای ابـو بـكـر – رضـى الله عـنـه – طائراً واقعاً على شجرةٍ فـقـال: والـذى نفسى بيدهِ لوددتُ انى شجرةٌ بجانب الطريقِ مَـرَّبـى بـعيـرٌ فـاخـذنـى بـفيـه فلاكنى ثم القانى ؛ لا اُبعَثُ ولا احاسب.(۱/۱۲۴)

وقـال عـمـر – رضى الله عنه – : لو ددتُ انى كبشٌ ربّانى اهـلـى ، حتـى اذا كـنـتُ كـاسـمـن ما يكون، زارهم بعضُ من يـحبـو نه ، فذبحونى ، فجعلوا نصفى شواءً ونصفى قديداً، انّى

(۱۲۳)الزهد للامام احمد ۲ /۵۹، حلية الاولياء ۱ /۲۱٦، والجملة الاخيرة فى شعب الايمان ۱/٤۸٥ رقم ۷۸۷۔

(۱/۱۲٤)شعب الإيمان ۱/٤۸٥ رقم ۷۸۷۔ وتنظر الفقرة (۱۱)۔

صرت ... ولم اكنْ بشرًا. (۲/۱۲۴)

کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کاش کہ میں ایک درخت ہوتا راستے کے ایک کنارے پر، میرے پاس سے کوئی اونٹ گزرتا، وہ مجھے اپنے منہ میں لیتا اور چباتا پھر مجھے گرادیتا، اور میں دوبارہ زندہ نہ اٹھتا اور حساب نہ لیا جاتا۔ (یہ سب حساب کتاب کے خوف سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کاش کہ میں ایک دنبہ ہوتا، مجھے میرے گھر کے لوگ پالتے، جب میں موٹا ہو جاتا جیسے دنبے موٹے ہو جاتے ہیں، تو بعض لوگ جو دنبوں کو پسند کرتے ہیں وہ دیکھتے اور مجھے ذبح کرتے، پھر مجھے آدھا بھونتے اور مجھے آدھا پکاتے، اور میں اس طرح ہو جاتا اور میں انسان نہ ہوتا۔

(فائدہ) یہ حضرت عمر کی خواہش بھی حساب کتاب کے خوف اور ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ہے۔

کاش اے پرندہ میں تیری طرح ہوتا (حضرت ابو بکرؓ)

(۱۲۵)۔حضرت عمر بن عبداللہ جو غُفرۃ کے غلام تھے فرماتے ہیں:

ان ابا بكر الصدِّيق - رضى الله عنه - راى طيراً يطيرُ ويقعُ علـى شجرةٍ فقال: يا طيرُ ما انعمك ! لا حسابَ عليک ولا

(۲/۱۲٤)الزهد لهناد ۱/۵۳۸ رقم ٤۵۷، شعب الايمان للبيهقى ۱/ ٤۸۵ رقم ٤۵۷، حلية الاولياء ۱/۵۲۔

عذاب ، یا لیتنی مثلک، لیته.(۱۲۵)

کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو اڑتے ہوئے دیکھا، پھر ایک درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے پرندہ تو کتنا آرام میں ہے نہ تجھ پر حساب کتاب ہے نہ عذاب ہے، کاش کہ میں تیری طرح ہوتا، کاش کہ میں تیری طرح ہوتا۔

قرب قیامت لوگوں کی تمنا کاش اس قبر میں ہوتا

(۱۲۶-حدیث)-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَهٗ مَکَانَ هٰذَا.(۱۲۶)

(ترجمہ) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کوئی آدمی کسی آدمی کی قبر سے نہ گزرے اور یہ کہے کہ کاش کہ میں اس کی جگہ ہوتا۔

(۱۲۷-حدیث)-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ اَخِیْهِ. فَیَلْکُزُهٗ بِرِجْلِهٖ

---

(۱۲۵)المتمنین لابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا۔(رقم۱۰۴، ۱۲۵)

(۱۲۶)رواہ البخاری فی صحیحه ، کتاب الفتن ؛ باب لا تقوم الساعة حتی یغبط اهل القبور ۸ / ۱۰۰، ومسلم فی صحیحه ، کتاب الفتن ، باب لا تقوم الساعة .... ۱۸۲/۸ وقریب منه الحدیث الذی یلیه ، واحمد فی المسند ۲ / ۳۵۰، وعبد الرزاق فی المصنف ۳۷۸/۱۱ رقم ۲۰۷۹۳، والخطیب البغدادی فی تاریخه ۳۴/۳، ۳۳/۱۰، والدیلمی فی الفردوس ۸۰/۵ رقم ۷۵۱۵.. کلهم عن ابی هریرة مرفوعاً بغیر هذا الاسناد۔

وَيَقُولُ يالَيْتَنِي كُنتُ مَكَانَ.(۱۲۷)

(ترجمہ) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتی کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی قبر سے گزرے گا اور اس کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر مارے گا، اور کہے گا کاش کہ میں تیری جگہ ہوتا۔

شقیق بن ثُور کا قوم کے سردار بننے پر افسوس

(۱۲۸) حضرت سعید بن یزید فرماتے ہیں:

قال شقيق بن ثُوَر حين حضرتهُ الوفاة: ليتهُ لم يكنْ سيّدَ قومه، كم من باطلٍ قد حقّقْناه، وحقِّ قد ابطلناه.(۱۲۸)

کہ حضرت شقیق بن ثُور کی وفات کا وقت قریب آیا، تو فرمایا، کاش کہ وہ اپنی قوم کے سردار نہ ہوتے، کتنے باطل فیصلے تھے، جن کو ہم نے حق قرار دیا، اور کتنی حق کی چیزیں تھیں جن کو ہم نے باطل قرار دیا۔

کاش میں اس بدلی کی طرح برستا اور ٹوٹ جاتا (ابوبکرہؓ)

(۱۲۹)-حضرت سوادہ بن ابی الاسود فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا:

كنتُ جالساً فى المسجد، وانا جالسٌ الى ابى بَكْرة، اذا مرّتْ به سحابة، فذكروا عثمان بن عفّان، فقال ابو بكرة –

---

(۱۲۷)رواية أخرى للحديث السابق .. لم أر بينها لفظ "فيلكد ..." والحديث - على أية حال - صحيح، كما فى تخريج الحديث السابق۔

(۱۲۸)مختصر تاريخ دمشق ۳۲۶/۱۰، سير اعلام النبلاء ۵۳۸/۳۔

رضی اللہ عنہم-:

لانْ اکونَ فی ھذہ السحابة، فاقعَ الی الارض، فانقطع، احبُّ الیَّ من ان اکونَ شرعتُ فی دمِ عثمان بکلمة. (۱۲۹)

کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا، آپ کے پاس سے ایک بدلی گزری تو انہوں نے حضرت عثمان بن عفان کو یاد کیا تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر میں اس بدلی میں ہوتا، اور میں کسی زمین پر برستا اور ٹوٹ پھوٹ جاتا تو یہ مجھے زیادہ محبوب تھا کہ میں حضرت عثمان کے قتل کے بارے میں کوئی کلمہ کہتا۔

نیکیوں کے اضافے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرو

(۱۳۰- حدیث)- حضرت ام الفضل بن عباس فرماتی ہیں:

دخل رسولُ اللہ ﷺ علی عمِّہ العباس - رضی اللہ عنہ - وھو شاکٍ، یتمنّی الموتَ للذی ھو فیہ من مرضِہ، فضربَ رسولُ اللہ ﷺ بیدِہ علی صدرِ العباسِ ثم قال:

لَاتَمَنّ الْمَوْتَ یَا عَمَّ رَسُوْلُ اللہ. فَانَّکَ اِنْ تَبْقَ تَزْدَدْ خَیْرًا یَکُوْنُ ذٰلِکَ خَیْرًا لَّکَ. وَاِنْ تَبْقَ فَتَسْتَعْتِبُ مِنْ شَیءٍ یَکُوْنُ ذٰلِکَ خَیْرًا لَّکَ. (۱۳۰)

---

(۱۲۹) المتمنیں لابی بکر ابن ابی الدنیا۔ (رقم ۱۲۹)

(۱۳۰) رواہ احمد فی المسند ۳۳۹/۶، وابن سعد فی الطبقات الکبری ۲۳/۴، والحاکم فی المستدرک ۳۳۹/۱ وقال: صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔ ووافقہ الذھبی فی التلخیص۔

وقال فی مجمع الزوائد (۲۰۵/۱۰-۲۰۶): رواہ احمد وابو یعلی والطبرانی =

کہ نبی کریم ﷺ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، حضرت عباس اپنی بیماری میں موت کی تمنا کر رہے تھے، تو نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت عباس کے سینے پر مارا اور پھر فرمایا:

لَاتَمَنَّ الْمَوْتَ يَا عَمَّ رَسُوْلُ اللهِ. فَاِنَّكَ اِنْ تَبْقَ تَزْدَدْ خَيْرًا يَكُوْنُ ذٰلِكَ خَيْرًا لَكَ وَاِنْ تَبْقَ فَتَسْتَعْتِبْ مِنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ ذٰلِكَ خَيْرًا لَكَ.

(ترجمہ) اے رسول اللہ کے چچا موت کی تمنا نہ کرو۔ کیونکہ اگر زندہ رہو گے تو تمہاری نیکیاں بڑھیں گی، یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا، اور اگر زندہ رہے اور کسی چیز سے توبہ کر لو گے تو یہ بھی تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

دنیاداری میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی تمنا نہ کرو

(۱۳۱) ۔حضرت محمد (بن سیرین) سے روایت ہے۔

انه كان اذا سمع الرجل يتمنّى شيئاً من امرِ الدنيا قال: قد نهاكُم اللهُ عن هذا و دَلكمْ على ما هو خيرٌ منه: ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ الى آخر الآية. (۱۳۱)

کہ انہوں نے ایک آدمی سے سنا جو دنیا کی کسی چیز کی تمنا کر رہا تھا، تو آپ نے فرمایا اللہ نے تمہیں اس سے منع کیا ہے اور اس سے بہتر کی طرف تمہاری رہنمائی کی ہے۔ چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے:

= ، ورجال حمد رجال الصحيح ، غير هند بنت الحارث، فان كانت هي القرشية او الفارسية فقد احتجّ بها في الصحيح ، وان كانت الخثعمية فلم اعرفها ـ قلت: هي الخثعمية ، وقد تبيّن ان حالها مقبولة۔

(۱۳۱) تفسير الطبري ۳۱/۵ ، الدر المنثور ۲۶۷/۲۔

وَلَا تَتَمَنَّوا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ علی بَعْضٍ.

(ترجمہ) اور تم ایسے کسی امر کی تمنا مت کیا کرو جس میں اللہ نے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے (مردوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور اللہ تعالی سے اس کے فضل کی درخواست کیا کرو بلاشبہ اللہ تعالی ہر چیز کو خوب جانتے ہیں)۔

حضرت طلحہ بن مصرف کی تمنا

(۱۳۲)- حضرت طلحہ بن مُصَرِّف فرماتے ہیں:

شهدتها - يعني الجماجم - فما رميتُ بسهم، ولا طعنتُ برمح، ولا ضربتُ بسيف، ووددتُ ان هذهِ سقطتْ من المَنكِبِ وانی لم اشهدْها. واشارَ سفيان الی مَنكِبه.(۱۳۲)

میں جنگ جماجم میں شریک ہوا میں نے کوئی ایک تیر بھی نہ مارا نہ کسی کو نیزہ مارا اور نہ ہی تلوار چلائی، میں پسند کرتا تھا کہ یہ ہاتھ ہی اپنے کندھے سے گر جائیں، اور میں یہ بھی پسند کرتا تھا کہ میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

کاش سورۃ ملک ہر مؤمن کو یاد ہو (حدیث)

(۱۳۳- حدیث)- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ودِدْتُ انها فِی قَلْبِ کُلِّ مؤمن مِنْ اُمَّتِی. تبٰرکَ الَّذِی بِیَدِهٖ

(۱۳۲) وسطر المفقر تاں (۸۹۱)، (۱۳۹)۔

المُلكُ.(۱۳۳)

میری خواہش ہے کہ میری امت کے ہر مؤمن کے دل میں یہ سورت تبرک الذی بیدہ الملک موجود ہو۔(یعنی ہر مسلمان اس سورت کا حافظ ہو اور اس کو پڑھا کرے)۔

کاش کوئی چیز میری اصلاح کرنے والی ہوتی

(۱۳۴)-حضرت زیاد بن حدیر الاسدی فرماتے ہیں:

لو ددتُ انی فی حیِّزٍ من حدید، ومعی ما یُصلحنی ، لا اکلِّمُ الناسَ ولا یکلِّمونی ، حتی القیٰ اللہَ عزَّوجلّ.(۱۳۴)

کاش کہ میں لوہے کی شکل میں ہوتا اور میرے ساتھ وہ چیز بھی ہوتی جو میری اصلاح کرتی میں لوگوں سے بات نہ کرتا اور نہ وہ میرے ساتھ بات کرتے، حتی کہ میں اللہ تعالی سے اس حالت میں جاملتا۔

---

(۱۳۳)رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۲/۴۹٤ رقم ۲۵۰۷ ، وابن عدی فی الکامل فی ترجمة حفص بن عمر العدنی ، والدیلمی فی الفردوس ۳۸۰/٤ رقم ۷۱۰۵، والطبرانی فی الکبیر ۱۱/۲٤۲ رقم ۱٦۱٦۱۔ وقال فیه الھیثمی : فیه ابراھیم بن الحکم بن ابان وھو ضعیف ۔ مجمع الزوائد ۷/۱۳۰۔ والحاکم فی المستدرک ۱/٥٦٥ وقال: ھذا اسناد عن الیمانیین صحیح ولم یخرجاہ ، واستدرک علیه الذھبی بقوله : حفص واہ۔

(۱۳٤)صفة الصفوة ۳/۳۸، حلیة الاولیاء ٤/۱۹۷۔

کاش میں پرندہ ہوتا (ابن مسعودؓ)

(۱۳۵)-حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

وودتُ انی طیرٌ فی مَنکِبی الریشُ.(۱۳۵)

کاش کہ میں پرندہ ہوتا اور میرے دونوں پہلوؤں میں پر لگے ہوتے (یعنی مکلّف انسان نہ ہوتا تاکہ حساب کتاب نہ ہو)۔

اگر یہ تین کام نہ ہوتے تو میں مرنا پسند کرتا (حضرت عمرؓ)

(۱۳۶)-حضرت یحییٰ بن جعدہ فرماتے ہیں: کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا

لولا ثلاثٌ لا حببتُ ان اکونَ قدمتُّ:

لولا ان اضعَ جبینی لِلّٰہِ ساجداً.

او اجالسَ اقواماً یلتقطون طیِّبَ الکلامِ کما یُلتَقطُ طیِّبُ التمرِ والبُسُر.

او اکونَ فی سبیلَ اللہ ؛ لاجببتُ ان اکونَ قد متُّ.(۱۳۶).

اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں پسند کرتا کہ میں مرجاؤں اگر میں نے اپنی جبین اللہ کے سامنے سجدے کے لئے نہ ٹکائی ہوتی یا میں ایسے حضرات کے ساتھ نہ بیٹھا ہوتا، جو اچھا کلام سنتے تھے، جس طرح سے خشک اور تر کھجوروں سے عمدہ کھجوریں چن لی جاتی ہیں، یا میں اللہ کے راستے (جہاد) میں نہ ہوتا تو

---

(۱۳۵)الزہد للامام احمد ۲/۱۰٤، الزہد لوکیع ۱/۳۹۵ رقم ۱٦۲۔

(۱۳٦)الزہد لاحمد ۲/۲٦، حلیۃ الاولیاء ۱/۵۱، الزہد لوکیع ۱/۳۱۵-۳۱٦ الرقمان۔ ۹۰ و ۹۱۔

میں پسند کرتا کہ میں فوت ہو جاتا۔

موت کے وقت حضرت عمرؓ کی تمنا

(۱۳۷)-حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان عمرَ - رضی الله عنه - قال حین طُعن: لو انّ لی ما فی الارضِ لافتدیتُ به من هولِ المُطَّلَع.(۱۳۷)

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب نیزہ مارا گیا تھا، فرمایا کاش کہ جو کچھ زمین میں ہے میری ملکیت میں ہوتا، موت کی ہولناکی کے بدلے میں فدیے کے طور پر دے دیتا۔

کاش میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں (حضرت عمرؓ)

(۱۳۸)-حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال لی ابنُ عمر: اتدری ما قال ابی لابیک؟

قلت: ما قال؟

قال: قال: ایسرُّک انه سَلِمَ لک صحبتک مع رسولِ الله ﷺ وانک انفلتَّ من عملِک هذا کفافاً؟

قال: لا، ما یسرُّنی، اتیتُ قوماً عماةً فی الدِّین فبصَّرتُهم، واقراتُهم القرآن، وافتحتُ لهم الارض.

---

(۱۳۷) هده رواية جديدة عن ابن عمر رضى اللّٰه عنها، فقد سبق ان روى قوله هذا رضى اللّه عنه آخرون، كالحسن واسلم مولى عمر وابن عباس وعمرو بن دينار والشعبى، كما فى الفقرات (۱۳، ۱٤، ۱٥، ۱٦، ۱۸)-

قال ابی : لکنی واللهِ لوددتُ انه سَلِمَ لی صحبتی مع رسولِ اللهِ ﷺ وانی انفلتّ من عملی هذا کفافاً.

فقال ابو بردة: ان أباک - واللهِ - کان خیراً من ابی.(۱۳۸)

کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کیا فرمایا تھا، میں نے کہا کیا فرمایا تھا، فرمایا کہ حضرت عمر نے فرمایا تھا کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت صحیح سالم رہے اور اپنے اس عمل سے تم برابر سرابر چھوٹ جاؤ، فرمایا نہیں مجھے یہ پسند نہیں، مجھے تو یہ پسند ہے کہ میں دین کے بالکل ناواقف لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو دین کی بصیرت دوں، اور ان کو قرآن پڑھاؤں اور ان کے لئے زمین کو فتح کروں، میرے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا لیکن میری خواہش ہے خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ میری حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ شرف صحابیت صحیح سالم رہے اور میں اپنے اس عمل سے برابر سرابر چھوٹ جاؤں تو حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ نے فرمایا خدا کی قسم آپ کے والد میرے والد سے بہتر تھے۔

حضرت طلحہ بن مصرف کی تمنا

(۱۳۹)-حضرت طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں:

لقد شهدتم - یعنی قتال الجماجم - فما رمیتُ بسهم، ولا طعنتُ برمح، ولا ضربتُ بسیف، ولوددتُ ان یدی

(۱۳۸) حلیة الاولیاء ۷/۲۷۰۔

قُطعتُ من هاهنا واشار سفيان الی منکبه - وانی لم اشهد هم.(۱۳۹)

میں جماجم کی جنگ میں شریک ہوا تھا، میں نے نہ ایک تیر چلایا اور نہ نیزہ استعمال کیا اور نہ تلوار استعمال کی میں چاہتا تھا کہ میرا ہاتھ یہاں سے کاٹ دیا جائے، اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا (جب ہاتھ کاٹنے کا فرمایا تو اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا)۔

اگر جنت، جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے تو میں راکھ ہونا پسند کروں گا

(۱۴۰)۔حضرت مطرف فرماتے ہیں:

لو وقفتُ بین الجنةِ والنار، فقیل لی : ایُّما احبُّ الیک : ان اخیّرک ایُّهما تکونُ دارَک ، او تکونَ رماداً هامدًا ؟ اخترتُ ان اکونَ رماداً هامداً.(۱۴۰)

اگر مجھے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے اور مجھ سے کہا جائے تم کس چیز کو پسند کرتے ہو کہ وہی تمہارا گھر بن جائے، یا تم بوسیدہ راکھ بن جاؤ تو میں پسند کروں گا کہ میں بوسیدہ راکھ بن جاؤں۔

حضرت ابن مسعودؓ کی موت کی تمنا

(۱۴۱)۔حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

مرَّ سلیمانُ بن صُرَد بأمّی ، فطلبَ ماءً لیتوضّا به ، فاتته

(۱۳۹)وهو الخبر الوارد فی الفقرتین (۸۹)،(۱۳۲)۔
(۱٤۰)روایة اخری للخبر الوارد فی الفقرة (۹۰) وقد تمّ تخریجه هناك۔

الجاریةُ بماء، فمرُّوا برجلٍ مجلودٍ یقول: انا واللہ مظلوم. فقال: یا ھذہ، لمثلِ ھذا کان زوجک یتمنّٰی الموت. (۱۴۱)

کہ حضرت سلیمان بن صرد میری والدہ کے پاس سے گزرے، اور وضو کے لئے پانی طلب کیا، تو ان کے پاس لونڈی پانی لے آئی، پھر کچھ لوگ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس کو کوڑے لگ چکے تھے، وہ کہہ رہا تھا خدا کی قسم میں مظلوم ہوں۔ تو آپ نے فرمایا اے خاتون آپ کا خاوند (یعنی حضرت ابن مسعودؓ) بھی اسی طرح موت کی تمنا کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) یہ اس مجلود غلام کے ساتھ ان کی مشابہت موت کی تمنا کرنے کی نسبت سے ہے، ورنہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی بڑی جلالت شان ہے۔

فرمانبرداری کے باوجود پیدا نہ ہونے کی تمنا

(۱۴۲)۔ حضرت حذیفہ بن قتادہ المرعشی فرماتے ہیں:

ینبغی لک لو انک لم تعصِ اللہَ طرفةَ عینٍ ان تمنّٰی انک لم تُخلق. (۱۴۲)

تیرے لئے یہ بات لائق ہے اگر تو نے پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی تو یہ تمنا ضرور کرے کہ مجھے پیدا نہ کیا جاتا۔

---

(۱٤۱) المتمنین لابی بکر بن ابی الدنیا۔ (رقم ۱٤۱)

(۱٤۲) المتمنین لابی بکر بن ابی الدنیا۔ (رقم ۱٤۲)

ابن مسعودؓ کی اپنے اور اپنے گھر والوں کیلئے موت کی تمنا

(۱۴۳)-حضرت عمرو بن مرہ الہمدانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تمنَّی عبد الله لاهلهِ ولنفسهِ الموت، فقيل له : تمنيْتَ لاهلک ، فلمَ تمنَّيْتَ لنفسک؟

فقال : لو انی اعلمُ انکم تبقون َعلی حالکم هذه لتمنَّيْتُ ان اعيش. فذكرَ عشرين سنة.(۱۴۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے لئے موت کی تمنا کی، تو ان سے کہا گیا کہ آپ اپنے گھر والوں کے لئے بھی موت مانگتے ہیں، اور آپ نے اپنے نفس کے لئے بھی موت کی تمنا کی، تو انہوں نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو کہ جس حالت میں تم اب ہو اسی حالت میں رہو گے تو میں تمنا کرتا ہوں کہ میں زندہ رہوں، آپ نے یہاں زندگی کے ساتھ بیس سال کا بھی ذکر کیا یعنی میں بیس سال تک زندہ رہوں۔

کاش میں اچانک مرجاؤں (سفیان ثوریؒ)

(۱۴۴)-حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا:

كان من دعا لی، او من دعائی ان لا اموتَ فجاةً ، فاما اليومَ فوددتُ انه قد كان.(۱۴۴)

(۱۴۳)شرح السنة للبغوی ۲۵۹/۵۔

(۱۴۴)المتمنیں لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم۱۴۴)

جولوگ میرے لئے دعا کرتے تھے یا میں خود اپنے لئے دعا کرتا تھا تو میری یہ دعا ہوا کرتی تھی کہ میں اچانک نہ مروں، لیکن اب میں چاہتا ہوں کہ ایسا ہو جاتا (یعنی کہ میں پہلے ہی مر گیا ہوتا)۔

زمین کے پیٹ میں جانے کا شوق زیادہ ہے (ابو رجاءؒ)

(۱۴۵)-حضرت ابو رجاء العطاردی سے یہ کہتے ہوئے سنا:

لَانَا الی مَنْ فی بطنها اشوقُ منی الی مَنْ علی ظهرها. (۱۴۵)

وہ لوگ جو زمین کے پیٹ میں ہیں میں ان کی طرف جانے کا زیادہ شوق رکھتا ہوں بہ نسبت ان لوگوں کے جو زمین کی پشت پر ہیں۔

شہید کی پھر شہید ہونے کی تمنا

(۱۴۶-حدیث)-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا دَخَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ، دُعِیَ بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُقَالُ لَهُ، کَیْفَ مَنْزِلُکَ وَمَقِیْلُکَ؟

فیقول: خیرُ منزلٍ وخیرُ مَقیل.

فیقال له: هل تتمنی شیئاً؟

فیُقول: نعم، أتتمنّی ان اُرَدَّ الی الدنیا فاُقْتَلَ فی سبیلک؛

(۱۴۵) المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔ (رقم ۱۴۵)

لِما یریٰ من فضل الشهادة.

ثم یُدعیٰ برجلٍ من اهلِ النار، فیُقال له : کیف وجدتَ منزلک ومقیلک؟

فیقول : شرَّ منزلٍ وشرَّ مقیل.

فیُقال له : هل تفتدی بشیء؟

فیقول : نعم.

فیقال : کم؟

فیقول: بمل ءِ الارضِ ذهباً.

فیُقال له : کذبت، قد سُئلتَ اقلَّ من هذا فلم تفعل.

فیُرَدُّ هذا الی الجنة ، وهذا الی النار.(۱۴۶)

جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اور دوزخی دوزخ میں تو جنت کے ایک آدمی کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا، تیرا گھر اور تیری آرام گاہ کیسی ہے، تو وہ کہے گا بہترین گھر ہے، اور بہترین آرام گاہ ہے، تو اس کو کہا جائے گا تو کچھ تمنا کرتا ہے، تو وہ کہے گا میں شہید کیا جاؤں یہ اس وجہ سے تمنا کرے گا، کیونکہ اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی ہوگی، پھر دوزخیوں میں سے ایک آدمی کو بلایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا تو نے اپنا گھر اور اپنی آرام گاہ کیسی پائی ہے تو وہ کہے گا برا گھر ہے اور بری آرام گاہ ہے، تو اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو کسی چیز کے بدلے میں جان چھڑانا چاہتا ہے تو وہ کہے گا ہاں پوچھا جائے گا کتنے سے وہ کہے گا پوری زمین کے برابر سونے کی

(۱٤٦)هذه روایة اخری للحدیث الوارد فی الفقرة (٦)، ولم اره بهذا اللفظ فی مصادر اخری۔

مقدار سے تو اس سے کہا جائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تجھ سے اس سے بھی کم کا مطالبہ کیا گیا تھا، لیکن تو نے عمل نہیں کیا، چنانچہ اس شخص کو جنت کی طرف اور اس شخص کو جہنم کی طرف واپس کردیا جائے گا۔

بلا امید ثواب لوگوں کی خدمت کرنا

(۱۴۷)۔حضرت عکرمہ بن خالدؒ فرماتے ہیں:

انه دخلَ على نافعِ بن ابى علقمة الكنانى – وهو اميرٌ على مكةَ – وانه عادَهُ وهو مريض ، فرآه ثقيلًا ، فقال له عكرمة : اتّق اللهَ واكثِرْ ذكرَهُ، فان اللهَ جعلَ لك مالًا، فاوصِ فيه كما امرَ اللهُ عزّوجلّ، فانه يصيبُ ذا الرَّحِمِ والمسكينَ وفى سبيلِ الله.

فلمّا قلتُ له ذاك، ولّى بوجهِهِ الى الجدار، فلبثَ ساعة ، ثمَّ اقبلَ عليَّ فقال: يا خالد، ما انكرُ ما تقول، ولوددتُ انى كنتُ عبداً مملوكاً لبنى فلانٍ من كنانة ، اسقيهم الماء ؛ وانى لم آل من هذا العملِ شيئاً قط.(۱۴۷)

کہ وہ مکہ کے گورنر حضرت نافع بن ابی علقمہ الکنانی کے پاس گئے، اور ان کی حالت مرض میں ان کی عیادت کی، اور ان کو بہت بوجھل دیکھا، تو ان سے حضرت عکرمہ نے فرمایا اللہ سے ڈرو، اور کثرت سے اس کو یاد کرو، کیونکہ اللہ تعالی نے تمہیں مال عطا فرمایا ہے تم اس کے بارے میں اسی طرح کی وصیت کرو، اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ یہ رشتے داروں کو بھی ملے اور مسکین کو

(١٤٧)ورد باقصر من هذا فى الفقرة (٥٤) بالاسند نفسه۔

بھی اور جہاد پر بھی خرچ ہو۔
جب میں نے یہ بات کہی تو انہوں نے اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیرا، کچھ دیر اسی حالت میں رہے، پھر میری طرف رخ کر کے فرمایا اے ابن خالد تو کیسی ناپسندیدہ بات کر رہا ہے، میں تو چاہتا ہوں کہ میں قبیلہ کنانہ کی فلاں شاخ کا غلام ہوتا، میں ان کو بھی پانی پلاتا، اور میں اس عمل کے بدلے میں کسی ثواب کی امید نہ رکھتا۔
(فائدہ) یعنی تمہاری یہ نصیحت تو اپنی جگہ درست ہے، مگر میری حالت تو اس سے بھی آگے ہے کہ میں غیروں کی خدمت کر کے اس پر اپنے ثواب کی طمع بھی نہ کروں۔

کاش کہ منافقین کی حکومت سے پہلے مر جاؤں

(۱۴۸-حدیث) حضرت معتمر فرماتے ہیں میں نے ......سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"لا تقومُ الساعةُ حتى يسودَ كلَّ قبيلةٍ منافقوها".

(۱/۱۴۸)

(۱/۱٤۸)رواه ابن عدى فى الكامل فى ترجمة حنش " المتروك " ۲/۳۵۳، والديلمى فى الفردوس ۸۰/۵ رقم ۷۵۱٦۔
واورد فى مجمع الزوائد ۷ /۳۳۰- ۳۳۱ روايتين، الاولى عن ابن مسعود، وقال فيها : رواه البزار والطبرانى ، وفيه قصة (يعنى قصة تمنى ابن مسعود الموت قبل ذلك الزمان)، وفيه حسين بن قيس (يعنى حنشاً)، لو مترك۔
اما الرواية الاخيرى التى خرجها فهى عن ابى بكرة رضى الله عنه ، وقال فيها : رواه الطبرانى فى الاوسط، وفيه مبارك بن فضالة وهو مدلِّس، وحبيب بن فروخ لم اعرفه۔=

فلذلك اشتهيتُ ان اموتَ قبل ذلك الزمان۔(٢/١٤٨)

(ترجمہ) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ہر قبیلے کے سردار اس کے منافق نہ بنائے جائیں، اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ میں اس زمانے سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔

بینائی سے تو میرا یہ مقصود تھا کہ حضور کی زیارت کروں گا

(۱۴۹-) قاسم بن محمد فرماتے ہیں:

ذهبَ بَصَرُ رجلٍ من اصحاب النبيِّ ﷺ ، فاتاه اصحابُه يعزُّونه ، فقال لهم : انما كنتُ اريدُهما لانظرَ بهما الى رسولِ الله ﷺ ، فاما اذ قبضَ اللّٰهُ عزَّ وجلَّ نبيَّه ﷺ فما يسرُّني انَّ ما بهما بظَبْيٍ من ظِباء تَبَالة.(١٤٩)

نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ میں سے ایک صحابی کی نگاہ ختم ہوگئی تو ان کے پاس ان کے دوست افسوس کرنے کے لئے آئے، تو اس صحابیؓ نے ان سے فرمایا میری ان آنکھوں سے نیت یہ تھی کہ میں حضور ﷺ کی زیارت کروں، جب اللہ عزوجل نے اپنی نبی کو اٹھا لیا تو مجھے پسند نہیں کہ تبالہ مقام کی ہرنیوں میں سے کسی ہرنی کی یہ آنکھیں ہوں یا میری۔

=قلت: واورده الفريابي فى " صفة النفاق" ص،٧١ رقم ١٢٤ من كلام الامام الحسن البصرى رحمه الله۔

(٢/١٤٨)هذا كلام ابن مسعود رضى الله عنه - اذا صح-.

(١٤٩)المتمنين لابى بكر ابن ابى الدنيا۔(رقم١٤٩)

کاش اس مرنے والے کی جگہ میں ہوتا

(۱۵۰-حدیث) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یوشکُ یا ابنَ اخی ان تری الجنازةَ یُمَرُّبھا علی القومِ فیقولَ القائل: یالیتنی علی اعوادِک، فیقول : انک لا تدری ما کان؟ قال: علی ما کان!

قلت: ذلک من بلاءٍ عظیم؟

قال: اجل یا ابنَ اخی ، عظیمٍ عظیمٍ عظیم. (۱۵۰)

قریب ہے اے بھتیجے کہ تو کسی جنازے کو دیکھے جو کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو ایک کہنے والا کہے کاش کہ جنازے کی اس چارپائی پر میں ہوتا، اس کو یہ پتہ نہیں ہوگا کہ وہ کس حالت میں فوت ہوا ہے، تو وہ تمنا کرنے والا تمنا کرے گا کہ وہ جس حالت میں بھی فوت ہوا ہے، میں ہی اس کی جگہ ہوتا تو میں نے کہا یہ تو بڑی مصیبت کا زمانہ ہوگا، فرمایا اے بھتیجے ہاں بڑی مصیبت کا، بڑی مصیبت کا، بڑی مصیبت کا زمانہ ہوگا۔

یہ جس کو مخاطب تھے، ان کا نام عبداللہ بن صامت ہے۔

دیکھنا چاہئے کہ میں کیا تمنا کر رہا ہوں

(۱۵۱-حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱۵۰) ھذا خبر من الفقرة الاخیرة الواردة فی الرقم (۱۰۹)۔

''اذا تمنّى احدُكم فلينظرُ ما يتمنّى، فانه لا يدری ما یَکتبُ اللهُ له مِنُ امنيَّتهِ.(۱۵۱)

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی تمنا کرے تو اس کو دیکھنا چاہیے کہ کیا تمنا کر رہا ہے کیونکہ اس کو پتہ نہیں کہ اللہ تعالی اس کی تمنا میں سے کیا چیز لازم کر رہا ہے۔

تمنا کرنی ہے تو جنت کی کرو

(۱۵۲-) حضرت طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں:

اذا تمنيتَ شيئاً فاعطيتَهُ فقل: اسالُ اللهَ الجنة.(۱۵۲)

جب تو کسی چیز کی تمنا کرے اور وہ تجھے مل جائے تو یوں تمنا کر میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔

سکرات کی حالت پر بھی صبر کی عجیب مثال

(۱۵۳-) حضرت عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں:

دخلنا على صاحبٍ لنا ثقيل، قد صارتْ نفسُه - فيما نرى - فى الحنجرة ، فقلنا :اللهمَّ هوِّن عليه سكراتِ الموت. فافاق افاقة فقال: قد سمعتُ ما قلتم، والله لوددتُ انها

(۱۵۱)رواه البخاری فی الادب المفرد ص ۲۷۷ رقم ۷۹٤ (عن مسدّد عن ابی عوانة ...)، والبیهقی فی شعب الإیمان ٤٥٧/٥-٤٥٨ -رقمان ۷۲۷٤و ۷۲۷٥، وابن عدی فی الکامل فی الضعفاء ٥ /۳۹ فی ترجمة عمر بن ابی سلمة ، واحمد فی المسند ۲ /۳٥۷، ۳۸۷، وقال فی مجمع الزوائد ۱۰/۱٥٤: رواه احمد وابو یعلی، واسناد احمد رجاله رجال الصحیح۔

(۱٥۲)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم۱٥۲)

بقيت هاهنا ابداً، لا ادری ما اُبَشَّرُ به.(۱۵۳)

کہ ہم اپنے ایک بیمار دوست کے پاس گئے، اس کی حالت یہ تھی کہ سانس گلے میں اٹکی ہوئی تھی، ہم نے کہا اے اللہ اس پر موت کی سکرات کو آسان فرما دے، تو اس کو افاقہ ہوا تو کہا میں نے سن لیا ہے جو کچھ تم نے کہا ہے خدا کی قسم میں یہ پسند کرتا ہوں کہ یہ سکرات اسی جگہ رہے اور مجھے پتہ نہ چلے کہ مجھے کس چیز کی بشارت سنائی گئی ہے۔

(فائدہ) یہ بات اس نے اس لئے کہی تھی کہ حساب کا خوف تھا اور کہنے والے، حضرت عطاء سلیمیؒ ہیں۔

کاش لوگ ابوعبیدہ بن جراح کی طرح ہو جائیں (حضرت عمرؓ)

(۱۵۴-) حضرت زید بن اسلم حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔

قال عمرُ بن الخطاب - رضی الله عنه - یوماً: تمنَّوا!
فجعلوا یتمنَّون. فقالوا: تمنَّ انت یا امیرَ المؤمنین.
قـال: اتمنَّی ان یکون مثلُ هذه الدارِ رجالًا مثلَ ابی عبیدة بنِ الجراح.(۱۵۴)

حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک دن فرمایا، کچھ تمنا کرو، تو حاضرین نے اپنی اپنی تمنائیں بیان کیں، پھر ان حضرات نے عرض کیا اے امیر المؤمنین آپ بھی کوئی تمنا کریں، تو انہوں نے فرمایا میں اس گھر کے متعلق تمنا کرتا ہوں کہ اس میں موجود حضرات حضرت عبیدہ بن جراح کی طرح ہو جائیں۔

(۱۵۳) حلیة الاولیاء ٦/٢٢٤، واورده المؤلف فی کتاب المحتضرین، الرقمان ٢٠٣ و ٣٦٧، والمقصود به عطاء السلیمی العابد۔

(۱۵٤) سبق ایراده بروایة اخری فی الرقم (٤٩) وتم تخریجها هناك۔

جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی تمنا

(۱۵۵) حضرت سلیمان بن صرد فرماتے ہیں:

كنتُ تخلَّفتُ عن عليٍّ - رضى الله عنه - يومَ الجمل، فاتيتُ الحسنَ بن عليّ - رضى الله عنهما - فكلَّمتُه، واعتذرتُ اليه، فقال: لا يهولنّك، فلقد رايتُه والبشرى بيننا.

فالتفتَ اليه فقال: ودَّ ابوك انه مات قبل هذا اليوم بعشرين عاماً!(۱۵۵)

میں جنگ جمل میں حضرت علی سے پیچھے رہ گیا تھا، پھر میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے بات کی اور ان سے معذرت چاہی، تو انہوں نے فرمایا نہ گھبراؤ میں نے دیکھ لیا ہے بشارت ہمارے درمیان ہے، پھر اس آدمی نے حضرت حسن کی طرف متوجہ ہو کر کہ عرض کیا کہ آپ کے والد کی یہ خواہش تھی کہ وہ اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو گئے ہوتے۔ (یعنی مسلمانوں کے درمیان یہ جنگ نہ ہوتی) اگر چہ آپ اس میں حق پر تھے۔

(فائدہ) آپ جنگ کے طویل ہونے کو برا سمجھ رہے تھے، اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی ہے، اور یہ جنگ کسی طرح سے ختم ہو جائے، چنانچہ اس روایت کے اخیر میں جو بات حضرت حسن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ میں اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو گیا ہوتا۔ اسی بات کی وضاحت کر رہی ہے۔ (امداد اللہ انور)

---

(۱۵۵) سبق ایراده بروایة اخری فی الفقرة (۹۷)۔

(فائدہ دوم) ایک شخص نے حضرت شریک سے کہا مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس بات کے بارے میں بتاؤ، جو انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسن سے کہی تھی، کہ کاش تیرا باپ اس جنگ سے بیس سال پہلے فوت ہو چکا ہوتا، کیا انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسن سے یہ بات اپنے معاملہ میں شک کی وجہ سے کہی تھی؟ تو اس سے حضرت شریک نے فرمایا کہ مجھے حضرت مریم علیہ السلام کے اس قول کے بارے میں بتاؤ کہ انہوں نے فرمایا تھا:

يٰلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا. (سورة مريم-۲۳)

(ترجمہ) کاش کہ میں اس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جننے کے واقعہ) سے پہلے مرگئی ہوتی۔

کیا حضرت مریم نے یہ بات کہی تھی تو ان کو اپنی پاکدامنی پہ شک تھا؟ تو اس پر وہ آدمی خاموش رہ گیا یہ روایت نثر الدرر ۲/۱۶۶ میں مروی ہے۔اور یہ روایت جو ابن ابی الدنیا نے ۱۵۶ نمبر پر روایت کی ہے اس کے ہم معنی ایک اور روایت اسی کتاب میں ۹۷ نمبر پر بھی گزر چکی ہے۔(امداد اللہ انور)

کاش میں لید ہوتا (عمرؓ) میں دنبہ ہوتا (عوف بن مالکؓ)

(۱۵۶) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وددتُ انی کنتُ جَلَّةَ لاهلی فاحرقونی!

وقال عوف بن مالک.

وددتُ انی کنتُ کبشاً لا هلی فذبحونی، فشوونی واکلوا

لحمی!(۱۵٦)

(ترجمہ) کاش کہ میں مینگنی اور لید ہوتا اور وہ مجھے جلا دیتے۔

اور حضرت عوف بن مالکؓ نے فرمایا:

کاش میں اپنے گھر کے لوگوں کے لیے دنبہ ہوتا وہ مجھے ذبح کرتے اور بھون کر میرا گوشت کھا جاتے۔

بہت سی خواہشات کے ساتھ صبح کرنا برا ہے

(۱۵۷) حضرت ابو حازم (سلمہ بن دینارؒ) نے فرمایا:

اصبحتم فی مُنَی ناسٍ کثیر.(۱۵۷)

کہ تم نے بہت سارے لوگوں کی خواہشات کے درمیان صبح کی ہے۔

موت کے وقت ہماری (صحابہؓ کی) تمنا

(۱۵۸) حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا:

الحمد للهِ الذی جعلهم یتمنَّوْن انهم مثلُنا عند الموت، ولا نتمنَّی انّا مثلهم عند الموت ؛ ما انصَفَنا اخوانُنا الاغنیاء، یحبوننا علی الدِّین ویعادوننا علی الدنیا.(۱۵۸)

---

(۱۵٦)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم۱۵٦)۔

(۱۵۷)المتمنین لابی بکر ابن ابی الدنیا۔(رقم۱۵۷)۔

(۱۵۸)الزهد لابن المبارك ص ۲۳۲رقم ٦٦۱۔ واخرج فیه او ضح وابلغ. حیث قال رضی الله عنه : ما انصف اخواننا الاغنیاء یحبوننا فی الله ویفارقوننا فی الدنیا. اذا لقیته قال احبك یا ابا الدرداء، فاذا احتجت الیه فی شیء امتنع منی۔=

(ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے لوگوں کو اس حالت میں رکھا کہ وہ تمنا کرتے ہیں کہ وہ موت کے وقت ہماری مثل ہوں جب کہ ہم تمنا نہیں کرتے کہ ہم موت کے وقت ان کی طرح ہوں، ہمارے ساتھ ہمارے دولت مند بھائیوں نے انصاف نہیں کیا وہ دین کے اعتبار سے ہم سے محبت رکھتے ہیں اور دنیا کے معاملہ میں ہم سے عداوت کرتے ہیں۔

کاش میں فتووں کے بدلے میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں (مفتی کوفہ)

(۱۵۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت (مفتی کوفہ) فرماتے ہیں:

ليت حظِّي من الفُتيا الكفاف!(۱۵۹)

کاش کہ فتاویٰ دینے کے بدلہ میں میرا حصہ یہ ہو جائے کہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں۔

=وكان ابو الدرداء يقول: الحمد لله الذى جعل مفرّ الاغنياء الينا عند الموت، ولا نحبُّ ان نفرّ اليهم عند الموت، ان احدهم ليقول: ليتنى صعلوك من صعاليك المهاجرين!

(۱۵۹) المتمنين لابى بكر ابن ابى الدنيا۔(رقم۱۵۹)

کلمات اختتام

الحمدللہ امام ابن ابی الدنیا کی کتاب ”المتمنین“ کا ترجمہ درس گاہ جامعہ قاسم العلوم ملتان میں بوقت ڈیڑھ بجے دوپہر ۱۹ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ بمطابق ۱۲ ستمبر ۲۰۰۶ء تکمیل پذیر ہوا اس توفیق پر جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے، اللہ تعالی ان اکابرین کی اس خدمت کے صلہ میں دین کی خدمت میں ہمیشہ مصروف رکھے اور سب خدمات کو قبول و منظور فرمائے اور اپنی رضائے کاملہ مستمرہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد و آله وصحبه اجمعین دائماً مضعفاً ابدًا.

امداداللہ انور

کان الله له و کان هو لله

جدید مطبوعہ تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداداللہ انور مدظلہ

رابطہ نمبر: 0300-6351350=061-4012566

اسماء النبی الکریم قرآن اور احادیث میں موجود اور ان سے ماخوذ حضور ﷺ کے ایک ہزار اسماء گرامی پر محیط ایک جامع کتاب، اسماء نبویہ مع اردو ترجمہ وتشریح، اور فضائل وبرکات اسماء نبویہ اور فضائل "اسم محمد" تالیف صفحات 336 مجلد، ہدیہ

اسلاف کے آخری لمحات حضرات انبیاء علیہم السلام، صحابہؓ، تابعینؒ، فقہاءؒ و مجتہدینؒ، محدثینؒ، مفسرینؒ، علماء امتؒ اور اولیاء اللہؒ کی وفات کے وقت کے قابل رشک حالات، واقعات اور کیفیات پر حیران کن تفصیلات۔ صفحات 510 مجلد، ہدیہ

اکابر کی مجرب دعائیں صحابہ کرام، تابعین کرام اور اکابرین اسلام کے دکھ کے واقعات اور ان کی وہ خاص دعائیں جو ان کی حل مشکلات کیلئے مقبول ہوئیں، نادر ونایاب قدیم کتابوں سے ماخوذ مستند دعاؤں کا مخفی ذخیرہ۔ صفحات 100 مجلد، ہدیہ

اکابر کی تمنائیں "کتاب المتمنین للامام ابن ابی الدنیا" ہر شخص کوئی نہ کوئی تمنا کرتا ہے اسلاف اکابر صحابہؓ تابعینؒ اور اولیاء کرام کی کیا تمنائیں تھیں ان پر لکھی گئی '159' روایات پر مشتمل رہنما کتاب۔ صفحات 144

امتوں پر عذاب الٰہی کے حالات وواقعات ترجمہ "العقوبات للامام ابن ابی الدنیا" دوسو سے زائد کتب کے مصنف اور قدیم محدث امام ابن ابی الدنیا کی نادر تصنیف، عذاب الٰہی کے حالات وواقعات، گناہوں کے آثار، اسباب عذاب الٰہی، تین سو ساٹھ روایات پر مشتمل سابقہ نافرمان اقوام کی تباہی کی داستان عبرت پر انوکھی کتاب۔ سائز 23x36x16 صفحات 254 مجلد، ہدیہ

تاریخ علم اکابر پہلی سات صدیوں پر محیط اکابر محدثین، مفسرین، فقہاء اور علماء اسلاف کی طلب علم وخدمت علم کے حیرت انگیز حالات، واقعات، کمالات اور علمی کارنامے۔ تالیف مولانا مفتی امداداللہ انور سائز 20x30x8۔ صفحات 352 مجلد، ہدیہ

ترجمہ قرآن پاک (نور العرفان فی ترجمۃ القرآن) اکابر علماء اہل سنت علامہ نسفیؒ، علامہ سیوطیؒ، علامہ محلیؒ، حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ، حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، حکیم الامت حضرت تھانویؒ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے تراجم اور تفاسیر سے مستفاد مکمل قرآن پاک کا نہایت مربوط، سلیس، بامحاورہ، جدید مختصر، آسان اور مستند اردو ترجمہ۔ متن قرآن مجید کی خوبصورت کتابت کے ساتھ سائز 20x30x8۔ صفحات 900۔ مجلد، ہدیہ

جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ الروضۃ المستطابۃ فیمن دفن بالبقیع من الصحابۃ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں سینکڑوں صحابہ کرامؓ، صحابیاتؓ، اہل بیت، امہات المؤمنین، بنات رسولؐ اور اکابر صحابہ مع اضافات تابعین، تبع تابعین، اولیاء امت، اکابر علماء دیوبند جو مدینہ پاک کے شان والے قبرستان "جنت البقیع" میں مدفون ہیں ان کی نشاندہی اور مختصر تذکرہ اور حالات، حج اور عمرہ کرنے والے حضرات علماء اور عوام کیلئے خاص معلوماتی تحفہ۔ سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

حکایات علم وعلماء اکابر علماء اسلام کے علم اور خدمات علم کے متعلق نفیس اور نادر معلومات سے بھرپور دلچسپ اور عظیم کتاب۔ تالیف مولانا مفتی امداداللہ انور۔ سائز 20x30x8۔ صفحات 224 مجلد، ہدیہ

خدمت والدین قرآن وسنت، صحابہ واکابر کے ارشادات اور شاندار واقعات کی روشنی میں خدمت والدین کے متعلق نادر کتاب از مولانا مفتی امداداللہ انور۔ سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

خشوع نماز نماز کے شوق، محبت، آداب، مقامات، اہمیت، فضیلت کے متعلق اکابرین اسلام کے پراثر وولولہ انگیز، نادر ونایاب حالات، کیفیات اور واقعات۔ تالیف مولانا مفتی امداداللہ انور سائز 23x36x16 صفحات 224 مجلد، ہدیہ

خواص القرآن الکریم الدر النظیم فی خواص القرآن الکریم امام یافعیؒ۔ قرآن کریم کی سورتوں اور آیات کے خواص، روحانی عملیات اور مجرب تعویذات امام غزالیؒ، امام یافعیؒ اور دیگر اکابر کی مستند کتابوں کا مجموعہ قرآن پاک کے متعلق اس موضوع پر اس کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں ہے قرآن کریم سے ہر طرح کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے آج ہی یہ کتاب طلب فرمائیں۔ سائز 23x36x16 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

عبادات سے ولایت تک بدایۃ الہدایۃ امام غزالیؒ کا ترجمہ، روحانی اور جسمانی عبادات کے ان طریقوں اور آداب کا بیان جن پر عمل کرنے سے آدمی کی عبادات میں روحانیت کی جان پیدا ہوجاتی ہے اور عبادات میں لطف آتا ہے، ہر مخلص اللہ کی ولایت کا خواہاں ہے

لیکن اس پر عمل کا طریقہ اس کو عموماً معلوم نہیں ہوتا اس کتاب میں ایسے ہی طریقوں کا بیان ہے جن پر عمل کرکے آدمی کو اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔ سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

علم پر عمل کے تقاضے ترجمہ "اقتضاء العلم العمل" علامہ خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ) اس عنوان پر مشتمل دو سو سے زائد آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور صحابہ کرامؓ اور اکابرین امت کے ارشادات کا جامع مرقع جس کے پڑھنے سے علم دین پر عمل کرنے کا شوق بڑھتا ہے اور علم پر عمل کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اقوال و احوال اور حکایات سلف سے لبریز نہایت عمدہ کتاب۔ سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

فتاویٰ جدید فقہی مسائل ایمان و کفر، طہارت، نماز، مساجد، قرآن، روزہ، زکوٰۃ، حج، ذبح، طعام، تعلیم و تربیت، تبلیغ دین، نکاح، تجارت، کرایہ، ٹیکس، سود، پریس، تصویر، تفریح، سیاست، حدود و قصاص، تعویذات، رسوم و رواج، بدعات، خواتین، لباس، حجامت اور سائنس وغیرہ کے متعلق 603 جدید فقہی مسائل کے حل پر مشتمل مفتی محمود گنگوہیؒ کے فتاویٰ محمودیہ کی "۱۸" جلدوں میں منتشر فتاویٰ نئی اور جامع ترتیب کے ساتھ مکمل ایک جلد میں محفوظ۔ سائز 23x36x16 صفحات 624، ہدیہ

فضائل تلاوت قرآن ترغیب تلاوت، فضائل تلاوت، بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل، ختم قرآن کے فضائل، آداب قرآن، آداب تلاوت، قرآنی معلومات کا نادر خزانہ، عجائبات وعلوم قرآن، مصاحف قرآن، علوم تفسیر، اکابرین اسلام کا قرآن سے شغف، حافظین کی تلاوت کے واقعات، اور اکابرین کی نصیحتوں پر مشتمل جدید اور نادر مجموعہ۔ سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

فضائل شادی "الافصاح فی احادیث النکاح" حافظ ابن حجر مکیؒ کا ترجمہ مع اضافات۔ شادی اور نکاح کے متعلق تمام کتب حدیث میں موجود اکثر احادیث کا مجموعہ جن میں نکاح اور شادی کے فضائل، آداب، اہمیت، طریقہ ازدواجیت اور شادی کے ظاہر اور پوشیدہ موضوعات اور مسائل پر حاوی دلچسپ اور ضروری کتاب۔ سائز 23x36x16 صفحات 256 مجلد، ہدیہ

فضائل شکر ترجمہ "الشکر للہ عزوجل للامام ابن ابی الدنیا" مع اضافات کثیرہ از مترجم، اللہ کی نعمتوں کا بیان، انبیاء کرام کے کلمات شکر، صحابہ و تابعین اور اکابرین امت کے حالات و واقعات شکر، شکر کے عجیب مضامین و تفصیلات، ہر ہر سطر دلوں کو معطر کرنے اور راحت پہنچانے والی، اکابر کے کلمات سے لبریز۔ سائز 23x36x16 صفحات 192 مجلد، ہدیہ

فضائل صبر ترجمہ "الصبر والثواب علیہ" امام ابن ابی الدنیا کی اہم کتاب، غمگین اور پریشان مسلمانوں کیلئے باعث تسلی آیات، احادیث اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات اولیاء اور امت کے افراد کے حالات، مصائب اور مشکلات کی تصویر، مشکلات پر صبر کے ثواب اور انعامات کی تفصیلات۔ سائز 23x36x16 صفحات 228 مجلد، ہدیہ

فضائل شہادت کتب احادیث میں موجود حقیقی اور حکمی شہداء کی اقسام، فضائل اور دنیوی اور اخروی درجات و مناقب پر مشتمل نہایت جامع کتاب، علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادۃ کا مکمل ترجمہ مع اضافات کثیرہ از کتب حدیث سائز 23x36x16 صفحات 144 مجلد، ہدیہ

گنہگاروں کی مغفرت شریعت کے وہ اعمال صالحہ جن پر عمل کرنے سے انسان کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور جنت کے اعلیٰ درجات ملتے ہیں اور جہنم سے پناہ حاصل ہوتی ہے۔ ان کی تفصیلات پر مشتمل احادیث (ترجمہ) از حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

مستند نماز حنفی طہارت، نماز، وتر، نوافل، جمعہ، نماز سفر، نماز جنازہ، نماز عیدین وغیرہ کے متعلق جتنے مسائل پر غیر مقلد ہم پر اعتراض کرتے ہیں سب کے متعلق قرآن و حدیث اور صحابہ کرامؓ سے بحوالہ مستند اور ضروری دلائل کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے اب شاید نماز سے متعلق کوئی اختلافی مسئلہ اس سے باہر نہیں ہے اور بعض اہم مسائل کے دلائل تفصیل سے جمع کر دیئے ہیں اور بعض جگہ غیر مقلدین کے سوالوں کے جوابات بھی لکھ دیئے گئے ہیں، دلائل کو سمجھانے والی نہایت آسان کتاب نیز "غیر مقلدین کی غیر مستند نماز" بھی اس میں شامل کر دی گئی ہے جس میں غیر مقلدین پر لاجواب اعتراض قائم کئے گئے ہیں۔ سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

مشاہیر علماء اسلام مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام، خراسان اور مصر کے اکابر علماء صحابہ تابعین تبع تابعین اتباع تبع تابعین کے مختصر جامع حالات (تصنیف) محدث زمانہ امام ابن حبانؒ (ترجمہ) مولانا امداد اللہ انور سائز 23x36x16 صفحات 500 جلد، ہدیہ

[illegible] اکابرین اسلام کے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کردہ نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ مقامات اور معانی پر مشتمل 130 درود و سلام۔ تالیف حضرت یوسف بن اسماعیل النبہانی۔ ترجمہ مولانا ابو سالم زکریا نظر فرمودہ مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ سائز 23x36x16 صفحات 400 جلد، ہدیہ

دار المعارف جامعہ قاسم العلوم (گلگشت کالونی ملتان) 0300-6351350

مطبوعہ تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

رابطہ نمبر: 0300-6351350=061-4012566

آنسوؤں کا سمندر: پانچ سو اسلامی کتابوں کے مصنف اور خطیب زمانہ امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کے 32 مواعظ اور عبرتوں پر مشتمل (بحر الدموع) ''آنسوؤں کا سمندر'' ہر مسلمان کی اصلاح اعمال اور فکر آخرت کیلئے خوبصورت کتاب اور دلچسپ مضامین کا مرقع' اور مقبول عام وخواص کتاب ہے۔ صفحات 336 مجلد، ہدیہ

استغفارات حضرت حسن بصریؒ: اکہتر استغفارات پر مشتمل آنحضرت ﷺ اور حضرات اولیاء صدیقین کا خاص تحفہ، جن کی برکت سے رزق میں وسعت، گناہ معاف، قیامت کی گھبراہٹ سے حفاظت، جہنم سے نجات، اور اللہ کی خاص رحمت وولایت حاصل ہوتی ہے اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ مع اضافہ فضائل استغفار از حضرت مفتی امداد اللہ انور صاحب۔

اسرار کائنات: اللہ کی عظمت کے دلائل عرش وکرسی' حجابات خداوندی' لوح وقلم' آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے' بادل' بارش' کہکشاں' آسمانی اور زمینی مخلوقات اور تحت الثری اور اس سے نیچے کی مخلوقات' تسبیحات حیوانات' مراحل تخلیق کائنات' سمندری مخلوقات، عالم حیوانات اور عجائبات انسان' قرآن' حدیث' صحابہ، تابعین' محدثین اور مفسرین کی بیان کردہ حیرت انگیز تفصیلات انسانی عقل اور سائنسی آلات سے ماوراء مخلوقات اسلامی سائنس اور دیگر بہت سے عنوانات پر مشتمل اردو زبان میں پہلی کتاب۔ سائز 16×36×23 صفحات 300' مجلد، ہدیہ

اسم اعظم اللہ تعالی کے اسم اعظم کے متعلق اکابرین' سلام اور اولیاء امت کے تقریباً اسی اقوال اور ان کے دلائل برکات اور تفصیلات پر مشتمل جامع تذکرہ۔ سائز 16×36×23 صفحات 152 مجلد، ہدیہ

اکابر کا مقام عبادت: انبیاء کرام' صحابہ عظام اور اکابر اولیاء کی بارگاہ خداوندی میں عبادت نماز' تہجد' اذکار' دعائیں' قلبی کیفیات' روحانی توجہات' ہر ہر صفحہ مؤمن کی عملی زندگی کیلئے قابل تقلید' ولایت کاملہ خاصہ کے حصول کا جذبہ پیدا کرنے والی اور ولی بنانے والی عظیم ترین تصنیف۔ سائز 16×36×23 صفحات 320' مجلد، ہدیہ

اوصاف ولایت: ''طبقات الصوفیۃ'' امام ابوعبدالرحمٰن سلمی (م۴۱۲ھ) کی شاندار تالیف، پہلی چار صدیوں کے ایک سو اکابر اولیاء کا سوانحی خاکہ، ارشادات، ولایت، عبادت، اخلاق اور زہد کے اعلیٰ مدارج کی تفصیلات ہر مسلمان کیلئے حصول ولایت ومحبت الٰہیہ کے رہنما اصول، سچے اولیاء کرام کی پہچان کے صحیح طریقے۔

بادشاہوں کے واقعات ترجمہ (۱) التبر المسبوک فی سیر الملوک امام غزالیؒ (۲) الشفاء فی مواعظ الملوک والخلفاء امام ابن الجوزیؒ اصول بادشاہت، عدل وسیاست، سیاست وسیرت وزراء، اہل نظام کے آداب، بادشاہوں کی بلند ہمتی، حکماء کی دانش مندی، شرف عقل وعقلاء، عورتوں کی حکایات اور دیانت وپاکیزگی، حکمرانوں کیلئے اسلاف کے مواعظ، سے متعلق حکمت ودانش کے سینکڑوں عجیب وغریب واقعات وحکایات۔

تاریخ جنات وشیاطین عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب'' لقط المرجان فی احکام

الـجـان" کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال' کرتوت' حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام مستند کتابوں کا نچوڑ اور قرآن وحدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین توڑ ہے۔ سائز 16×36×23 صفحات 432 مجلد، ہدیہ

جواہرالاحادیث: ترجمہ "کـنـوز الـحـقـائـق مـن حـديـث خـيـر الخلائق" محدث عبدالرؤف مناوی شافعی (م۱۰۳۱ھ)، (۶۷۴۴۷) احادیث نبویہ پر مشتمل آدھی آدھی سطر کی احادیث، علوم نبویہ کا بے بہا خزانہ، ان احادیث کے علوم ومعانی کو دیکھنے سے انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے، ہر عنوان پر مختصر احادیث یاد کرنا بہت آسان، من گھڑت احادیث سے خالی، مختصر احادیث نبویہ کا سب سے بڑا ذخیرہ۔ سائز 16x36x23 صفحات 900، مجلد، ہدیہ

جنت کے حسین مناظر: قرآن پاک' کتب حدیث' امام عبدالملک بن حبیب قرطبی' امام ابن ابی الدنیا' امام بیہقی' امام ابو نعیم اصبہانی' امام ابن کثیر' امام ابن قیم' امام جلال الدین سیوطی اور امام قرطبی کی جنت کے موضوع پر تحریر کردہ بے مثال کتابوں کا جامع شہ پارہ' ہر مضمون عجائبات جنت اور حسین مناظر کا مرقع' تمام مسلمانوں کیلئے نادر تحفہ۔ ساڑھے تین سو کتب سے ماخوذ۔

جہنم کے خوفناک مناظر: اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب' امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی "التخويف من النار" کا اصل صحیح اردو ترجمہ' جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار' دیدہ ودل کیلئے عبرت اور نہایت ہی اصلاحی کتاب ہے۔ سائز 16×36×23 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

رحمت کے خزانے: امام ابن کثیر کے استاذ محدث عظیم شرف الدین دمیاطیؒ کی تالیف الـمـتـجـر الـرابـح فـی ثـواب الـعـمـل الـصـالـح کا اردو ترجمہ مع تشریحات اسلاف محدثین نے ہر قسم کے نیک اعمال کے ثواب وانعامات کے متعلق جو کتب تصنیف فرمائی ہیں تقریباً ان سب کو اس کتاب میں انتہائی شاندار طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے' ہر حدیث کے مطالعہ سے گناہگار مسلمانوں کی تسلی کے اسباب اور نیک اعمال کے بدلہ میں خدا کی رحمت کے لٹائے جانے والے خزانوں کی بیش بہا تفصیلات اور شوق عمل صالح اس کتاب کا سرمایہ ہیں۔ سائز 16×36×23 صفحات 624 مجلد، ہدیہ

ساٹھ علوم: امام رازی کی کتاب حـدائـق الانـوار فـی حقائق الاسـرار (المعروف بہ ستینی) کا ترجمہ' تفسیر' حدیث' فقہ' مناظرہ' قراءت' شعر' منطق' طب' تعبیر خواب' تشریح الاعضاء' فراست' طبیعات' مغازی' ہندسہ' الٰہیات' تعویذات' فلکی نظام' آلات حرب' اسرار شریعت' ادویہ' دعائیں' اسماء الرجال' صرف' نحو' وراثت' عقائد' تواریخ سمیت ساٹھ علوم کا دلچسپ اور عجیب وغریب خزانہ۔ سائز 16×36×23 صفحات 408 مجلد، ہدیہ

سیلاب مغفرت: کتاب التـوابيـن تالیف امام موفق ابن قدامہ، ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق، مقدمہ مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ توبہ کرنے والوں کے شاندار واقعات۔ سائز 16x36x23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے: مؤرخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب فـتـوح الشـام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ اور انتخاب' تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور' صحابہ کرامؓ کی دنیاوی طاقتوں سے ٹکر کے لازوال کارنامے' صحابہ کرامؓ کی زور آوری' سپہ سالاری' فتح مندی' شجاعت واستقلال کی پندرہ معرکۃ الآراء جنگوں کے تفصیلی مناظر' نہایت دلچسپ' حیرت انگیز' ولولہ انگیز واقعات' عظمت صحابہ کی بہترین ترجمان' جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش' ہر مسلمان کے مطالعہ کی زینت'

افواج اسلام کیلئے صحابہ کرام کے معرکوں کا زرین تحفہ۔ سائز 16×36×23 صفحات 500 جلد، ہدیہ

[illegible]ف [illegible]مبیل علم صرف کے قواعد اور ابواب پر مشتمل جامع اور مختصر تالیف از حضرت مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ سائز 16×36×23 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

عشق مجازی کی تباہ کاریاں: چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب، محقق، مصنف، محدث امام ابن جوزیؒ (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف "ذم الھوی" کا اردو ترجمہ، شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں، عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بدنظری، زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں، عشق مجازی اور بدنظری کے علاج، شادی اور نکاح کی ترغیب، عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات، لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات عشق، عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب وغریب دلچسپ مرقع، بار بار پڑھی جانے والی کتاب، انداز بیان نہایت آسان اور سلیس۔ سائز 16×36×23 صفحات 349 مجلد، ہدیہ

فرشتوں کے عجیب حالات: محدث عظیم امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "الحبائک فی اخبار الملائک" کا سلیس اردو ترجمہ، جس میں مشہور اور غیر مشہور فرشتوں کے احوال اور اللہ کی قدرت وعظمت کی تقریباً 404 احادیث مبارکہ اور 395 ارشادات صحابہ وتابعین وغیرہ کو بڑی عرق ریزی سے یکجا کیا گیا ہے آخر میں فرشتوں کے متعلق عقائد و احکام کو بھی جامع شکل میں مزین فرمایا ہے۔ مترجم نے احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ دوسری بہت سی خوبیاں ترجمہ میں جمع کردی ہیں انتہائی قابل دید کتاب ہے۔ سائز 16×36×23 صفحات 496 جلد، ہدیہ

فضائل حفظ القرآن: جدید اضافات کے ساتھ فضائل حفاظ، فضائل اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقہ سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالہ سے مستند کو کے جمع کیا ہے مشہور و مقبول کتاب۔ سائز 16×36×23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

قبر کے عبرتناک مناظر علامہ سیوطیؒ کی شرح الصدور باحوال الموتی والقبور کا اردو ترجمہ بنام نور الصدور از حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب، موت، شدت موت، عالم ارواح، احوال اموات، ارواح کی باہمی ملاقات، قبر کی گفتگو، قبر میں سوال و جواب، عذاب قبر، قبر میں مؤمن کے انعامات، قبر اور مردوں کے متعلق مستند عبرتناک حکایات۔ سائز 16×36×23 صفحات 300، ہدیہ

قیامت کے ہولناک مناظر علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی احوال قیامت کے متعلق جامع تصنیف البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ کا اردو ترجمہ، دنیا کی تباہی، میدان محشر، اعمال کی شکلیں، وزن اعمال، شفاعت، حوض، پل صراط، نیک مسلمان، گناہگاروں اور کافروں، منافقوں کے تفصیلی حالات، قیامت کی ہولناکیاں، قیامت کے انعامات، حساب، بخشش، رحمت، عذاب، انتقام وغیرہ کی تفصیل پر سب سے زیادہ مستند مجموعہ احادیث۔ سائز 16×36×23 صفحات 480، ہدیہ

[illegible]ات [illegible]یا[illegible] امام غزالی، امام ابن جوزی، شیخ شہاب الدین سہروردی، ابو اللیث سمرقندی، استاذ قشیری اور دیگر ائمہ تصوف کی کتب میں منتشر کرامات اولیاء کو قطب مکہ حضرت امام محمد بن عبداللہ یافعی یمنیؒ نے "روض الریاحین" میں جمع کیا یہ "کرامات اولیاء" اسی کتاب کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی

ہے اور اولیاء کے مقامات محبت الٰہی کے مطالعہ کا نفیس تحفہ ہے۔ سائز 16×36×23 صفحات 304 مجلد، ہدیہ

لذت مناجات: انبیاء کرام، ملائکہ، صحابہ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، بزرگ خواتین، عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین اور عوام مسلمین کی والہانہ الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے، منظوم و منثور عربی، اردو اور فارسی کی قلب و روح کو تڑپا دینے والی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں۔ جدید موضوع پر پہلی اور جامع تصنیف۔ سائز 16×36×23 صفحات 504 مجلد ہدیہ

محبوب کا حسن و جمال: محبوب کائنات حضرت محمد ﷺ کی صورت و سیرت کے وہ تمام پہلو جن کے مطالعہ سے آپ ﷺ کی شکل و شباہت کا عمدہ طریقہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور سیرت کو سمجھا جاسکتا ہے۔ بیسیوں عنوانات پر خصائل و شمائل پر مشتمل کتب سے محبت رسول ﷺ کا بہترین مجموعہ مفتی محمد سلیمان کے قلم اور مفتی امداد اللہ انور صاحب کی نظر ثانی اور پیش لفظ کے ساتھ۔ سائز 16 × 36 × 23 صفحات 256 مجلد ہدیہ

معجزات رسول اکرمؐ: مؤلف علم الصیغہ حضرت مفتی عنایت احمدؒ کی لطیف کتاب الکلام المبین آیات رحمۃ للعالمین آنحضرت ﷺ کی صداقت کے دلائل۔ معجزات عالم معانی، معجزات ملائکہ، معجزات عالم انسان، معجزات عالم جنات، معجزات علوی، معجزات عالم بسائط، معجزات جمادات، معجزات نباتات، معجزات حیوانات۔ تسہیل و تزئین مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ سائز 16x36x23 صفحات 416 مجلد، ہدیہ

مناجاۃ الصالحین (عربی) لذت مناجات کا عربی ایڈیشن، حضرات انبیاء کرامؑ، ملائکہ، صحابہؓ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، عابدین، زاہدین، خلفاء،، سلاطین، مجاہدین، عوام مسلمین کی الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے۔ دل ہلا دینے والی منثور و منظوم دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں جدید موضوع پر دنیا بھر میں مفتی امداد اللہ انور صاحب کی پہلی اور جامع عربی تصنیف۔ سائز 16x36x23 صفحات 300 مجلد، ہدیہ

منتخب حکایات امام غزالی اور امام یافعی کی کتب سے منتخب ایسی حکایات جن میں اکابر اولیاء کے مقامات، کرامات، مکاشفات، عبادات اور تعلق مع اللہ کو ذکر کیا گیا ہے اللہ کی طرف کھینچنے والی شاندار کتاب۔ سائز 16 ×36×23 صفحات 304 مجلد ہدیہ

نفیس پھول: امام ابن جوزیؒ کی کتاب "صید الخاطر" کا ایک جلد میں سلیس اور مکمل اردو ترجمہ، سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر، قرآن، حدیث، فقہ، عقائد، تصوف، تاریخ، خطابت، مواعظ، اخلاقیات، ترغیب و ترہیب، دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی ستر سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم نے کی ہے۔ صفحات تقریباً 448 جلد ہدیہ

دار المعارف جامعہ قاسم العلوم (گلگشت کالونی ملتان) 0300-6351350

فضائل تلاوت قرآن
فضائل شہادت
فضائل صبر
عبادت سے ولایت تک
خدمت والدین
جنت البقیع میں مدفون صحابہ
فضائل شکر
تاریخ علم اکابر
علم پر عمل کے تقاضے
عذاب کے واقعات
مستند نماز حنفی
اسلاف کے سحری لمحات
گنہگاروں کی مغفرت
حکایات علم و علماء
منتخب حکایات
نفیس پھول
صید الخاطر
اکابر کی مجرب دعائیں
دار المعارف ملتان